لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا

اور ہم نے تم میں سے ہر ملت کو قانونِ عمل دی!

فتاویٰ عالمگیری

جزو نمبر ۲۴

حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ کا عظیم الشان اسلامی شاہکار فقہ کے لئے مستند دستاویز اسلامی دستور کا مکمل انسائیکلوپیڈیا جدید حواشی اور فٹ نوٹس سے مزین اغلاط سے پاک سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ

(مترجم و محشی)

مولوی مفتی کفیل الرحمٰن نشاط صاحب عثمانی، فاضل دیوبند

(ناشر)

وسیم بکڈپو دیوبند (یوپی)

(سول ایجنٹ)

مکتبہ فیض القرآن دیوبند (یوپی)

RS 4/-

قیمت چار روپے

فہرست مضامین فتاویٰ عالمگیری اُردو جزء ۲۴

فتاویٰ عالمگیری اُردو ۲۴

طبع اوّل ـــــــــ ایک ہزار

کتبہ ـــــــــ نیاز الدین اصلاحی

مطبوعہ ـــــــــ محمدی پریس دیوبند

قیمت ـــــــــ چار روپیے ۴/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ہشتم

خیار عیب کا ذکر یہ سات فصلوں پر مشتمل ہے

خیارِ عیب کا ثبوت کسی شرط کے بغیر ہوتا ہے (سراج الوہاج) کوئی شخص اگر کوئی شے خریدے اور اس چیز میں خریدار کو بوقت خرید یا اس سے قبل کسی عیب کا اسے علم نہ ہو. اس کے بعد زیادہ یا کم اسکا عیب ظاہر ہو تو اسے حق ہے کہ خواہ اسے پوری قیمت میں لے لے ورنہ لوٹا دے۔ (شرح طحاوی) لوٹانے کا حق اس صورت میں ہے جب کہ بلا دقت و پریشانی یہ عیب ختم کرنا ممکن نہ ہو۔ اور اگر بلا زحمت اُسکے زائل کرنے پر قدرت رکھتا ہو تو اس صورت میں خیارِ عیب حاصل نہ ہونیکا حکم ہوگا۔ مثلاً خرید کردہ باندی کا محرمؔ[1] ہونا معلوم ہو تو خریدار اسکا احرام کھول سکتا ہے۔ (فتح القدیر)

خریدار کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ عیب والی شے کو رکھکر بقدر نقصان دعیب فروخت کرنے والے سے وصول کرے (شرح قدوری للاقطع) اسکے بعد یہ دیکھنا چاہیئے کہ اگر قابض ہونے سے قبل خریدار کو عیب کی اطلاع ہو جائے تو اس واقفیت کے بعد خریدار کو اس کے لوٹا دینے کا حق حاصل ہے اور محض اسکے یہ کہدینے سے کہ میں نے لوٹا دی بیع کے فسخ وختم ہونے کا حکم ہوگا۔ اور فروخت کنندہ کی رضا یا حکم قاضی دونوں میں سے کسی کی ضرورت نہ ہوگی، اور اگر قابض ہونے کے بعد آگاہ ہوا ہو تو پھر قاضی کے حکم یا فروخت کرنے والے کی رضا کے بغیر بیع کے فسخ ہونیکا حکم نہوگا۔

اگر وہ فروخت کرنے والے کی رضامندی سے بیع فسخ وختم کرے تو اس بیع کو ان دونوں کے حق میں فسخ قرار دیں گے. اور دوسرے کے حق میں نئی بیع قرار دیجائے گی۔ اگر بیع بحکم قاضی فسخ وختم ہو تو یہ بیع ان دونوں کے اور ان کے علاوہ دوسروں کے حق میں بھی فسخ وختم قرار دیجائے گی۔ (سراج الوہاج) جو عقدِ بیع لوٹانے کی بنا پر فسخ وختم ہو جاتا ہو اور اسکے اندر خریدی جانے والی شے اپنے مقابل کے بدلہ ضمان میں ہوتی ہو تو اس طرح کے عقدِ بیع میں خواہ عیب زیادہ ہو یا کم اس شے کو لوٹانا درست ہوگا اور جو عقدِ بیع کہ لوٹانے سے فسخ نہ ہوتا ہو اور اس کے اندر وہ چیز اپنی ذات کے اعتبار سے ضمان میں ہوتی

[1] یعنی احرام باندھے ہوئے۔

ہو لبعوض نہ ہو مثلاً مہر قصاص اور بدل خلع تو اسطرح کے عقدِ بیع کے اندر کم عیب کی صورت میں لوٹانے کا حق نہ ہوگا - محض زیادہ عیب کے باعث لوٹانے کا حق ہوگا (شرح طحاوی)

معمولی عیب کے باعث مہر کا لوٹانا محض اس شکل میں ہوگا - جب کہ ناپ یا تول کی شے مہر مقرر شدہ نہ ہو، ناپ یا تول کی چیز ہونے کی صورت میں معمولی عیب کی بنیاد پر بھی لوٹائی جا سکتی ہے (فصول عمادیہ) زیادہ عیب مہر کے اندر اسے قرار دیں گے کہ اسے اعلیٰ مقام سے اوسط درجہ پر لے آئے یا اوسط درجہ سے ادنیٰ مقام پر آجائے (بحر الرائق)

دونوں قسموں کے اندر حد فاصل اسے شمار کیا گیا ہے کہ وہ عیب چند اندازہ کرنے والوں کی نظر میں مختلف ہو، جیسے کوئی شخص اسکے بے عیب ہونے کی صورت اس کی قیمت ہزار دراہم تجویز کرے اور عیب دار ہونیکی شکل میں اس سے کم قرار دے - اور دوسرا شخص اس عیب کی حالت میں اس کی قیمت ہزار دراہم تجویز کرے تو اسے کم عیب قرار دیں گے - اور اگر چند اندازہ کرنیوالوں کا اندازہ الگ الگ اور مختلف نہیں بلکہ برابر ہو مثلاً چند اندازہ کرنے والے اس کے اوپر متفق ہوں بے عیب ہونیکی صورت میں اسکی قیمت ہزار دراہم ہے - اور عیب دار ہونیکی شکل میں سب لوگ اسے ہزار دراہم سے کم کا قرار دیں تو اسے زیادہ عیب شمار کریں گے - اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا گیا ہے (مختار الفتویٰ)

خیارِ عیب کے اندر خریدار کی ملکیت بیع میں فوری طور پر ثابت تو ہو جاتی ہے لیکن اس پر ملکیت کا وجوب و لزوم نہیں ہوتا (بدائع) شرح طحاوی میں ہے کہ خیارِ عیب کے اندر وراثت کا نفاذ ہوتا ہے اور اسمیں کسی وقت کی تحدید نہیں ہے - (سراج وہاج) خیارِ عیب ثابت ہونیکی چند شرائط ہیں۔

(۱) بوقت بیع یا بیع کے بعد حوالہ کرنے سے قبل عیب ثابت ہو - اس کے بعد پیدا ہونیکی صورت میں خیار کے ثابت ہونے کا حکم نہ ہوگا - (۲) خریدار کے پاس بھی قابض ہونے کے بعد اسکے عیب دار ہونے کا ثبوت ہونا چاہیئے - سارے عیوب کے اندر لوٹانے کے حق کے ثبوت کے لئے بیشتر فقہاء کے نزدیک صرف اتنا کافی نہیں کہ فروخت کرنے والے کے پاس رہتے ہوئے اس شے کا عیب دار ہونا ثابت کیا جائے (۳) فرار ہونے، چوری کرنے یا بستر کے اوپر پیشاب کرنے ان تینوں عیوب میں سے کسی عیب کے پائے جانے کی صورت میں عیب دار کا صاحبِ عقل (و ہوش) ہونا ضروری ہے۔

(۴) تینوں عیوب میں حالت برابر ہونی چاہیئے - لیکن اگر فروخت کنندہ اور خریدار کے پاس کی حالت یکساں نہ رہے تو لوٹانے کا حق ثابت نہ ہونیکا حکم ہوگا (۵) بوقت قبضہ اور بوقت عقد خریدار کو اس عیب سے آگاہ نہ ہونا چاہیے اگر قابض ہونے یا عقد کے وقت اس سے آگاہ ہو تو اس کو اختیار حاصل نہ ہونیکا حکم ہوگا - (۶) یہ بھی شرط ہے کہ فروخت کرنے والا فروخت کردہ شے کے سبب

لہ یعنی فروخت کنندہ اور خریدار دونوں کے پاس موجود ہونے ہوئے اس کا حال یکساں ہو ۱۲

عیوب سے بری الذمہ نہ ہو۔ اگر وہ بری الذمہ ہونے کی شرط کرلے تو خریدار کو اختیار نہ رہنے کا حکم کیا جائے گا۔ (بدائع)

قدوری اپنی کتاب کے اندر فرماتے ہیں کہ تاجروں کے یہاں جو بات قیمت میں نقصان کا... باعث بنے اسے عیب قرار دیا جائے گا۔ شیخ الاسلام خواہر زادہ رح فرماتے ہیں کہ جس بات سے مال کے دیکھنے اور مشاہدہ میں نقصان واقع ہوتا ہو۔ مثلاً حیوان کے ہاتھوں پیروں کا شل ہوجانا اور برتنوں کا ٹوٹ جانا یا اسکی وجہ سے اس مال کے نفع میں کچھ کمی آتی ہو تو اسے عیب قرار دیں گے۔ اور جس سے ان دونوں کے اندر کوئی نقصان واقع ہو اس میں لوگوں کا رواج معتبر ہوگا۔ اگر لوگ اسے عیب شمار کرتے ہوں تو اسے عیب قرار دینے کا ورنہ عیب قرار نہ دینے حکم ہوگا۔ (محیط)

اس کے عیب ہونے یا نہ ہونے کے سلسلہ میں عیب کی شناخت کرنے والوں کی جانب رجوع کریں گے اور وہ عیب سے آگاہ تاجر ہوتے ہیں۔ اگر خرید کردہ شے بنائی ہوئی چیزوں میں سے ہو تو اس چیز کے پیشہ وروں کی جانب رجوع کرنے کا حکم ہوگا (فتح القدیر) نابینا، کانا، بھینگا ہونا۔ اور انگلی کا کم یا زیادہ ہونا اسے عیب شمار کریں گے (محیط)

اور اقبل ہونے کو بھی عیب میں شمار کیا گیا ہے، اقبل وہ آدمی ہے جو ایسا معلوم ہوتا ہو کہ وہ اپنی ناک کا کنارہ دیکھ رہا ہے۔ اور بزی یعنی (زیادہ) نکلے ہوئے سینے کو بھی عیب قرار دیا گیا ہے (بدائع) اسی طریقہ سے گونگے پن، بہرے پن، اور باقی پیدائشی عیوب کو بھی عیب میں شمار کیا گیا ہے۔ باندی اگر گندہ دہن ہو یا اس کی بغل سے بدبو آتی ہو تو اسے عیب قرار دیا جائے گا اور غلام کے لئے اسے عیب قرار نہیں دیا گیا البتہ اگر بدبو زیادہ بڑھی ہوئی ہو تو اسے عیب قرار دیں گے۔ کیونکہ زیادہ بدبو پیٹ کے مرض کی نشان دہی کرتی ہے اور مرض کا شمار خود عیب میں ہے۔

(کافی، بدائع، مبسوط، تبیین، بخر کو غلام اور باندی دونوں کیلئے عیب قرار دیا گیا ہے۔ بخر پیڑو کے متورم ہونے کو کہا جاتا ہے قرن کا شمار بھی عیب میں ہے قرن ایک طرح کی ہڈی ہوتی ہے جو شرمگاہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اور اسکی وجہ سے ہمبستری ممکن نہیں رہتی، عفل کا شمار بھی عیب میں ہے، وہ ایک طرح کا گوشت ہے جو شرمگاہ میں ظاہر ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے صحبت نہیں ہوسکتی۔ (معراج الوہاج)

بعض عفل کے یہ معنی بیان کرتے ہیں کہ عورت کی شرمگاہ ہتھیلی کی طرح ہو کہ اس سے ہمبستری کرنے والے کو کوئی لذت حاصل نہ ہو۔ (ظہیریہ) کوئی شخص ایسی باندی خریدے کہ اس نے فروخت کنندہ یا کسی اور کے پاس رہتے ہوئے بچہ کو جنم دیا ہو اور خریدار اس سے واقف نہ ہو، اسکے بعد اسے اس بات کا علم ہو تو دو روایات میں سے ایک روایت کی رو سے اسے لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا گیا ہے۔ چوپایوں کے اندر محض بچہ پیدا ہونے کو

عیب شمار نہیں کیا گیا البتہ اگر بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے کوئی نقصان پیدا ہو تو اسے عیب قرار دیں گے۔ اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا گیا ہے۔ (مضمرات) باندی کے حاملہ ہونے کو عیب میں شمار کیا گیا ہے۔ (سراج الوہاج)

اگر خریدار کوئی حاملہ باندی خریدے اور وہ خریدار کے پاس بچہ کو جنم دے تو اس صورت میں اسے فروخت کنندہ سے نزاع کا حق حاصل نہ ہوگا۔ لہٰذا اگر وہ باندی نفاس[1] کے اندر موت کی آغوش میں سو جائے تو وہ خریدار فروخت کرنے والے سے حاملہ ہونے کے عیب و نقصان کے بقدر واپس لے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ خریدار کو بوقتِ خریداری اس کا حاملہ ہونا معلوم نہ ہو۔ (بحر الرائق)

نصاب کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ سواری کے جانوروں اور چوپایوں کے حاملہ ہونے کو عیب میں شمار نہ کریں گے۔ البتہ اگر اسکی وجہ سے کوئی نقصان کھلا ہوا اور ظاہر ہو تو عیب قرار دیں گے، اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا گیا ہے۔ (مضمرات)

رتق کو عیب میں شمار کیا گیا ہے۔ رتقا ایسی عورت کہلاتی ہے۔ جسکے بجز پیشاب کے سوراخ کے کوئی سوراخ نہ ہو[2]۔ فتق کو بھی عیب قرار دیا گیا ہے۔ فتق ایسی زخم کو کہتے ہیں جو مثانہ میں ہوتی ہے اور اکثر و بیشتر اپنے زور و شدت کی وجہ سے آدمی کو موت سے ہمکنار کر دیتی ہے اور بسا اوقات تک پیدا نہیں ہوتی جب تک جسم کا اندرونی حصہ مریض نہ ہو (ظہیریہ)

غنا[3] ام ولد بنائی جانے والی باندی کے اندر عیب میں شمار کیا گیا ہے (محیط)

بقالی کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر اس باندی کے والد یا دادا کی پیدائش حرام نطفہ سے ہوئی ہو تو اسے عیب قرار دیں گے۔ "نوادر ابن رشید" کے اندر امام محمد رح سے منقول ہے کہ اگر باندی کے باپ یا دادا کی پیدائش حرام نطفہ سے ہوئی ہو تو ان باندیوں کے اندر اسے عیب شمار کریں گے جنہیں ام ولد بنانے کی خاطر خریدا ہو اور ان باندیوں کے علاوہ دوسری باندیوں کے حق میں اسے عیب قرار نہ دیں گے۔ البتہ اگر نخاس و بازار والے اسے عیب قرار دیتے ہوں تو عیب شمار کرنیکا حکم ہوگا۔ (ذخیرہ)

باندی اگر زانیہ ہو تو اسے عیب قرار دیں گے۔ چاہے زنا کی عادت کم ہو یا زیادہ۔ اور غلام کے اندر تفصیل یہ ہے کہ اگر کم ہو تو عیب نہیں بلکہ فقط وہ گناہ کبیرہ میں داخل ہے۔ کہ جو اس کا مرتکب ہوگا اس کے اوپر لازم ہوگا کہ وہ توبہ و استغفار کرے۔ اگر وہ دائمی طور پر زنا کا عادی ہو اور اس کی وجہ سے مالک و آقا کی خدمت گذاری میں حرج واقع ہوتا ہو تو اسے عیب قرار نہ دینگا

---

[1] پیدائش کے بعد آنے والے خون کا زمانہ ۱۲ [2] لہٰذا ہمبستری ممکن نہ ہو ۱۲

[3] ایک نوع کی بیماری جس کے باعث اولاد نہیں ہوتی ۱۲

حکم ہوگا۔ (ینابیع) اسی طرح اگر اسکے اوپر حد کا وجوب ظاہر ہو جائے تو اسے بھی عیب قرار دینے کا حکم ہوگا (بدائع) اگر باندی بذریعہ زنا پیدا شدہ ہو تو اسے عیب قرار دیں گے اور اس نام سے نسبت بھی عیب شمار ہوگی۔ (محیط)

ان سارے عیوب کے اندر اس صورت میں خریدار کو لوٹانے کا حق ہوگا جبکہ اس کے پاس رہتے ہوئے بھی کسی عیب کا وقوع ہوا ہو البتہ باندی میں پایا جانے والا زنا کا عیب اس سے مستثنیٰ ہے۔ امام محمد رح سے "امالی" میں منقول ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ایسی بالغہ باندی خریدے کہ وہ فروخت کرنے والے کے پاس رہتے ہوئے زنا کا ارتکاب کر چکی تھی تو خریدار کو اسکے لوٹانے کا حق ہوگا۔ خواہ وہ خریدار کے پاس زنا کی مرتکب نہ ہو "نوادر لبشر" کے اندر امام ابو یوسف رح سے منقول ہے کہ کوئی شخص ایک باندی خریدے، اس کے بعد وہ باندی خریدار کے پاس سے فرار ہو جائے پھر وہ اسے مل جائے۔ اور مع گواہوں کی گواہی کے کوئی اور اسکا حقدار نکل آئے تو فرار کا عیب اس باندی کیلئے ہمیشہ لازم ہو جانے اور اس عیب کے اس سے وابستہ رہنے کا حکم ہوگا۔ اس روایت کے ذریعہ واضح طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ شرط نہیں کہ فرار کے عیب کا وقوع خریدار کے پاس دوبارہ ہو اور اس بنا پر حقدار کو (نقصان وتاوان) عیب اس سے لینے کا حق نہ ہوگا۔ خواہ دوبارہ اس کے پاس نہ لوٹے۔ اسی طریقہ سے جو آدمی اس سے خریدے وہ بھی بغیر اس کے کہ دوبارہ اس کے پاس اس جرم کا ارتکاب ہوا سے لوٹا سکتا ہے۔ لیکن پہلا حکم کھلا ہوا اور صریح ہے۔

کوئی شخص ایسے غلام کو خریدے جسکے ساتھ اغلام کیا جاتا رہا ہو۔ لہذا اگر وہ بلا معاوضہ (بدفعلی) کراتا تھا تو اسے عیب قرار دیں گے۔ کیونکہ یہ اس کے ایسے مرض پر دلالت کرتا ہے جس میں بدفعلی کرانے کی خواہش ہوتی ہو۔ اور اجرت کے اوپر اغلام کرانے کی صورت میں اسے عیب قرار نہ دیں گے۔ اس کے برعکس اگر باندی ہو تو دونوں صورتوں میں اس کا یہ فعل عیب قرار دیا جائے گا (قنیہ)

"بزازیہ" کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ مخنث ہونا دو نوع کا ہوتا ہے۔ (۱) قبیح وذلیل کام کرنا (مثلاً بدفعلی) اسے عیب قرار دیں گے۔ (۲) سنگھار کرنا، آواز کے اندر نرمی پیدا کرنا اور چلتے ہوئے لچکنا۔ لہذا اگر یہ باتیں کم ہوں اور حد سے گزری ہوئی نہ ہوں تو اسے نہ لوٹانے کا حکم ہوگا۔ اور زیادہ ہونے کی صورت میں اسے بائع کو لوٹا دینے کا حکم کیا جائیگا (بحرالرائق)

عنین (نامرد) ہونے کو عیب قرار دیا جائے گا، اسی طرح خصی ہونیکو عیب قرار دیا گیا ہے۔ کوئی شخص غلام کے خصی ہونے کی شرط کے ساتھ اسکو خریدے اور وہ غلام مرد نکلے تو اسے اس

لہ اگرچہ اس حرکت کے باعث سخت گنہگار ہوگا ۱۲

صورت میں لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اور اگر اس کے مرد ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے پھر وہ خصی نکلے تو اس شکل میں اسے لوٹانے کا حق ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

فوطوں کے بڑے ہونیکو عیب قرار دیا گیا ہے۔ (ظہیریہ) مسّوں کو بھی عیب میں شمار کیا جائے گا مگر شرط یہ ہے کہ ان کی وجہ سے قیمت میں کمی واقع ہوتی ہو اور کمی واقع نہ ہونیکی صورت میں اسے عیب قرار نہ دیں گے۔ تل کا بھی مسوں کا سا حکم ہوگا۔ کیونکہ تل اگر عارض پر ہو تو یہ باعث زینت ہوتا ہے۔ اور اسکی وجہ سے قیمت میں کمی واقع نہیں ہوتی ہے۔ (مبسوط)

غلام یا باندی اگر مختون نہ ہوں تو اسے عیب قرار نہ دیں گے۔ مگر شرط یہ ہے کہ یہ غلام اور باندی دارالحرب سے اٹھا کر لائے گئے ہوں۔ یا ان کی پیدائش دارالاسلام میں ہوئی ہو۔ لیکن حدِ بلوغ کو نہ پہونچے ہوں۔ اگر حدِ بلوغ کو پہونچ چکے ہوں تو اسے عیب قرار دیں گے۔ (محیط سرسی)

ختنہ نہ ہونے کے باعث باندی کو عیب دار اہل عرب کے عرف کے اعتبار سے قرار دیا جاتا ہے ہمارے ملک کے لحاظ سے کیونکہ باندی کی ختنہ کا رواج نہیں۔ اس لئے ختنہ نہ ہونے کو قطعاً عیب میں شمار نہ کریں گے۔ (بدائع) فتاویٰ قاضی میں اسی طریقہ سے لکھا ہے۔ اگر لوٹانے سے قبل غلام اپنی بیوی کو طلاق دیدے تو واپسی کے حق کے ساقط ہوجانیکا حکم ہوگا۔ اگر باندی کو اسکا خاوند طلاق دیدے۔ اگر رجعی طلاق ہو تو خریدار کو لوٹانے کا حق واختیار ہوگا۔ کیونکہ وہ عورت جسے رجعی طلاق دی گئی وہ اسکی زوجہ کے حکم میں ہے۔ اس بنیاد پر کہ اس کے خاوند کو باندی کے آقا کی اجازت کے بغیر اس سے رجوع کرنے کا اور باندی کو اپنے نکاح میں لوٹا لینے کا حق حاصل ہے۔ اور بائن طلاق ہو تو لوٹانے کے حق کے ساقط و کالعدم ہوجانیکا حکم ہوگا۔

کرخی رح فرماتے ہیں کہ اگر خرید کردہ باندی دودھ پلائے یا دامادی کے رشتہ کے باعث خریدار کے اوپر حرام ہو تو اسے عیب قرار نہ دیں گے۔ جیسے اسکی رضاعی (دودھ شریک) ہمشیرہ یا اس کی رضاعی والدہ ہو۔ یا اس کی زوجہ کی لڑکی[1] ہو (سراج الوہاج)

غلام یا باندی اگر مقروض ہو تو اسے عیب میں شمار کریں گے۔ البتہ اگر فروخت کنندہ قرض کی ادائیگی کردے یا جس کا قرض ہو وہ معاف کردیں تو اس صورت میں اس عیب کے باقی نہ رہنے کا حکم ہوگا (خلاصہ)

(قنیہ) کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ قرض کا شمار عیب میں کیا جاتا ہے البتہ اگر اتنا کم ہو کہ جسکو نقصان قرار نہ دیتے ہوں۔ تو اسے عیب شمار کرنے کا حکم نہ ہوگا (بحرالرائق) اسی طریقے سے اگر کوئی شخص اپنے غلام کو رہن یا اجرت کے طور پر دیا ہوا پائے تب بھی اسی حکم کے برقرار رہنے کا حکم کیا جائے گا۔ (ینابیع) "کرخی" کی کتاب کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر غلام نے کسی جرم کا

[1] یعنی دوسرے خاوند کے نطفہ سے ۱۲

ارتکاب کیا ہو تو اسے عیب قرار دیں گے۔ اس عیب کے پیدا ہونے کی یہ شکل ہو سکتی ہے کہ اس جرم کا ارتکاب عقدِ بیع کے بعد قابض ہونے سے قبل واقع ہوا ہو۔ اور اگر عقدِ بیع سے قبل ہی واقع ہوا ہو تو اس صورت میں فروخت کنندہ کے فروخت کر دینے کے باعث ادائیگی جرمانہ کو اختیار کرنے والا قرار دیا جائے گا۔ لہٰذا اگر فروخت کنندہ اس کے لوٹائے جانے سے قبل ادائیگی کر دے تو خریدار کو لوٹانے کا استحقاق نہ رہے گا۔ (سراج الوہاج)

شراب نوشی کے باعث اگر مالیت و قیمت میں نقصان واقع ہوتا ہو تو باندی کے اندر اسے عیب شمار کرنے اور غلام ہونے کی صورت میں اسے غلام کے حق میں عیب قرار نہ دینے کا حکم ... ہوگا۔ لیکن اگر غلام امرد (بے ریش ہو) تو اس کا حکم باندی کا سا ہوگا۔ عیب اسی شکل میں قرار دیں گے۔ جبکہ شراب نوشی (خصوصاً باندیوں میں) نہ پائی جاتی ہو۔ اگر بات ایسی نہ ہو تو باندی کے اندر اسے عیب قرار نہ دینے کا حکم ہوگا۔ (خلاصہ)

پرانی کھانسی اگر مرض کی نوع سے ہو تو اسے عیب قرار دیں گے۔ اور ایسی کھانسی عام طور پر لوگوں کو ہو جاتی ہو۔ تو اسے عیب قرار نہ دینے کا حکم کیا جائے گا۔ برص[1] اور جذام بھی عیب میں داخل ہیں۔ جذام میں جلد میں پیپ پڑ کر بدن بدبودار ہو جاتا ہے۔ اور دور سے اسکی بدبو محسوس ہوتی ہے اور جذام کی وجہ بیشتر جسم کے اعضا، گل کر گرنے لگتے ہیں۔ جذام سب عیوب سے بدتر عیب قرار دیا گیا ہے۔ (ظہیریہ) دانتوں کا سبز اور کالا ہونا عیب میں داخل ہے۔ دانتوں کے زرد ہونے کی صورت میں اسے عیب میں داخل کرنے نہ کرنے کے بارے میں مختلف قسم کی روایات ہیں (محیط)

دانت کے گر جانے کو عیب میں شمار کیا گیا ہے۔ چاہے دانت گرے یا داڑھ۔ اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے (جواہر اخلاطی) باندی اگر بالغہ ہو اور اسکی ماہواری بند ہو جائے تو اسے عیب قرار دیں گے

بالغہ باندی وہ کہلاتی ہے جو سترہ سال ہو۔ اسی طریقہ سے اگر استحاضہ[2] کے طور پر باندی کو مسلسل خون آتا ہو تو اسے بھی عیب قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (سراج الوہاج) اس بات کا علم باندی کے کہنے سے ہوگا۔ لہٰذا اگر اس کے اقرار کے ساتھ ساتھ فروخت کنندہ کا حلف سے انکار بھی مل جائے تو باندی لوٹا دی جائے گی چاہے قابض ہونے سے قبل ایسا ہو یا قابض ہونے کے بعد اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے (ہدایہ)

فقہاء فرماتے ہیں کہ روایت کے ظاہر کے مطابق باندی کے قول کو اس سلسلہ میں قابل اعتبار قرار نہ دیں گے۔ (کافی) کوئی شخص ایک غلام خریدے اور وہ غلام جواری ہو۔ لہٰذا اگر اس کا جوا

---

[1] بدن پر سفید داغ جو جلد کی بیماری کے باعث پڑ جاتے ہیں ۱۲۔

[2] بیماری کا خون ۱۲

عیب کی حد میں داخل ہو گیا ہو۔ مثلاً نرد یا شطرنج وغیرہ کے ساتھ جوا کھیلنا تو اسے عیب قرار دینے کا حکم کیا جائے گا۔ اور اگر عرف کے اندر اس طرح کے جوے کو عیب شمار نہ کرتے ہوں مثلاً اخروٹ یا خربوزوں کے ساتھ جوے کا کھیلنا جسے بزبان فارسی خربزہ زدن "کوز باختن و ستہ زدن" کہا جاتا ہے تو اس صورت میں اسے عیب قرار نہ دینے کا حکم کیا جائے گا۔ (فصول عمادیہ)

اگر مملوک مذہب اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب و راستہ کا پیرو ہو تو اسے عیب قرار دیں گے (حاوی) کوئی شخص غلام کو اس کے کافر ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے پھر وہ مسلمان نکلے تو اسے لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اور اس کے برعکس ہونے کی شکل میں لوٹانے کا حق ہوگا۔ (تہذیب) اسی طریقہ سے اگر کوئی عیسائی کسی غلام کو اس کے عیسائی ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے پھر وہ غلام بجائے عیسائی کے مسلمان نکلے تو اسے لوٹانے کا اختیار نہ ہوگا۔ (سراج الوہاج)

وہ غلام جو بائیں ہاتھ کے ذریعہ کام کرتا ہو اور اسے دائیں ہاتھ سے کام کرنے کے اوپر قدرت حاصل نہ ہو تو اسے عیب قرار نہ دیں گے۔ اور اگر تھوڑا بائیں ہاتھ سے کرتا ہو تو اسے عیب قرار نہ دیں گے۔ ایسے شخص کو اضبط کہا جاتا ہے۔ یعنی اسے دونوں ہاتھ سے کام کرنے کے اوپر قدرت ہو۔ (مبسوط)

بصارت کے اندر ایسی کمزوری کہ زیادہ اندھیرے اور زیادہ اجالے میں دیکھ نہ سکے اسے عیب قرار دیں گے۔ پٹھوں میں تشنج اور خشکی کا ہونا بھی عیب شمار کریں گے۔ اور جسم پر گوشت کا اس قدر بڑھ جانا کہ غدود کی طرح ہو جائے جو کہ ہلانے سے ہلتا ہے۔ اور چنے کی جسامت سے لے کر خربوزہ کے برابر بھی ہو سکتا ہے۔ اسے بھی عیب قرار دینے کا حکم کیا جائے گا۔

مسلعہ ہونا بھی عیب ہے۔ وہ ایک قسم کا زخم ہوتا ہے۔ شمس الائمہ سرخسی رح اس کی تعبیر گردن پر ہو جانے والے زخموں کے ساتھ کی ہے۔ (ظہیرہ) حنف (پیروں کا ٹیڑھا ہونا) کا شمار بھی عیب میں کیا گیا ہے۔ حنف دونوں انگوٹھوں میں سے ہر ایک کے دوسرے کی جانب متوجہ ہونے کا نام ہے۔

ابن الاعرابی یہ معنیٰ بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص جو پیروں کی پشت کے بل چلے۔ (ظہیریہ) صدف یعنی گردن کا کوتاہ ہونا بھی عیب شمار کیا گیا ہے اور منہ کے زیادہ پھیلے ہونے کو عیب قرار دیا گیا ہے (مبسوط) داغ ہونا بھی عیب میں شمار کیا گیا ہے۔ البتہ اگر نشانی کی خاطر ہو جیسے کہ بعض چوپایوں کے اندر ہوتا ہے تو اسے عیب قرار دیں گے۔

پیروں کے سروں کا زیادہ قریب ہونا اور ایڑیوں کے دور ہونے کو زیادہ فصل ہونے کو عیب شمار کیا گیا ہے۔ پہونچے کے ٹیڑھے ہونے کو بھی عیب قرار دیا گیا ہے (محیط) آنکھ سے آنسوؤں کا زیادہ رواں ہونا اگر مرض کی وجہ سے ہو تو اسے عیب قرار دیں گے۔ (سراج الوہاج) پلکوں کے الٹے ہونے کو بھی عیب شمار کیا گیا ہے (ظہیریہ) ریح السبل[1] کو بھی عیب قرار دیا گیا ہے (خلاصہ)

---

[1] ریح السبل آنکھوں کا مرض ہے۔ اسکے اندر رگیں ریاحی مادہ کے باعث متورم ہو جاتی ہیں۔

خارش خواہ آنکھ کی ہو اور خواہ آنکھ کے علاوہ کسی اور چیز کی سب کو عیب قرار دیا گیا ہے (محیط) آنکھ کی پتلی کے اوپر اگر ایک طرح کی سفیدی جسے ناختہ کہا جاتا ہے پیدا ہو جائے تو اسے عیب شمار کرنے کا حکم ہو گا۔ آنکھ کے اندر بال کے پیدا ہونے کو عیب قرار دیا گیا ہے۔ (ظہیریہ) ہندی یا ترکی باندیوں کے اندر اگر کچھ سرخی اور کچھ زردی مائل بال پایا جائے تو اسے عیب قرار دینے کا حکم کیا جائے گا۔ اگر روم کی (یا ایراق) باندیوں کے ایسا بال ہو تو اسے عیب قرار نہ دیں گے۔ کیونکہ تمام اہل روم کے بال اسی طرح کے ہوتے ہیں (فتاویٰ قاضی خاں)

اگر جسم یا سر کے کچھ بال کالے اور کچھ سفید ہوں تو اسے عیب قرار دینے کا حکم ہو گا (مختار الفتاویٰ) کالا رنگ بالوں کا معتدل رنگ شمار ہوتا ہے۔ کالے بالوں کے علاوہ اگر دوسرے رنگ کے بالوں سے قیمت میں کمی واقع ہوتی ہو۔ اور تاجر اُسے عیب قرار دیتے ہوں۔ تو اسے عیب شمار کرنے کا حکم ہو گا۔ (ظہیریہ)

حاوی کے اندر ہے کہ اگر باندی کے سر کے بالوں کا رنگ سُرخ ہو یا اُس کے بعض بال کالے اور بعض سُرخ ہوں تو کیوں کہ یہ عیب ہے۔ اس لئے اسکو لوٹانے کا استحقاق ہو گا اور اگر محض اس کے بالوں میں (ہلکی سی) سرخی ہو تو اسے لوٹانے کا حق حاصل نہ ہو گا۔ البتہ اگر بوقت بیع بالوں کے سیاہ ہونے کی شرط کی گئی تھی تو لوٹانے کا حق ہو گا (تاتارخانیہ)

اتنا چھوٹا غلام جسے تنہا کھانے پہنے کی سمجھ نہ ہو اگر وہ بھاگ جاوے اور بستر پر پیشاب کر دے یا چوری کر لے تو اسے عیب قرار نہ دیں گے۔ اور اگر غلام چھوٹا ہو مگر اسے تنہا کھانے پہننے کی سمجھ ہو تو اسے عیب شمار کریں گے۔ مگر لوٹانے کا حق اس وقت ثابت ہو گا۔ جبکہ اس کی حالت یکساں ہو (مضرات منقول عن الزاد) لہٰذا اگر اس طرح کی باتیں چھوٹے غلام کے اندر فروخت کنندہ اور خریدار دونوں کے پاس اس کے بچپن اور چھوٹا ہونے کی حالت میں پائی جائیں یا فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کے پاس بڑے ہونے کی حالت میں پائی جائیں تو اس صورت میں لوٹانے کا حق حاصل نہ ہو گا۔ (غیاثیہ)

جنون کے علاوہ فرار ہونے چوری کرنے کا ارتکاب کرنے اور بستر پر پیشاب کرنے کے متعلق شمس الائمہ اپنی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ظاہر جواب کے مطابق یہ شرط نہیں کہ خریدار کے پاس موجود ہوتے ہوئے اس سے ان باتوں کا دوبارہ صدور ہوں اور دوبارہ ظاہر ہوں۔ بعض مشائخ رح اسے شرط قرار دیتے ہیں۔ اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔ بعض فقہاء اپنی شرح میں بیان فرماتے ہیں کہ ان باتوں کے دوبارہ صادر ہونے کی شرط کے اندر مشائخ (فقہاء) کو کوئی اختلاف نہیں۔ عام روایات کے اندر اس طریقہ سے ذکر کیا گیا ہے (محیط)

اگر خریدار اس کے اندر پہلا کوئی عیب پائے، اس کے بعد لوٹانے سے قبل وہ عیب جاتا رہے تو اسکے اختیار کے باطل ہونے کا حکم کیا جائے گا (سراج الوہاج)

فرار کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ وہ اپنے آقا کی سرکشی کرتے ہوئے کہیں غائب ہوگیا ہو، امام ظہیر الدین مرغینانی رح کا اختیار کردہ قول یہی ہے اسی قول کو راجح اور پسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ اور مفتیٰ بہ قول یہی ہے (مختار الفتاویٰ) بالاتفاق سب فقہاء کے نزدیک سفر کی مقدار سے کم تک فرار ہونا بھی عیب میں داخل ہے۔ (نہایہ)

جب غلام شہر سے نکل جائے تو بالاتفاق اسے عیب قرار دیں گے۔ چاہے اپنے آقا کے پاس سے فرار ہوا ہو یا جسے عاریۃً یا اجرت پر دیا یا امانتاً رکھا تھا وہاں سے فرار ہوگیا ہو اور اگر وہ اس شہر سے باہر نہ گیا تو اس صورت میں فقہاء کی رائیں مختلف ہیں۔ صحت سے زیادہ قریب و مشابہ یہ قول معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے بڑے ہونے کی صورت میں مثلاً جیسے قاہرہ اسے عیب قرار دیں گے۔

اور اگر شہر چھوٹا ہو اور اس کے اوپر شہر کے مکانات اور لوگ پوشیدہ نہ ہوں تو عیب قرار نہ دینے کا حکم ہوگا۔ (تبیین) دیہات سے شہر کی جانب بھاگ آنے کو فرار ہونا ہی قرار دیں گے۔ اسی طرح اگر شہر سے دیہات میں بھاگے تو اسے بھی عیب قرار دینے کا حکم کیا جائے گا۔ اگر وہ شخص جس نے اسے غصب کر لیا ہو اس کے پاس سے فرار ہو کر اپنے آقا کے پاس چلا آئے تو اسے عیب قرار نہ دیں گے۔ اور اگر غصب کرنے والے کے یہاں سے فرار ہو کر نہ اپنے آقا کے پاس آئے اور نہ اس شخص کے پاس لوٹ کر جائے جس نے اسے غصب کیا تھا۔

لہٰذا اگر وہ اپنے آقا کے مکان جاننے اور اس کے پاس لوٹ آنے پر قدرت کے باوجود لوٹ کر نہ آئے تو اسے عیب قرار دیں گے اور اگر مکان سے آگاہ نہ ہو یا واپس ہونے پر قدرت نہ ہو تو اسے عیب شمار نہ کریں گے۔ (فتح القدیر)

اگر دار الحرب کے اندر مالِ غنیمت کی تقسیم سے قبل بھاگے، اس کے بعد اسے لاکر دوبارہ مالِ غنیمت میں شامل کیا جائے تو اسے بھاگنے والا شمار نہ کریں گے، اگر غنیمت کے اندر بیچ دیا جائے اور پھر مالِ غنیمت کی تقسیم ہو اور وہ غلام ایک شخص کے حصہ میں آجائے اس کے بعد وہ دار الحرب بھاگ جائے تو چاہے اس کا ارادہ اپنے لوگوں کے پاس لوٹنے کا ہو یا نہ ہو۔ بہر صورت اسے فرار ہونے والا شمار کریں گے۔[1] (ظہیریہ)

چوری خواہ دس دراہم سے کم کی کیگئی ہو اسے عیب قرار دیں گے۔ بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر ایک دراہم سے کم یعنی مثلاً ایک دو پیسے چرائے تو اسے عیب قرار نہ دینے کا حکم ہوگا، چوری چاہے وہ اپنے آقا کی کرے یا کسی اور کی سب کا حکم برابر ہوگا اور اس چوری کے عیب میں اس کی

[1] فرار کا سبب اس میں سمجھا جائے گا ۱۲

وجہ سے کوئی فرق نہ ہوگا - البتہ اگر کھانے کی چیزیں ہوں تو آقا اور دوسرے لوگوں کے حکم میں فرق ہوگا - اسی طریقہ سے اگر کھانے کی خاطر اپنے آقا کی کوئی چیز چرائے تو اسے عیب شمار نہ کریں گے - اور کسی اور شخص کی چرائے تو عیب قرار دینے کا حکم ہوگا - اگر کھانے کی اشیاء بیچنے کی خاطر چرائے تو چاہے وہ چوری کردہ اشیاء اپنے آقا کی ہوں یا دوسرے کی بہر صورت عیب قرار دیں گے - (فتح القدیر)

جامع الفصولین میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص غلہ میں خربوزہ، پیاز یا پیسہ چرائے جس طرح کہ خدمت گار چوری کر لیتے ہیں تو اسے عیب شمار نہ کریں گے - البتہ اگر کسی غیر شخص کے غلہ میں کوئی خربوزہ چرائے تو اسے عیب قرار دیں گے - اسی قول کو راجح و پسندیدہ شمار کیا گیا ہے (بحرالرائق)

اگر ذخیرہ کرنے کی خاطر کھانے کی کوئی شے چرائے تو اسے عیب قرار دیں گے آقا اور غیر آقا دونوں کا حکم اس بارے میں برابر ہوگا - (فصول عمادیہ) اگر مکان میں نقب لگائے تو خواہ کچھ لیکر نہ بھاگے مگر اسے عیب قرار دیں گے - (ظہیریہ) فوائد ظہیریہ کے اندر ہے کہ اس مقام پر ایک عجیب مسئلہ یہ ہے کہ (مثلاً) کوئی شخص ایک ایسا غلام خریدے جو حدِ بلوغ کو نہ پہونچا ہو - پھر اسے دیکھے کہ وہ بستر کے اوپر پیشاب کر دیا کرتا ہے تو اسے اسکو لوٹا دینے کا حق ہوگا - لہٰذا اگر وہ اسے نہ لوٹائے اور غلام میں کوئی دوسرا عیب بھی پیدا ہو جائے تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ فروخت کرنے والے سے نقصان دعیب کے بقدر وصول کرلے - پھر اس کے نقصان عیب کے بقدر واپس لینے کے بعد غلام حدِ بلوغ کو پہونچ جائے اور بالغ ہونے کے بعد عیب کے بقدر فروخت کنندہ سے واپس لیلے اور نقصانِ عیب واپس لینے کے بعد غلام بالغ ہو جائے اور بلوغ کے ساتھ ساتھ وہ عیب ختم ہو جائے تو بائع نے جو کچھ نقصان کے بدلہ میں دیا ہے اسکو اسکے لوٹا لینے اور واپس لینے کا حق ہے یا نہیں تو اس مسئلہ کے بارے میں کسی طرح کی روایت کتاب کے اندر نہیں ملتی -

شیخ رح کا بیان ہے کہ میرے والد مرحوم اسکے متعلق یہ فرمایا کرتے تھے مناسب یہ ہے کہ بائع واپس لے لے اور ان کی بنیادِ جواب دو مسئلے تھے ایک تو یہ کہ اگر کوئی شخص کوئی باندی خریدے، پھر خریداری کے بعد پتہ چلے کہ اسکا خاوند موجود ہے - تو خریدار کو اسکے لوٹانے کا حق حاصل ہوگا - اور اگر خریدار کے پاس رہتے ہوئے اس کے اندر کوئی عیب پیدا ہو گیا تو خریدار فروخت کنندہ سے بقدر نقصانِ عیب واپس لیلے گا - اور جب وہ نقصان کا بدلہ لیلے پھر اس باندی کا خاوند اسے بائن طلاق دیدے تو فروخت کنندہ کو حق ہے کہ نقصان کے عوض میں اس نے جو کچھ دیا ہے وہ واپس لے لے کیونکہ وہ عیب تو زائل ہو گیا - یہی شکل ہمارے مذکورہ بالا مسئلہ میں ہے - لہٰذا اس کا حکم بھی اسی طرح کا ہونا چاہیئے - مسئلہ دوم یہ ہے کہ اگر

کوئی شخص ایک غلام خریدے درآنحالیکہ وہ غلام بیمار ہو تو خریدار کو لوٹانے کا حق واختیار حاصل ہوگا۔ اور اگر غلام میں خریدار کے پاس رہتے ہوئے کوئی اور عیب بھی پیدا ہوجائے تو خریدار اپنے نقصان کے بقدر فروخت کنندہ سے واپس لے گا۔ اگر خریدار کے بقدر نقصان فروخت کنندہ سے واپس لینے کے بعد غلام اپنی بیماری سے صحت یاب ہوجائے اور اس کا مرض دور ہوجائے تو بقدر نقصان بائع کو جو کچھ خریدار نے دیا ہو اسے واپس لینے کا حق ہے یا نہیں۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر وہ بذریعہ دوا صحت یاب ہوا ہو تو خریدار کو فروخت کنندہ سے واپس لینے کا حق نہ ہوگا۔ ورنہ واپس لینے کا حق واختیار ہوگا۔

ہمارے اس مسئلہ کے اندر بالغ ہونا دوا کے ذریعہ نہیں لہذا اس کا حکم مختلف ہوگا، اور خریدار نے جو کچھ فروخت کنندہ کو دیا ہو اس کے واپس لینے کا حق واختیار ہوگا (نہایہ) پیشاب کو روکنے پر اگر قدرت نہ ہو تو اسے بھی عیب قرار دیا جائے گا۔ (بحرالرائق)

بچپن و کم سنی کے جنون یا پاگل پن کو دائمی طور پر عیب قرار دیا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کم عمری میں فروخت کرنے والے کے پاس پاگل ہوجائے، اس کے بعد خریدار کے پاس رہتے ہوئے بچپن میں یا بڑے ہونے پر پاگل ہوجائے۔ تو اسے لوٹانے کا حق واختیار ہوگا۔

بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس طرح کا غلام خریدے جو فروخت کنندہ کے پاس رہتے ہوئے پاگل ہوچکا ہو تو خریدار کو اس کے لوٹا دینے کا حق ہوگا۔ خواہ خریدار کے پاس رہتے ہوئے یہ پاگل پن میں مبتلا نہ ہوا ہو۔ اکثر فقہاء یہ فرماتے ہیں کہ جب تک خریدار کے پاس رہتے ہوئے یہ دوبارہ پاگل پن کا شکار نہ ہو خریدار کو، اس کے لوٹانے کا حق واختیار نہ ہوگا۔ اسی قول کو درست وصحیح قرار دیا گیا ہے (کافی)

جس پاگل پن کو عیب شمار کیا گیا ہے اور جس کی وجہ سے لوٹانے کا حق حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جنون ایک شب وروز سے زیادہ طاری رہے اور اگر جنون ایک رات ودن سے کم طاری رہا ہو تو اسے عیب قرار نہ دینے کا حکم ہوگا (تبیین، عینی شرح کنز) ظہیریہ کے اندر محاضر سے منقول ہے کہ راہزنی، مردہ کے کفن کو گھسوٹ لینا چوری کی طرح غلام میں عیب شمار کیا گیا ہے۔ (بحرالرائق)

کوئی شخص بے ریش غلام خریدے، اس کے بعد دیکھے کہ اس کی داڑھی مونڈی ہوئی ہے یا اس کی داڑھی نوچی ہوئی ہے۔ لہذا اگر یہ بات خریداری کے بعد اتنے عرصہ کے اندر معلوم ہوجائے جس سے یہ صاف طور پر معلوم ہوتا ہو کہ یہ عیب فروخت کنندہ کے پاس پیدا ہوا تھا تو اس صورت میں خریدار کو اس کے لوٹانے کا حق ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

ل۔ کیونکہ اس سے مثانہ کا بے حد کمزور ہونا معلوم ہوتا ہے ۱۲

کوئی شخص ترکی باندی خریدے درآنحالیکہ وہ باندی ترکی زبان نہ جانتی ہو یا اچھی طرح ترکی بولنے پر قادر نہ ہو۔ اور خریدار اس بات سے آگاہ ہو لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو کہ تاجروں کے یہاں اسے عیب شمار کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ اس باندی کے اوپر قابض ہو جائے، اس کے بعد اسے پتہ چلے کہ اسے عیب ہی کرتے ہیں۔ لہٰذا اگر وہ عیب اس نوع کا ہو کہ جو لوگوں سے چھپا ہوا نہ ہو۔ مثلاً کانا پن وغیرہ۔ تو اس صورت میں اسے واپس کرنے کا حق نہ ہوگا[1] اور اگر اس طرح کا کھلا ہوا عیب نہ ہو تو اس کو لوٹانے کا حق ہوگا۔

کوئی شخص ہندی (ہندوستانی) باندی خریدے جو کہ ہندی (زبان ہند) سے آگاہ نہ ہو۔ لہٰذا اگر تاجروں میں اس کا شمار عیب میں ہوتا ہو تو خریدار کو لوٹانے کا حق ہوگا۔ اور عیب نہ شمار کرتے ہوں تو لوٹانے کا حق و اختیار نہ ہوگا۔ (محیط) کوئی شخص ایک باندی خریدے، پھر اسے دیکھے کہ اچھے طریقے سے روٹی اور کھانا پکانے سے واقف نہیں ہے تو اسے عیب قرار نہ دیں گے۔ لیکن یہ حکم ان کاموں سے آگاہ ہونے کی شرط نہ کرنے کی صورت میں ہے۔ غلام کا بھی یہی حکم ہوگا۔ اگر غلام اور باندی دونوں بخوبی کھانے پکانے سے آگاہ تھے پھر فروخت کنندہ کے پاس آکر بھول گئے تو اس صورت میں خریدار کو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ (خلاصہ)

کبریٰ کے اندر ہے کہ اگر کوئی شخص ایک باندی خریدے، اس کے بعد اسے دیکھے کہ مسلسل اسکی آنکھ میں درد ہو رہا ہے۔ لہٰذا اگر یہ مرض اسے نیا لگا ہو تو واپس کرنے کا حق نہ ہوگا۔ اور اگر فروخت کنندہ کے پاس قیام کے زمانہ سے ہے تو اسے لوٹانے کا حق ہوگا۔ (تاتارخانیہ)

محیط میں لکھا ہے کہ اگر خرید کردہ باندی کہے کہ میں داڑھ کے درد کے مرض میں مبتلا ہوں تو باندی کے اس کہنے پر خریدار کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ (سراجیہ) اگر اس کی ایک آنکھ کرنجی ہو مگر دوسری آنکھ سفید ہو تو اسے عیب شمار کریں گے۔ (بحرالرائق) کوئی شخص ایک غلام خریدے پھر پتہ چلے کہ وہ بخار میں مبتلا ہے۔ تو اسے عیب قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اور خریدار کو اس کے لوٹا دینے کا حق حاصل ہوگا۔ (مختار الفتاویٰ)

کوئی شخص ایک ثیبہ (غیر کنواری) باندی کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ فروخت کنندہ اس سے ہمبستر نہیں ہوا ہے۔ اس کے بعد فروخت کنندہ کا فروخت کرنے سے اور عقد بیع سے قبل اس کے ساتھ ہمبستر ہونا ظاہر ہو۔ تو خریدار کو اس کے لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ (محیط) منتقیٰ کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی شخص باندی کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ وہ باکرہ (کنواری) ہے اور اس کے اوپر قابض ہو جائے پھر وہ خریدار کے پاس موت کی آغوش میں سو جائے، اس کے بعد اس کا غیر کنواری ہونا ثابت ہو تو اسے فروخت کرنے والے سے کچھ لینے کا حق نہ ہوگا

---

[1] کیونکہ اس صورت میں اس کا اس عیب سے آگاہ ہوتے ہوئے خریدنا ثابت ہو رہا ہے ۱۲۰

[2] پلکوں کے بال اڑے ہوئے ۱۲

چاہے اس کے باعث باندی (کی قیمت) میں کوئی نقصان واقع ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، بحوالہ حسن رح امام ابو حنیفہ رح سے یہی مروی و منقول ہے۔ بحوالہ ابن مالک رح امام ابو یوسف رح سے یہ منقول ہے کہ اس صورت میں خریدار بقدر نقصان فروخت کنندہ سے وصول کرے گا۔ (ذخیرہ) کوئی شخص باندی نابالغہ ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے، اس کے بعد اس کا بالغہ ہونا ظاہر ہو تو خریدار کو لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ (خلاصہ)

کوئی شخص ایک باندی (دیکھے بغیر) خرید لے، اس کے بعد اس کو دیکھے کہ وہ بدصورت یا کالی ہے۔ تو خریدار کو واپس کرنے کا حق نہ ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس کے پیدائشی اعضاء کامل ہوں (ظہیریہ) کوئی شخص ایک باندی خریدے، اس کے بعد اسکا چہرہ ایسا جلا ہوا دیکھے کہ اس کی وجہ سے اس کی خوبصورتی و بدصورتی کا پتہ ہی نہ چلتا ہو تو خریدار کو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ اور اگر کوئی ایسی رکاوٹ پیش آجائے کہ جس بنا پر لوٹائی نہ جا سکتی ہو۔ تو جلے ہوئے چہرہ والی باندی کی جتنی قیمت ہو اس کا اندازہ کیا جائے گا۔ اور ایک ایسی باندی کی قیمت کا اندازہ لگایا جائے گا جو بدصورت ہو۔ مگر اس کا چہرہ جلا ہوا نہ ہو بلکہ صحیح و سالم ... ہو۔ لہٰذا جتنا فرق ان دونوں کی قیمتوں میں ہوگا۔ اتنی ہی مقدار خریدار فروخت کنندہ سے وصول کرلے گا اور واپس لیلے گا (محیط منقول عن الزیادات)

کوئی شخص خوبصورتی کی شرط کے ساتھ باندی خریدے، پھر وہ باندی بدصورت نکلے تو خریدار کو لوٹا دینے کا حق حاصل ہوگا (خلاصہ) کوئی شخص ایسا غلام خریدے جسکے دونوں گھٹنے متورم ہوں اور فروخت کرنے والا کہے کہ حال ہی میں چوٹ لگنے کے باعث گھٹنوں پر ورم آیا ہے۔ اس بنا پر خریدار اسے خریدے، اس کے بعد پتہ چلے کہ یہ ورم پرانا ہے تو خریدار کو غلام کے لوٹانے کا حق و اختیار حاصل نہ ہوگا۔ شیخ رح فرماتے ہیں کہ عدم واپسی اس صورت میں ہوگی جبکہ فروخت کنندہ نے سبب ذکر نہ کیا ہو اور اگر وہ سبب بتلادے پھر پتہ چلے کہ ورم کا باعث یہ نہیں بلکہ کوئی اور سبب ہے تو خریدار کو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ لہٰذا اگر کوئی شخص غلام خریدے اور وہ بخار میں مبتلا ہو پھر فروخت کنندہ کہے کہ اسے تیسرے روز کا بخار ہے۔ پھر پتہ چلے کہ اسے اس کے علاوہ دوسری قسم کا بخار ہے تو خریدار کو اسکے لوٹا دینے کا حق و اختیار ہوگا (فتاوی قاضی خاں)

(اصل مسئلہ) کے اندر اگر فروخت کرنے والا اس طرح کہے کہ تو خرید لے اگر اس کا ورم پرانا ثابت ہوگیا تو اس کا ذمہ دار میں ہوں۔ اس کے بعد اس کا ورم پرانا ثابت ہوجائے تو خریدار کو واپس کرنیکا حق نہ ہوگا۔ اسی طریقے سے اگر اس شرط کے اوپر خریدے کہ اسکے گھٹنوں پر پرانا ورم نہیں بلکہ نیا ہے۔ اس کے بعد پرانا ہونیکا پتہ چلے تو خریدار کو لوٹانیکا حق و اختیار نہ ہوگا۔ یہ مسئلہ فتاوی فضلی کے اندر موجود ہے (ذخیرہ)

کوئی شخص ایک ایسے غلام کو خریدے جس کے کانوں میں سے ایک کان کا سوراخ دماغ تک

نہ پہونچتا ہو تو اسے عیب قرار دیں گے۔ ہندی (ہندوستانی) باندی کے کان کا سوراخ خواہ بہت بڑا ہو اسے عیب قرار نہ دیں گے۔ البتہ ترکی باندی کے اندر اسے عیب شمار کیا جاتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ لوگ بھی اسے عیب قرار دیتے ہوں۔ (خلاصہ)

باندی کی خوراک اگر معمول سے زیادہ ہو تو یہ عیب میں داخل ہے البتہ غلام کے اندر اسے عیب قرار نہیں دیا گیا (مختار الفتاوی) "صلح الفتاوی" کے اندر ہے کہ کوئی شخص ایسی باندی خریدے کہ جسکے ایک زخم موجود ہو۔ درآنحالیکہ خریدار اس کے زخم سے آگاہ نہ ہو تو اسے عیب قرار دیں گے۔ اور خریدار کو اسکے لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ زخم کے مسئلہ کا درست جواب یہ ہے کہ اگر یہ عیب اس طرح ظاہر و واضح ہو کہ لوگوں پر چھپا ہوا نہ ہو تو خریدار کو لوٹانے کا حق[1] نہ ہوگا۔ اور اگر اس طرح کا واضح وصاف عیب نہ ہو تو خریدار کو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔

فصل دوم چوپایوں وغیرہ کے عیب کی شناخت کا ذکر

کوئی شخص گائے خریدے اور اسے دیکھے کہ وہ دودھ دوہنے نہیں دیتی۔ لہذا اگر اس طرح کی گائے دودھ کی خاطر خریدی گئی ہو تو اسے واپس کرنے کا حق واختیار ہوگا۔ اور اگر یہ گائے محض گوشت کے حصول کی خاطر خریدی ہو تو اس صورت میں لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اگر گائے ایسی ہو کہ اپنے تھن منہ میں لیکر سارا دودھ چوس لیا کرتی ہو تو اسے عیب قرار دیں گے۔ (خلاصہ)

چوپایوں میں کم خوری عیب شمار کی گئی ہے اور انسان کے لئے عیب نہیں[2] (سراج الوہاج)
فوائد شمس الائمہ کے اندر لکھا ہے کہ اگر چوپایہ عادت (عام معمول) سے زیادہ کھانے والا ہو تو اسے بھی عیب قرار نہ دیں گے۔ (خلاصہ) کوئی شخص گدھا خریدے اور وہ گدھا رینگتا نہ ہو تو اسے بھی عیب قرار دیں گے (قنیہ) کوئی شخص ایسا بیل خریدے جو کام کے وقت سو جاتا ہو تو اسے عیب قرار دیں گے (فصول عمادیہ) کوئی شخص خچر خریدے پھر اسے چال و رفتار کے لحاظ سے سست پائے تو اس صورت اسے لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ البتہ اگر اسکے تیز رفتار ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے تو اسے لوٹانے کا حق ہوگا۔
...... وہ بکثرت لڑکھڑاتا اور ڈگمگاتا ہو تو عیب قرار دیں گے۔ اور اگر گاہے گاہے ڈگمگا جاتا ہو تو اسے عیب قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (ظہیریہ) کوئی شخص بے وقت بانگ دینے والا مرغ خریدے تو اسے واپس کرنے کا حق[3] ہوگا۔ (مختار الفتاوی)

---

[1] کیونکہ اس صورت میں اس نے گویا جانتے بوجھتے خریدا [2] بلکہ بہت زیادہ کھانا قبیح ہے ۱۲
[3] کیونکہ یہ مرغ کا عیب ہے ۱۲

کوئی شخص ایک بکری خریدے درآنحالیکہ بکری کا کان کٹا ہوا پائے۔ لہذا اگر وہ قربانی کی خاطر خریدی ہو تو اسے لوٹانے کا حق ہوگا۔ سارے جانوروں کا اسی طرح کا حکم ہوگا کہ جن کی قربانی نہ ہوسکتی ہو۔ اگر انھیں قربانی کے علاوہ کسی اور مقصد سے خریدا ہو تو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ البتہ اگر کان کا کٹا ہوا ہونا لوگوں کی نظر میں عیب ہو تو اس صورت میں لوٹانے کا حق ہوگا۔

اگر فروخت کنندہ اور خریدار کے درمیان باہم اختلاف ہو اس طور پر کہ خریدار یہ کہتا ہو کہ میں نے اسے قربانی کی خاطر خریدا تھا اور فروخت کنندہ اس کا منکر ہو۔ لہذا اگر یہ خریداری قربانی کے ایام میں ہوئی ہو تو خریدار کا قول قابلِ اعتبار ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ خریدار ان لوگوں میں سے ہو جن کے اوپر قربانی کا وجوب ہوتا ہو۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی بکری یا گائے ناپاکی کھاتی ہو پس اگر وہ مستقل کھانے کی عادی ہو تو اسے عیب قرار دیں گے اور اگر ہفتہ میں ایک یا دو مرتبہ کھاتی ہو تو اس کو عیب قرار نہ دینے کا حکم ہوگا (فصول عمادیہ) منتقیٰ کے اندر ذکر کیا گیا ہے۔ کوئی شخص ایک چوپایہ خریدے اور اسے دیکھے کہ وہ مکھیاں کھایا کرتا ہے۔ لہذا اگر وہ اکثر وبیشتر کھاتا ہو تو اسے عیب قرار دیں گے۔ اور اگر گاہے گاہے کھالیتا ہو تو اسے عیب قرار نہ دینے کا حکم کیا جائے گا (ظہیریہ)

کوئی شخص ایک گدھا خریدے اور کچھ گھوڑے اسکے اوپر چڑھ کر جفتی کھالیں تو کیا یہ اس طرح کا عیب ہے جس کی بنیاد پر خریدار کو اسکے لوٹانے کا حق ہے۔ بیان کیا گیا کہ یہ واقعہ بخارا میں پیش آیا تھا اور اس کے متعلق فتویٰ معلوم کیا گیا تو اس دور کے مفتیوں کا جواب متفق علیہ نہ ہوسکا، قاضی امام عبدالملک حسین نسفی کا جواب یہ تھا کہ اگر ان گدھوں نے اس گدھے کے مجبور و بے بس ہونے کی صورت میں اس کے ساتھ جفتی کی ہو تو اسے عیب قرار نہیں دیں گے۔ اور بے بس نہ ہونے کی صورت میں اس نے خود کو اس فعل کے لئے ان گدھوں کے حوالہ کردیا تو اسے عیب قرار دیں گے۔ اس کے بعد آخر میں سارے فقیہوں کا اسی جواب پر اتفاق ہوگیا۔ (ذخیرہ)

"وخس" کا شمار بھی عیب میں کیا گیا ہے۔ وخس گھوڑے کے سُموں کے متورم ہوجانے کو کہتے ہیں۔ (ظہیریہ)

دم کے ٹیڑھے ہونے کو عیب میں شمار کیا گیا ہے۔ چوپایہ کی ٹانگ میں اگر کوئی ایسی چیز نکل آئے جو حجم دائی ہو مگر اس کے اندر سختی ہو تو اسے بھی عیب قرار دینے کا حکم ہوگا (محیط) اگر گھوڑے کے منہ سے اتنا پانی بہتا ہو کہ اس کے باعث توبڑا اور پورا چہرہ تر ہوجائے تو اسے عیب قرار دیں گے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس کی وجہ سے قیمت میں کمی واقع ہوتی ہو۔ (محیط سرخسی) اگر جانور بندان سے اپنا سر کسی حیلہ اور تدبیر سے باندھنے کے باوجود نکال لیتا ہو تو اسے عیب قرار دینے

ل؎ جس کی بنیاد پر واپسی کا حق ہو ۱۲

کا حکم کیا جائے گا (ظہیریہ) بیروں کا قریب و متصل ہونا۔ اور رانوں میں بعد ہونا بھی عیب میں شامل ہے۔ (محیط) گھوڑے کا ضدی ہونا، فرمانبرداری نہ کرنا اور لگام دیتے وقت کھڑا نہ ہونا عیب میں داخل ہے (خلاصہ) ہر وہ چیز جو گھوڑے وغیرہ کی ایڑیوں میں پیدا ہو مثلاً رگوں یا پٹھوں کا (بیث) پھول جانا یا زیادہ ہو جانا تو اسے عیب قرار دیا گیا ہے۔ زوائد کو عیب شمار کیا گیا ہے۔ زوائد پٹھوں کے کناروں کے عجایہ کے پاس الگ الگ اور منقطع ہوتے اور اس سے لپٹ جانے کا نام ہے۔ عجایہ اونٹ کے کھر میں ایک پٹھے کا نام ہے (ظہیریہ) چلتے وقت اگر دونوں پیر یا پنڈلیاں باہم رگڑ کھائیں تو اسے عیب قرار دیا گیا ہے۔ (محیط سرخسی) "مھقوع" کا شمار بھی عیب میں ہے "کتاب الاصل" کے اندر اسکے معنی یہ بیان کئے گئے ہیں کہ یہ لفظ ہقعہ سے نکلا ہے۔ ہقعہ ایک چکر اور گول دائرہ کا نام ہے۔ جو اس کے بائیں طرف سینہ میں ہوا کرتا ہے اس کا رنگ سفید ہوتا ہے اور اسے لوگ برا (یا بعض لوگ منحوس) سمجھتے ہیں "منتقیٰ" کے اندر اس کے یہ معنی ذکر کئے گئے ہیں کہ مھقوع اسے کہا جاتا ہے کہ چلتے ہوئے اس کوکھ اور پیشاب گاہ کے درمیان سے کوئی آواز سنی جاتی ہو۔ انتشار کا شمار بھی عیب میں ہے

انتشار تھکن کے وقت پٹھے کے پھول جانے کو کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ انتشار آنکھ کی سیاہی کے اتنا بڑھ جانے کا نام ہے کہ وہ تقریباً ساری آنکھ کی سفیدی پر محیط ہو جائے۔ (محیط) کوئی شخص گھوڑا خریدے اور اسے عمر رسیدہ پائے تو بعض کے نزدیک موزوں یہ ہے کہ اسے لوٹایا نہ جائے۔ البتہ اگر بوقت خریداری کم عمر ہونے کی شرط کرے تو واپس کرنے کا حق ہوگا جس طرح کہ باندی کے بارے میں لوٹانے کا حق ہے اگر بوقت خریداری کم سن ہونے کی شرط کی ہو اور وہ بعد خریداری زیادہ عمر کی نکلے (بحر الرائق) "فتاویٰ آہو" کے اندر ہے کہ کوئی شخص ایک گائے خریدے کہ جو خریدار کے گھر سے فروخت کنندہ کے گھر پہونچ جایا کرتی ہو تو اسے عیب قرار نہ دیں گے۔ اور غلام اگر دو تین بار بھی خریدار کے پاس سے بائع کے پاس چلا جائے تو اسے عیب قرار نہ دینے کا حکم ہوگا (تاتارخانیہ)

کوئی شخص ایسی اونٹنی خریدے جسکے تھنوں کو فروخت کنندہ نے باندھ دیا ہو[له] حتیٰ کہ تھنوں میں دودھ اکٹھا ہو کر حوض کے اندر بھرے ہوئے پانی کی طرح ہو جائے۔ مصراۃ حوض کو بھی کہا جاتا ہے۔ تو اس صورت میں خریدار کو لوٹانے کا حق و اختیار نہ ہوگا۔ اور اسے ہمارے احناف کے نزدیک عیب شمار نہیں کیا گیا۔ اسی طریقہ سے اگر کوئی شخص اپنے غلام کی انگلی کے پورے کے سرے کو سیاہ کر کے بازار میں اس مقصد سے بٹھائے کہ خریدار اسے کاتب خیال کرے۔ یا کوئی شخص اپنے غلام کو اس غرض سے باورچیوں کے کپڑے پہنائے کہ خریدار اسے باورچی سمجھے تب بھی خریدار کو

له جیسے فقہی اصطلاح میں "مصراۃ" کہتے ہیں ۱۲

اس کے لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ (ظہیریہ)

کوئی شخص دو موزوں کو خریدے اور وہ دونوں موزے اتنے تنگ ہوں کہ اس کا پیر ان میں نہ آتا ہو تو شیخ الاسلام خواہر زادہ رح فرماتے ہیں کہ پیر کا موزوں پر داخل نہ ہونا۔ اگر اس کے پیر کے مرض کے سبب سے ہے تو واپس کرنے کا حق نہ ہوگا اور اگر پیر میں کوئی بیماری نہ ہو تو اس صورت میں اسکو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ شیخ الاسلام ابوبکر محمد ابن الفضل رح فرماتے ہیں کہ اگر خریدار نے خود پہننے کی خاطر خریدے ہوں تو اسے لوٹانے کا حق ہوگا۔ اور اگر بلا کسی نیت کے خریدے تھے تو تو اس صورت میں لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔

قاضی شیخ علی السغدی رح کا فتویٰ یہ ہے کہ چاہے وہ اپنے پہننے کی نیت سے خریدے یا کسی دوسرے ارادہ سے بہر صورت اسے واپس کرنے کا حق ہوگا اگر یہ شکل ہو کہ ایک موزہ دوسرے کے مقابلہ میں تنگ ہو تو اگر وہ عام طور پر لوگوں کے موزوں کے مقابلہ میں زیادہ تنگ ہو تو خریدار کو لوٹانے کا حق ہوگا ورنہ حق نہ ہوگا۔

اگر موزوں کے اندر اس کا پیر اچھی طرح سے نہ جاتا ہو درانحالیکہ اس کے پیروں میں کوئی بیماری بھی نہ ہو۔ اس کے بعد فروخت کرنے والا کہے کہ تیرے پیروں میں بڑھ جائیں گے۔ اور خریدار ایک روز انھیں پہننے کے بعد پہنے رکھے مگر وہ نہ بڑھے۔ اس طرح کا واقعہ ظہور پذیر ہونے کے بعد فتویٰ پوچھا گیا تو بعض فقہاء نے جواب دیا کہ خریدار کو لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ (فصول عمادیہ)

کوئی شخص اس طرح کا موزہ خریدے کہ مع لفافہ کے پیر میں نہ آتا ہو اور لفافہ کے بغیر آجاتا ہو تو اس صورت میں اسے لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ اپنے پہننے کی خاطر خریدے (قنیہ) "فتاویٰ فضلی" کے اندر ہے کہ کوئی شخص ایک جبہ خریدے اور اسکے اندر ایک مردہ چوہا نکلے تو اسے عیب قرار دیں گے۔ اس مسئلہ کا مقصد یہ ہے کہ اس صورت میں عیب ہوگا جبکہ چوہے کے نکالنے کی وجہ سے جبہ میں نقصان پیدا ہو۔ اور اگر اسے جبہ کو پھاڑے بغیر نکال سکیں اور اسے پھاڑنے کی حاجت نہ ہو اور اس کی وجہ سے جبہ میں کوئی نقصان نہ پیدا ہو تو اسے عیب قرار نہ دیں گے۔ (خلاصہ)

ذخیرہ کے اندر ہے کہ کوئی شخص نجس کپڑا خریدے اور اس کے ناپاک ہونے سے واقف نہ ہو اسکے بعد نجس ہونے سے آگاہ درانحالیکہ اس کپڑے کو دھونے کی وجہ سے کوئی نقصان نہ پیدا ہوتا ہو تو خریدار کو لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ فتویٰ کے لئے اسی قول کو راجح قرار دیا گیا ہے۔ (مضمرات) اگر اس کپڑے میں تیل ہو تو اسے عیب شمار کریں گے۔ وجہ یہ ہے کہ تیل بہت کم زائل ہوتا ہے اور اس کا اثر زیادہ تر باقی رہتا ہے اسلئے اسے عیب ہی قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص ایک دوکان خریدے اور قابض ہونے کے بعد اس کے دروازہ کے اوپر یہ لکھا ہوا دیکھے اس دوکان کو فلاں مسجد کے صرف کیلئے وقف کیا گیا تو خریدار کو اسکے لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اس لئے کہ اس طرح کی علامات کے اوپر احکام کا انحصار نہیں ہوتا (قنیہ) کوئی شخص غیر کی دوکان میں اپنی رہائش کی جگہ بیچ دے اور خریدار کو دوکان کا کرایہ بتادے۔ اس کے بعد معلوم ہو کہ کرایۂ دوکان اس کے بتائے

ہوئے کرایہ سے زیادہ ہے تو فقہاء فرماتے ہیں کہ اس زیادتی کی وجہ سے خریدار سکونت پزیر جگہ کو لوٹا نہیں سکتا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) جو مکان بیچتا ہے اسکی چمنی کا سوراخ دوسرے کے اندر ہونا عیب شمار کیا گیا ہے۔ اسی طریقہ سے اگر اسی دیوار کے اندر بڑا نقب ہونے کی صورت میں عیب قرار دینے کا حکم کیا جائے گا (وجیز)

کوئی شخص کچھ زمین خریدے، اسکے بعد پتہ چلے کہ لوگ اسے بُرا (منحوس) سمجھتے ہیں تو موزوں یہ ہے کہ اسے لوٹانے کا حق حاصل ہو (قنیہ)، کوئی شخص اس طرح کے گندم خریدے جنہیں اشارہ کے ذریعہ بتا دیا گیا ہو۔ اس کے بعد وہ ردّی و خراب نکلیں تو عیب کے باعث ان کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر کوئی شخص چاندی کا معین پیالہ خریدے پھر وہ ردّی و خراب نکلے لیکن نہ اسمیں میل ہو اور نہ یہ ٹوٹا ہوا ہو تو اس صورت میں بھی اسی حکم کے برقرار رہنے کا حکم کیا جائے گا۔ لہٰذا یہ بات معلوم ہوئی کہ ناپ تول کی اشیاء میں ردّی ہونے کو عیب نہیں شمار کیا گیا۔ (محیط) اگر گندم گھن لگے ہوئے یا بدبودار ہوں تو ان کو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں)

اگر کوئی شخص قلعی خریدے اور وہ اسکے اندر مٹی کا تیل پائے تو چاہے تھوڑی مقدار ہو یا زیادہ بہر صورت لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ (وجیز کردری) کوئی شخص ساگ کی گڈی (گٹھر) خریدے اور اس میں گھاس پائے۔ لہٰذا اگر اسے عیب میں شمار کرتے ہوں تو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر پھلوں کا ٹوکرا یا پھلوں کی ٹوکری خریدے اور اس کے نیچے گھاس دیکھے تو اس کو لوٹانے کا حق ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر ایک گندم کا ڈھیر خریدے اور اسکے نیچے کے حصّہ میں کھتہ کے کالے گندم دیکھے تب بھی یہی لوٹانے کا مذکورہ حکم برقرار رہے گا۔ (ظہیریہ)

کوئی شخص ایک زمین خریدے اور اس زمین کو لوگوں کی گذرگاہ اور راستہ پائے تو مع حجت و دلیل اسکو واپس کرنے کا حق ہوگا۔ اگر انگور کی تاک خریدے اور اس کے اندر کثرت کے ساتھ چیونٹیوں کے گھر دیکھے تو اس صورت میں اسکو لوٹانے کا حق ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) اسی طریقہ سے تاک (انگور کے باغ) میں کسی اور شخص کی گذرگاہ یا اس کا پانی بہنے کا راستہ پائے تب بھی مذکورہ بالا حکم برقرار رہے گا۔ (خلاصہ)

کوئی شخص انگور کا باغ خریدے، اس کے بعد پتہ چلے کہ اسکو ایک نل کے ذریعہ پانی دیا جاتا ہے جسے نہر یا کسی اور مقام پر فٹ کر دیا جائے تو اس صورت میں اسکو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ (محیط) اسی طریقہ سے اگر انگور کے باغ کو پانی دینا نہر کے بند کئے بغیر ناممکن ہو تب بھی اسکو واپس کرنیکا حق ہوگا۔ (ظہیریہ) اسی طریقہ سے اگر ایک دیوار مشترک ہو تو اسے عیب قرار دیں گے۔ اور اگر دیوار رہن ہو اور اسے عیب شمار کیا جاتا ہو تو عیب قرار دینے کا حکم کیا جائے گا (خلاصہ)

کوئی شخص ایک مکان خریدے در آنحالیکہ اس کے پانی بہنے کی راہ کسی اور شخص کی زمین میں ہو، اس کے بعد پتہ چلے کہ بغیر کسی حق کے یہ پانی بہہ رہا ہے۔ اور خریدار بوقت خریداری اس سے آگاہ

نہ تھا کہ اس پانی کے بہنے کا دراصل حق نہیں ہے۔ تو اس صورت میں اُسے واپس کرنے کا حق ہوگا۔ اگر رکھنا چاہتا ہو تو رکھ لے اور اپنے نقصان کے بقدر واپس لیلے۔ (قنیہ)

کوئی شخص زمین اور چھوارے کے ایسے درخت خریدے کہ جن کے واسطے سینچنے کا پانی نہ ہو۔ درآنحالیکہ خریدار اس بات سے آگاہ نہ ہو تو اس صورت میں اسے اختیار حاصل ہوگا۔ (وجیز کردری) منتقی کے لکھا ہے کہ کوئی شخص قرآن شریف خریدے اور اس کے حروف کٹے کٹے دیکھے یا اس میں نقطے لگے ہوئے ہونیکی شرط کے ساتھ خریدے۔ اسکے بعد کچھ نقطے موجود نہ پائے تو یہ اس کا طرح کا عیب ہے کہ اس کی بنا پر خریدار کو واپس کرنے کا حق ہے۔ منتقی کے اندر یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن شریف اس شرط کے ساتھ خریدے کہ وہ مکمل ہے۔ اس کے بعد قرآن شریف کی دو آیتیں یا ایک آیت ساقط وغیر موجود دیکھے تو اس عیب کے باعث اسے لوٹانے کا حق ہوگا۔ اور میں نے دوسری جگہ لکھا ہوا دیکھا ہے کہ کوئی شخص اپنے لڑکے کیلئے قرآن شریف خریدے اور معلم کہے کہ اسکے اندر بہت اغلاط ہیں۔ لہذا اگر اس کے اندر کتابت کی اغلاط نکلیں تو اسے لوٹا کر اپنی قیمت واپس لینے کا حق ہوگا (محیط)

کوئی شخص ایک ایسی زمین خریدے جو خریدار کے پاس نم ہوگئی ہو اور فروخت کنندہ کے پاس بھی نم ہو جاتی تھی تو اس صورت میں خریدار کو اسکے لوٹانے کا حق ہوگا البتہ اگر خریدار زمین کے بالائی حصہ سے کچھ مٹی اٹھائے اور اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہو کہ زمین مٹی اٹھا لینے کی وجہ سے نم ہوئی ہے یا کسی دوسرے مقام سے اس زمین میں پانی آجائے تو اس شکل میں خریدار کو لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا (محیط سرخسی)

اس بات کا کوئی اعتبار نہ ہوگا کہ زمین خریدار کے پاس رہتے ہوئے فروخت کرنے والے کے پاس رہنے کے زمانہ سے زیادہ نم ہوئی ہے یا اسی کے برابر نم ہوئی۔ بلکہ اس بات پر نظر کیجائے گی کہ اگر خریدار کے پاس بھی نم اسی سبب سے ہوئی ہو جس سبب سے فروخت کنندہ کے پاس نم ہوئی تھی تو خریدار کو لوٹانے کا حق واختیار ہوگا (محیط) کوئی شخص انگور کا باغ خریدے اور خریدار کے پاس اس باغ میں نمی ظاہر ہو۔ لہذا اگر نمی کا سبب وہی ہو جو فروخت کنندہ کے پاس رہنے کے وقت تھا تو خریدار کو لوٹانے کا حق واختیار ہوگا۔ (فتاوی صغری)

کوئی شخص اگر روئی اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اسے میٹھے پانی سے رکا یا گیا ہے۔ پھر اس کے برعکس کا علم ہو تو واپس کرنے کا حق ہوگا خواہ بوقت خریداری لفظ شرط ذکر نہ کرے مگر بلا شرط بھی مذکورہ بالا ایسی کا حکم برقرار رہے گا۔ (قنیہ) اسی طریقہ سے اگر کوئی شخص مہندی یا اس طرح کی اور کوئی چیز اس شرط کے ساتھ خریدے کہ تمام ایک ہی سے ہے، اس کے بعد پتہ چلے کہ جسکو پہلی مرتبہ دیکھا

نہ قدیم زمانہ میں کبھی دو دو اور کبھی تین تین آیتوں پر دائرے کی طرح نقطے لگا کرتے تھے ۱۲

یہ اس جنس سے نہیں بلکہ اس سے مختلف ہے تو اس صورت میں اسکو لوٹانے کا حق ہوگا (خلاصہ)
کوئی شخص پانچ سو قفیز گندم خریدے درآنحالیکہ ان کے اندر مٹی مخلوط دیکھے لہٰذا اگر اس مٹی کی مقدار اتنی ہی ہو جتنی کہ اس طرح کے گندم میں ہوتی ہے۔ اور اسے لوگ عیب قرار نہ دیتے ہوں تو اس صورت میں اس کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اور نہ نقصانِ عیب لینے کا حقدار ہوگا۔ اور اگر مٹی کی اتنی مقدار اتنے گندم میں عموماً نہ ہوتی ہو اور اسے لوگ عیب قرار دیتے ہوں لہٰذا اگر وہ سارے گندم لوٹانے کا قصد کرے تو اسے یہ حق حاصل ہوگا اور اسے یہ حق نہ ہوگا کہ مٹی الگ کرکے اس کے بقدر ثمن واپس لیلے اور گندم رکھ لے۔ یہ حکم اسکے گندم کو مٹی سے الگ نہ کرنے کی شکل میں ہے۔ اگر الگ کرلے اور مٹی کی اتنی مقدار نکلے جسے لوگ عیب قرار دیتے ہوں۔ لہٰذا اگر گندم اور مٹی کو مخلوط کرکے پیمانہ بھر کر لوٹاتا ہے تو سارا لوٹادے۔ اور اگر صاف کرنے کے باعث اس کے اندر کمی آجائے اور مخلوط کرنے سے بھی پیمانہ پورا (نہ ہوتا اور) نہ بھرتا ہو تو اس صورت میں واپس کرنے کا حق نہ ہوگا۔ البتہ اسے بقدر نقصانِ عیب واپس لینے کا اختیار نہ ہوگا اور نقصانِ عیب گندم کے نقصان کے اعتبار سے نہ ہوگا۔ البتہ اگر فروخت کرنے والا اس کمی باوجود لینے کے اوپر رضامند ہو تو اسے یہ حق حاصل ہونے کا حکم ہوگا۔ اسی طرح ہر وہ چیز جو گندم کی طرح ہو مثلاً تل وغیرہ۔ اگر انھیں خریدے اور انمیں سے مٹی مخلوط ہو تو تمام کا حکم اسی اوپر ذکر کردہ تفصیل کے ساتھ ہوگا (محیط)
اگر کوئی شخص تیل خریدے اور اس میں تلچھٹ پائے تو اس کا حکم بھی مذکورہ بالا ہوگا۔ حتیٰ کہ محض تلچھٹ کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا (خلاصہ) کوئی شخص مشک خریدے درآنحالیکہ اس کے اندر رانگ مخلوط ہو تو رانگ کو علیحدہ کرکے رانگ کی قیمت کے بقدر فروخت کنندہ کو دیدے چاہے رانگ کم مقدار میں نکلے یا زیادہ۔ (ظہیریہ)
امام ابو یوسف رح نے اس طرح کے مسائل کے اندر کلیہ قاعدہ وضابطہ اس طریقہ سے ذکر کیا ہے کہ وہ شے جس کی تھوڑی مقدار سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا۔ اسکی زیادہ مقدار بہر صورت الگ کیجائیگی اور مشک میں اگر رانگ کی تھوڑی مقدار بھی ہو تو اس سے صرف نظر نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا زیادہ مقدار تو بہر صورت علیحدہ کرنے کا حکم ہوگا۔ اور گندم کے اندر تھوڑی مقدار میں مٹی ہو تو اس سے چشم پوشی کرلی جاتی ہے۔ لہٰذا اگر مٹی زیادہ مقدار میں ہو تو اس سے علیحدہ نہ کرنے کا حکم ہوگا۔ اکثر وبیشتر فقہاء نے اس روایت کو اختیار کیا ہے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)
کوئی شخص خشک شدہ چربی خریدے اور اس میں نمک کی کافی مقدار مخلوط پائے تو اسکا حکم گندم میں مخلوط مٹی پانے کا سا ہوگا۔ (محیط) فتاویٰ ابو اللیث۔ کے اندر ہے کہ اگر کوئی شخص تانبے کا ٹکڑا خرید کر اسے گلائے اور اس کے اندر ایسا پتھر برآمد ہو جیسا کہ تانبے سے نکلا کرتا ہے تو خریدار کو اسکی قیمت کے حساب سے لے لینے اور خریدنے کا حق ہے اور اگر فروخت کنندہ یہ چاہتا ہو کہ جوں کا توں خریدار سے واپس لیکر قیمت لوٹادے تو اسکو اس طرح کا حق واختیار ہوگا (ذخیرہ)

فصل سوم عیب کی بنا پر لوٹائی جاسکنے اور نہ لوٹائی جاسکنے والی اشیاء اور بقدر نقصان، نقصان وصول کیئے جاسکنے اور نہ کیئے جاسکنے والی چیزوں کا ذکر

ضابطہ یہ ہے کہ اگر خریدار خرید کردہ شے کے عیب سے آگاہ ہونے کے بعد اسکے اندر مالکانہ تصرف کرے تو اس کے لوٹانے کے حق کو باطل قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اگر کوئی ایک چوپایہ خریدے درانحالیکہ اس چوپایہ کے کوئی زخم ہو اور وہ اس کی خاطر یا اپنی ضرورت کے لئے سوار ہو تو اس صورت میں اسکو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اور اگر وہ اسکے کسی عیب کی دوا کرے اور وہ دوا کرنے کے باعث تندرست ہو جائے تو دوسرے ایسے عیب کی بنا پر جو زائل نہ ہوا ہو لوٹانے کا حق ہوگا (محیط)

ایک بار خدمت لینا اس امر پر دلالت نہیں کرتا کہ وہ عیب کے باوجود اسکے لینے پر رضامند ہے۔ اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا جائے گا۔ (مضمرات) "کتاب الاجازات" کے اندر خدمت لینے کی یہ شکل ذکر کی ہے کہ اگر غلام کو اسباب کے چھت پر سے اتارنے یا چھت کے اوپر لیجانے کا حکم کرے یا شہوت کے بغیر باندی کو یہ حکم کرے کہ وہ اس کے پیر دبائے یا روٹی یا کھانا پکانے کیلئے کہے مگر مقدار کم ہو۔ (عادت سے بڑھی ہوئی نہ ہو) اور اگر عادت و رواج سے زیادہ مقدار کے پکانے کا حکم کرے تو اس حکم کو رضامندی ہی قرار دینے کا حکم کیا جائے گا۔ (ذخیرہ)

کوئی شخص گھوڑے کے اوپر اسکی رفتار کا اندازہ لگانے کی خاطر سوار ہو یا کپڑا اس کی مقدار دیکھنے کی خاطر پہن لے تو اسے رضامندی میں شمار کرنے کا حکم ہوگا۔ (محیط) کوئی شخص اسے لوٹانے یا پانی پلانے یا اس کے واسطے گھاس خریدنے کی خاطر اس پر سوار ہو تو اسے رضامندی میں شمار کرنے کا حکم نہ ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ سواری اس کے لیئے ناگزیر ہو مثلاً مسافت بہت زیادہ ہو یا وہ شخص چل نہ سکتا ہو یا گھاس محض ایک جانب ہو۔ اگر گھاس دونوں طرف ہو تو سوار ہونے کی حاجت نہیں۔ اس صورت میں اگر سوار ہوگا تو اسے رضا قرار دینے کا حکم کیا جائے گا۔ (سراجیہ)

کوئی شخص ایک چوپایہ کے اوپر کسی اور چوپایہ کی گھاس لاد دے تو چاہے اس کے اوپر سوار ہو یا نہ ہو بہر صورت اسے رضا قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (ذخیرہ)

اگر خرید کردہ شے کوئی مکان ہو پھر عیب سے آگاہ ہونے کے بعد اس میں رہائش اختیار کرے یا اس کی کچھ مرمت کرے یا اس میں سے کچھ گرائے تو اس صورت میں خیار عیب کے ساقط و ختم

ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (بدائع)، کوئی شخص ایسی باندی خریدے جس کی چھاتیوں میں دودھ ہو پھر اسے اس میں کوئی عیب نظر آئے اور وہ اسے ایک بچہ کو دودھ پلانے کا حکم کرے تو اس کو رضامندی قرار دینے کا حکم نہ ہوگا۔ البتہ اگر اس کی چھاتی کا دودھ نکال کر کسی بچہ کو پلا دے یا بیچ دے تو اسے رضامندی قرار دینے کا حکم کیا جائے گا۔ (محیط سرخسی)

اور اگر اس باندی کے چھاتیوں سے دودھ نکال لے مگر نہ بیچے اور نہ کسی بچہ کو پلائے تب مذکورہ بالا جواب باقی رہے گا «صلح الفتاوی» کے اندر موجود ہے کہ اگر وہ باندی کی چھاتیوں سے دودھ نکالنے مگر نہ فروخت کرے اور نہ پلائے تو خریدار کی رضا پر اسکو محمول کریں گے۔ (محیط)

امام ابویوسف رح سے منقول ہے کہ کوئی شخص ایسی باندی خریدے جس کی چھاتیوں میں دودھ ہو اور وہ باندی اپنے یا خریدار کے بچہ کو دودھ پلائے۔ پھر خریدار کو اس کے اندر عیب نظر آئے تو اس صورت میں خریدار کو اسکے لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ اور اگر اسکے دودھ کو نکال کر ضائع کر دے یا پینے کے کام میں لے آئے (مثلاً کسی بچہ کو پلا دے)، تو اس صورت میں اسکے واپس کرنے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ (ظہیریہ)

کوئی شخص ایک گائے خرید کر اس کا دودھ پی لے، پھر اس کے عیب سے آگاہ ہو تو اسے بقدر نقصان قیمت فروخت کنندہ سے واپس لینے کا حق ہے۔ لیکن اسکو واپس کرنے کا حق و اختیار نہ ہوگا۔ (فصول عمادیہ) کوئی شخص ایک بکری یا گائے اسکے بچہ سمیت خریدے اور پھر اسکے عیب سے واقف ہو اس کے بعد اس کا کوئی لڑکا اس کے تھن سے دودھ پی لے تو اسے اسکی رضا قرار نہ دیں گے اور خریدار کو اسکے لوٹانے کا حق حاصل ہوگا چاہے وہ لڑکے کو اس کا دودھ تھن سے پلائے۔ اگر خریدار اس کے دودھ کو دوہ کر خود پی لے۔ یا اپنے بیٹے کو پلائے درآنحالیکہ وہ اسکے عیب سے آگاہ ہو چکا تھا تو اسے عیب پر رضا قرار دیں گے۔ (فتاوی قاضی خاں)

کوئی شخص بکری خریدنے کے بعد اس کے بال کاٹ لے پھر اسے اس کے اندر کوئی عیب نظر آئے۔ لہذا اگر بالوں کے کاٹنے کی وجہ سے اس میں کوئی نقص پیدا نہ ہوا ہو تو اسکو لوٹانے کا حق ہوگا۔ امام محمد رح فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک بال کاٹنے کی وجہ سے کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا۔ «منتقی» کے اندر دوسری جگہ ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص عیب سے آگاہ ہونے کے بعد بکری بالوں کو کاٹ لے تو اسے رضامندی قرار دیں گے[1]۔ اور اگر اس کی کوئی رگ لے[2] تو اسے رضامندی قرار نہ دیں گے۔ (محیط)

شیخ رح سے پوچھا گیا کہ کوئی شخص ایک انگور کا باغ خریدے، اور باغ اسی کے پاس رہتے ہوئے

---

[1] یعنی اس کی رضامندی قرار دیں گے اور اسے واپس کرنے کا حق نہ ہوگا ۱۲

[2] یعنی رگ کے ذریعہ کچھ خون نکال کر بغرض علاج دے ۱۲

پھلدار ہو اور وہ پھلوں کو توڑ کر زمین پر رکھے۔ اس کے بعد باغ میں کوئی ایسا عیب پائے کہ جس سے وہ اس سے قبل آگاہ نہ تھا۔ لہذا اگر ان پھلوں کے توڑنے کے باعث اس باغ میں کوئی نقص پیدا نہ ہوا ہو تو اسکو لوٹانے کا حق ہوگا۔ (فصول عمادیہ) کوئی شخص ایک باندی اس شرط کے ساتھ خریدے کہ وہ چنگ[1] بجانے سے آگاہ ہے تو بیع کو درست قرار دیں گے۔ لہذا اگر وہ چنگ بجانا نہ جانتی ہو تو اس صورت میں خریدار اسے لوٹا نہیں سکتا۔ فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص ایک غلام خریدے اور اس کے اندر اسے کوئی عیب نظر آئے۔ اور پھر وہ اسے زدو کوب کرے۔ لہذا اگر زدو کوب کا اثر اس پر موجود ہو تو اسے واپس کرنے کا حق نہ ہوگا اور نہ اسے یہ حق ہوگا کہ وہ نقصانِ عیب کے بقدر وصول کرلے اور اگر اس نے دو تین کوڑے یا طمانچے مارے ہوں اور ان کا کوئی اثر و نشان ظاہر نہ ہوا ہو تو اس صورت میں اسکو واپس کرنے کا حق حاصل ہوگا فصول عمادیہ

کوئی شخص ایک ایسے غلام کو خریدے جسکی آنکھ کے اندر سفیدی ہو اور وہ فروخت کنندہ سے اس سفیدی کے متعلق پوچھے تو وہ کہے کہ زدو کوب کرنے کی وجہ سے ہے دس دن میں ختم ہو جائے گی اس کے بعد دس دن گذر جائیں اور وہ سفیدی بھی ختم ہو جائے تو خریدار کو واپس کرنے کا حق و اختیار نہ ہوگا۔ (قنیہ)

علی ابن احمد رح سے کسی نے پوچھا کہ کوئی شخص ایک غلام خریدے پھر تین روز کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ یہ غلام کھانسی میں مبتلا ہے اور اس دعویٰ کے بعد غلام اس کے پاس ایک ماہ یا ایک ماہ سے زیادہ سے رہے اور وہ اس سے کام لے۔ پھر وہ اسکے کھانسی میں مبتلا ہونے کا مدعی ہو تو کیا اس عیب سے وہ اس غلام کو لوٹا سکتا ہے یا نہیں؟ ۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر عیب سے آگاہ ہونے کے بعد بھی اس سے کام لے تو رضامندی شمار کریں گے۔ (تاتارخانیہ منقول عن الیتیمہ)

کوئی شخص خرید کردہ باندی کے ساتھ ہمبستر ہو اور اسکے بعد اس کے عیب واقف ہو تو اسکو اسکے لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ البتہ بقدر نقصان وصول کرسکتا ہے چاہے وہ باندی کنواری (باکرہ) ہو یا غیر کنواری (تنبیہ) البتہ اگر فروخت کنندہ اسے اسی طریقہ سے قبول کرلینے پر رضامند ہو تو خریدار کا بقدر نقصانِ عیب تاوان نہ دینا بھی درست ہے اسی طریقہ سے اگر اس باندی کا شہوت بوسہ لیلے یا اسے شہوت کے ساتھ چھولے تو یہ فعل عیب کے اوپر رضامندی شمار ہوگا۔ اور اسے نہ لوٹانے کا حق ہوگا اور نہ نقصانِ عیب لینے کا۔ اگر خریدار کے علاوہ خریدار کے پاس رہتے ہوئے کوئی دوسرا شخص اس سے زنا کا ارتکاب کرے تو اسے لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ چاہے وہ باندی باکرہ (کنواری) ہو یا ثیبہ (غیر کنواری) البتہ خریدار بقدر نقصان زانی سے تاوان وصول کرلے گا۔ لیکن اگر فروخت کرنے والا اسکو اسی طریقہ سے لوٹانے پر رضامند ہو گیا ہو تو لوٹانا بھی درست ہے

[1] ایک قسم کا باجہ ۱۲

کوئی شخص شبہ کی بنا پر صحبت کرلے، حتیٰ کہ صحبت کرنے والے پر تاوان واجب ہو جائے تو خریدار کو واپس کرنے کا حق نہ ہوگا۔ خواہ فروخت کرنے والا لوٹانے پر رضامند بھی ہو۔ (محیط) کوئی شخص باندی کو خرید کر اس کا عقد نکاح کردے تو اس صورت میں اسکو واپس کرنے کا حق نہ ہوگا۔ چاہے اس کا خاوند اس کے ساتھ ہمبستری کرچکا ہو یا نہ کرچکا ہو۔ اور چاہے فروخت کرنے والا اس کے واپس لینے پر رضامند ہو یا رضامند نہ ہو (مضمرات)

محیط سرخسی میں موجود ہے کہ بقدر نقصان عیب لینے کا حق ہوگا کوئی شخص فروخت کرنے والے کے پاس رہنے کے زمانہ میں اس باندی کا خاوند ہو اور وہ خریدار کے پاس باندی سے ہمبستری کرے لہذا اگر وہ باندی شیبہ ہو اور صحبت سے اس میں کوئی نقص پیدا ہوا ہو تو فروخت کنندہ کی رضا کے بغیر فروخت کرنے والے پاس لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اور اگر اس کے اندر نقص نہ پیدا ہوا ہو تو واپس کرنے کا حق ہوگا۔ یہ حکم جو ہم شیبہ کا بیان کرچکے اس صورت میں ہے کہ اس باندی کے خاوند فروخت کرنے والے کے پاس رہتے ہوئے ایک مرتبہ ہمبستری کی ہو پھر خریدار کے پاس ہمبستری کی ہو۔ البتہ اگر اس نے فروخت کرنے والے کے پاس رہتے ہوئے ہمبستری نہ کی ہو اور محض خریدار کے پاس رہنے کے زمانہ میں ہمبستر ہوا ہو تو کتاب الاصل کے اندر اس کا حکم ذکر نہیں کیا گیا۔ اور فقہاء کی رائیں اس بارے میں مختلف ہیں۔ درست قول کے مطابق اسکو واپس کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ (مضمرات منقول عن النصاب)

باندی کے باکرہ (کنواری) ہونے کی صورت میں اسکو واپس کرنے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ البتہ بقدر نقصان تاوان لے گا۔ اگر فروخت کرنے والا کہے کہ میں اسے اسی طرح لینے پر رضامند ہوں تو اسے اس کا حق واختیار ہے (محیط سرخسی) کوئی شخص ایک لکڑی کنڈی بنانے کی خاطر خریدے اور بیع کے اندر اس کی شرط کرلے۔ پھر اسے بوقت شب کاٹے اور یہ اعتراف کرے کہ اس کے اندر کوئی عیب نہیں۔ اس کے بعد شرط کے بغیر اس کا دوبارہ عقد بیع کرے اور اسے دن میں دیکھے تو اس کے اندر عیب پائے۔ اس صورت میں اسکو واپس کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص دوغلا گھوڑا خرید کر اسے خصی کردے۔ اس کے بعد اس کے عیب سے آگاہ ہو تو اسے لوٹانے کا حق ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ خصی کرنے کے باعث اس کے اندر کوئی نقص نہ آیا ہو۔ فتاویٰ اہل سمرقند کے اندر اسی طریقہ سے لکھا ہے۔ امام ظہیر الدین مرغینانی رح اس کے برعکس فتویٰ دیتے تھے (ظہیریہ) کوئی شخص ایک کپڑا خریدے اور وہ اتنا چھوٹا ہو کہ اسکے کاٹنے اور تراش کا حساب صحیح نہ بیٹھتا ہو۔ اس بنا پر خریدار اسے لوٹانا چاہے۔ اور فروخت کنندہ کہے کہ اسے درزی کو دکھلادے اگر وہ اسے صحیح طور پر تراش سکے تو فبہا ورنہ مجھے لوٹادینا۔ پھر خریدار درزی کو دکھلائے تو وہ اتنا تنگ ہو کہ صحیح طریقہ سے تراشا نہ جاسکے تو خریدار کو اسکے لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ (سراج الوہاج) ٹوپی اور موزہ کا بھی مذکورہ حکم ہوگا۔ (ینابیع)

اسی طریقہ سے اگر کھوٹے دراہم ادا کرکے اس سے کہے کہ انھیں خرچ کر اگر یہ چل جائیں تو فبہا ورنہ مجھے لوٹا دینا اور اس شرط کے ساتھ کھوٹے دراہم لیلے پھر وہ اس کے پاس نہ چلیں تو استحساناً اسے ان کے لوٹانے کا حق ہوگا۔ (ظہیریہ منقول عن النوازل من کتاب الصلح)

اگر خریدار خرید کردہ شے کو عیب دار دیکھے اور فروخت کرنے والا اس سے کہے کہ تو اسے بیچ دے اگر کوئی اسے خریدے تو فبہا ورنہ یہ مجھکو لوٹا دینا اور خریدار اسکو بیع کے لئے پیش کرے اور اسے کوئی شخص نہ خریدے تو اس صورت میں اس کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ (فتاویٰ صغریٰ) کوئی شخص ایک غلام خریدے اور پھر فروخت کنندہ سے اقالۂ بیع (بیع کی گئی شے کی واپسی) چاہے اور فروخت کنندہ اس پر آمادہ نہ ہو تو شیخ رح فرماتے ہیں کہ اسے بیع کیلئے پیش کرنا قرار نہ دیں گے۔ اور خریدار کو اس کے لوٹانے کا حق حاصل ہوگا (ظہیریہ)

کوئی شخص ایک کپڑا لے کر اسے کٹوالے اور سلوانے سے قبل ہی اسکے اندر کوئی عیب نظر آیا تو اس صورت میں لوٹانے کا حق نہ ہوگا[1]۔ لہذا اگر فروخت کنندہ یہ کہے کہ میں اسے اسی حالت میں لوٹائے لیتا ہوں تو اسے اس کا حق ہوگا۔ اور اگر خریدار فروخت کردے تو اس کے لوٹانے کے حق کے باطل و کالعدم ہونیکا حکم کیا جائے گا اور نقصانِ عیب کے بدلہ کچھ واپس کرنے کا حق نہ ہوگا چاہے وہ اس عیب سے آگاہ ہو یا نہ ہو اور اگر خریدار اسکو سلوائے پھر اس میں وہ پہلا عیب نظر آئے تو بقدر نقصان عیب اسے لینے کا حق ہوگا۔ لہذا اگر فروخت کنندہ کہے کہ میں اسے اسی طرح لیتا ہوں تو اس صورت میں اسے یہ حق حاصل نہ ہوگا۔ (جامع صغیر)

ستو کا بھی مذکورہ بالا حکم ہوگا۔ جبکہ ستو گھی یا شہد کے ساتھ مخلوط کردیا گیا ہو (مضمرات) اور اگر عیب سے واقف ہونے کے بعد اسے بیع کیلئے پیش کرے۔ یا اجرت کے اوپر دے یا رہن رکھے تو اسے عیب پر راضی ہونا قرار دیں گے۔ اور نہ عیب کی بنا پر اسے لوٹانے کا حق ہوگا۔ اور نہ بقدر نقصان عیب لینے کا (ذخیرہ) قدوری کے اندر موجود ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کو خریدے اور پھر اسے اجرت کے اوپر دیدے اس کے بعد اسکے عیب سے واقف ہو تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ اجارہ ختم کرکے اس چیز کو عیب کے باعث لوٹا دے اس کے برعکس اگر اس چیز کو کسی شخص کے پاس رہن رکھ دے تو پھر یہ حکم نہ ہوگا (اور لوٹانے کا حق ہوگا[2]) (ظہیریہ)

اگر عیب سے آگاہ ہونے کے بعد خرید کردہ شے کسی شخص کو ہبہ کردے مگر اسکے حوالہ نہ کرے تو اس صورت میں وہ فروخت کنندہ کو نہیں لوٹا سکتا۔ اور اگر عیب پر واقف ہونے سے قبل بیع کیلئے پیش کرے یا حوالہ کئے بغیر ہبہ کردے تو اسے عیب پر راضی ہونا شمار نہ ہوگا۔ (ذخیرہ)

کوئی شخص ایک غلام خریدے اور اس کے اوپر قابض ہوکر کسی کو ہبہ کرے اور اسکے حوالہ بھی کردے

---

[1] البتہ بقدر نقصان تاوان وصول کرسکتا ہے ۱۲ [2] اور لوٹانے کا حق ساقط نہ ہوگا ۱۲

اس کے بعد قاضی کے حکم کے بغیر اپنے ہبہ سے شروع کرلے پھر کسی ایسے عیب سے آگاہ ہو جو کہ غلام کی خریداری کے وقت بھی موجود ہو تو امام اعظمؒ اور امام ابو یوسفؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کو واپس کرنے کا حق نہ ہوگا۔ امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اس کو لوٹانے کا حق ہوگا (فتاوی قاضی خان)

یہ بات واضح رہے کہ خرید کردہ شے کے اندر اضافہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) متصلہ (اس سے ملا ہوا)...... (۲) منفصلہ (اس سے الگ) اضافہ۔ پھر متصلہ دو قسموں پر مشتمل ہے (۱) وہ جو خرید کردہ شے سے پیدا نہ ہو۔ مثلاً رنگ وغیرہ جو اسی کے رنگ کے مانند ہوں اس طرح کے اضافہ کی بنا پر متفقہ طور پر عیب کے باعث لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ چاہے فروخت کنندہ اسی طریقہ سے لوٹانے کو کہے یا نہ کہے (۲) خرید کردہ شے سے پیدا ہونے والا اضافہ مثلاً خوبصورتی کا بڑھنا یا موٹا یا آنکھ کا صاف وشفاف ہونا۔ اس طرح کے اضافہ سے روایت کے ظاہر کے مطابق عیب کے باعث لوٹانے کا حق ہوگا (ظہیریہ) اسی قول کو صحیح قرار دیا گیا ہے (فتاویٰ قاضی خاں)

لہٰذا اگر خریدار لوٹانے پر آمادہ نہ ہو اور بقدر نقصان عیب لینے کا ارادہ ہو اور فروخت کنندہ کہے کہ میں تجھے بقدر نقصانِ عیب نہ دوں گا البتہ تو مجھے خرید کردہ شے لوٹا دے اور میں تجھے پوری قیمت لوٹا دوں گا تو امام ابو حنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح فرماتے ہیں کہ اسے یہ حق حاصل نہ ہوگا۔ امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اسے یہ حق حاصل ہوگا۔ (ظہیریہ) زیادتی منفصلہ کی دو قسمیں ہیں (۱) جو خرید کردہ شے سے پیدا ہو مثلاً درخت پھلدار ہو جائے یا باندی کے بچہ ہو جائے اور اسی طرح دوسری اس سے ملتی جلتی چیزیں مثلاً تاوان اور جرمانہ تو ایسے اضافہ کے باعث عیب کی بنا پر لوٹانے اور فسخ کرنے کا کسی بھی سبب فسخ کی وجہ سے ہمارے نزدیک حق نہ ہوگا۔ (۲) وہ جو خرید کردہ شے سے پیدا نہ ہو مثلاً کرایہ اور کمائی وغیرہ اس صورت میں اگر عیب کی بنا پر لوٹایا جائے یا اسباب فسخ میں سے کسی سبب کے پائے جانے کی بنا پر فسخ کریں تو اس کی ممانعت نہ ہوگی اور فسخ و لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ فسخ کی تدبیر یہ ہے کہ اضافہ کو چھوڑ کر محض اصل مبیع کے عقدِ بیع کو فسخ کر دے، اس صورت میں اضافہ شدہ خریدار کو بلا کسی معاوضہ کے دینے کا حکم ہوگا۔ (محیط) یہ حکم اس شکل میں ہے کہ اضافہ خریدار کے پاس موجود بھی ہو اگر وہ ضائع ہو جائے اور وہ کسی آسمانی مصیبت و آفت کے باعث ضائع ہو تو خریدار کو یہ حق ہے کہ اصل مبیع کے عیب کی بنا پر لوٹا دے اور اضافہ ہونا نہ ہونے کے حکم میں ہوگا اور اگر خریدار کسی فعل کی بنا پر ضائع ہو تو فروخت کنندہ کو یہ حق حاصل ہے کہ چاہے قبول کرکے پوری قیمت لوٹا دے اور چاہے نامنظور کر دے اور عیب دار ہونے کے باعث لوٹا دے۔ اگر یہ چیز کسی اور شخص کے فعل کے باعث ضائع ہو تو خریدار کو اسکے لوٹانے کا حق نہیں البتہ بقدر نقصان عیب تاوان وصول کر سکتا ہے (بدائع)۔

یہ سارا ذکر کردہ حکم اس شکل میں ہے کہ خرید کردہ شے پر قابض ہونے کے بعد اضافہ ہوا ہو اور اگر قابض ہونے سے قبل اضافہ ہوا ہو اور وہ اضافہ متصل و خرید کردہ شے سے پیدا ہونے والا ہو تو ایسے اضافہ کے باعث لوٹانے کا حق و اختیار نہ رہے گا۔ اور اگر مبیع سے پیدا نہ ہونے والا اضافہ ہو

یعنی منفصلہ ہو تو خریدار کو اس کے باعث قابض قرار دیں گے۔ اور یہ ایسا ہوگا کہ گویا اضافہ قابض ہونے کے بعد ظاہر ہوا۔ اس صورت میں خریدار کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ البتہ بقدر نقصان عیب لینا درست ہوگا۔ اگر اضافہ ایسا منفصلہ ہو کہ جو مبیع سے پیدا و ظاہر ہوا ہو۔ مثلاً بچہ اور بکری یا بھیڑے کے بال یا پھل یا دودھ یا تاوان و جرمانہ تو ایسے اضافہ کی وجہ سے لوٹانے کا حق سوخت نہ ہوگا۔ لہذا اگر چاہے تو مبیع اور اضافہ دونوں کو لوٹا دے اور خواہ دونوں پوری قیمت میں لیلے (سراج الوہاج)

اگر خریدار خرید کردہ شے میں کوئی عیب نہ پائے مگر اضافہ میں عیب موجود ہو تو اس صورت میں اس کو لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ البتہ اگر قابض ہونے سے قبل اس اضافہ کے باعث خرید کردہ شے میں کوئی نقصان واقع ہو تو مبیع میں نقصان پیدا ہو جانے کے باعث اسکو لوٹانے کا حق واختیار حاصل ہوگا۔ (شرح طحاوی) خریدار اصل مبیع اور اضافہ دونوں کے اوپر قابض ہو جائے۔ اسکے بعد مبیع کے اندر اسے کوئی عیب نظر آئے تو اسے اس کی قیمت کے حساب سے لوٹا دے۔ کیونکہ اضافہ کے لئے بھی قابض ہونیکے بعد قیمت میں سے حصہ ہو گیا۔ اور اگر اضافہ میں کوئی عیب نظر آئے تو اسے بھی اس کی قیمت کے حصہ کے اعتبار سے لوٹانے کا حق ہوگا۔ (قنیہ)

اگر اضافہ منفصلہ ہو اور خرید کردہ شے سے پیدا نہ ہوا ہو بلکہ الگ ہو مثلاً خرید کردہ (مبیع) کی کمائی یا اسے کچھ ہبہ کیا جائے تو اس طرح کا اضافہ خریدار کو مبیع کے لوٹانے میں مانع نہ بنے گا۔ اور اسے لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ اور لوٹاتے وقت امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں۔ اضافہ خریدار کیلئے ہوگا۔ مگر اس کیلئے حلال نہ ہوگا۔ امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں اضافہ فروخت کنندہ کا ہوگا اور اس کے لئے بھی (اس سے استفادہ) حلال نہ ہوگا۔ اگر خریدار عیب پر رضامند ہو کر خرید کردہ شے لے لے تو اس صورت میں متفقہ طور پر سب کے نزدیک مبیع اضافہ سمیت خریدار کی ہوگی مگر اس کے حق میں (اضافہ) حلال نہ ہونیکا حکم ہوگا۔ (سراج الوہاج)

کوئی شخص خرید کردہ شے مع اضافہ کے قابض ہو جائے۔ اور مبیع کے اندر اسے عیب نظر آئے تو امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اس صورت میں محض مبیع کو پوری قیمت کے بدلہ لوٹا دے اور امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ مع اضافہ کے اسکو لوٹا دے۔ اور اگر محض اضافہ کے اندر عیب ہو تو اسے لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اور اگر اضافہ ضائع ہو جائے اور عیب دار مبیع رہجائے تو متفقہ طور پر سب کے نزدیک اس صورت میں اسے پوری قیمت کے بدلہ لوٹانے کا حق ہوگا۔ (قنیہ)

کوئی شخص گندم خریدے اور اس میں سے کچھ غبار خریدار کے پاس اڑ جائے اور اس کی وجہ سے اس پیمانہ کے گندم کچھ کم ہو جائیں جس پیمانہ سے وہ لئے تھے تو اسے لوٹانے کا حق نہ ہوگا اسی طریقہ سے اگر ان میں رطوبت و گیلا پن ہو اور خریدار کے پاس سوکھ جائیں یا کوئی گیلی لکڑی خریدی

ہو اور وہ خریدار کے پاس سوکھ جائے تب بھی مذکورہ بالا حکم برقرار رہے گا (فتاوی قاضی خاں)
منتقی کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا غلام خریدے جو روٹی پکا سکتا ہو یا ایسا غلام خریدے جو لکھ سکتا ہو اور اس کے اوپر قابض ہو جائے اور خریدار کے پاس آکر یہ کام بھول جائے اس کے بعد خریدار کو اس کے کسی عیب کا علم ہو تو اسے واپس کرنے کا حق ہو گا۔ (ذخیرہ)
منتقی کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص دوسرے سے سوکھے چھوارے "رے" شہر میں خریدے اور پھر انھیں اٹھا کر کوفہ لیجائے۔ اس کے بعد کوفہ پہنچ کر ان کے کسی عیب کا علم ہو اور ان کو لوٹانے کا قصد کرے تو اس صورت میں امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ وہاں ان کو لوٹانے کا حق نہ ہو گا۔ تاوقتیکہ کوفہ سے لوٹا کر "رے" ہی میں نہ لے آئے۔ اور اگر اسی مسئلہ کے اندر چھواروں کی جگہ باندی بطور قرض لیجائے تو امام محمدؒ نے اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ باندی کا حکم چھوارہ کا سا نہ ہو گا۔ کیونکہ وہ فرماتے ہیں میرے نزدیک باندی کی قیمت رے اور کوفہ میں تقریباً مساوی ہے اور اس کے رے سے کوفہ یا کوفہ سے رے لیجانے میں چھواروں جیسا خرچ بھی نہیں پڑتا (ظہیریہ)
امام محمدؒ "زیادات" کے اندر فرماتے ہیں کہ کوئی شخص دوسرے سے ایک باندی خریدے، ایسی باندی کہ جس کی ایک آنکھ میں سفیدی ہو درآنحالیکہ وہ اس سے آگاہ ہو تو اسکو اسکے لوٹانے کا حق و اختیار نہ ہو گا۔ اور اگر خریدار اس کے اوپر قابض نہ ہوا ہو حتیٰ کہ قابض ہونے سے قبل وہ سفیدی صاف و زائل ہو جائے اور دوبارہ سفیدی آجائے تو باندی کے خریدار کے ذمہ لازم ہونے کا حکم ہو گا اور اسے لوٹانے کا حق نہ ہو گا۔
امام ابو یوسفؒ سے منقول و مروی ہے کہ اسے حق حاصل ہو گا۔ ظاہر الروایت میں جو کچھ ہے اس کو درست قرار دیا گیا ہے۔ کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص ایک ایسی باندی خریدے جسکے اگلے دو دانت سیاہ یا ٹوٹے ہوئے ہوں۔ درآنحالیکہ خریدار اس سے آگاہ ہو اور وہ اس پر اسوقت قابض نہ ہو جب تک کہ دانتوں کی سیاہی زائل نہ ہو جائے یا ٹوٹے ہوئے دانت جم نہ جائیں۔ اسکے بعد دوبارہ دونوں دانت سیاہ ہو جائیں یا گر جائیں تو اس صورت میں باندی کے خریدار کے ذمہ لازم ہو جانے کا حکم[1] ہو گا کیونکہ فروخت کنندہ نے جس شے کے دینے کو خود پر لازم و واجب کیا تھا اسکے حوالہ کرنے سے وہ عاجز و مجبور نہ رہا۔ اگر خریدار اس باندی کے اوپر جس کے دونوں دانت ٹوٹے ہوئے ہوں یا جس کی آنکھ کے اندر سفیدی ہو قابض ہو جائے درآنحالیکہ خریدار اس سے آگاہ ہو۔ اس کے بعد دونوں دانت جم جائیں اور سفیدی زائل ہو جائے۔ اس کے پھر دانت گر جائیں یا سفیدی آجائے اس کے بعد فروخت کنندہ کے پاس جو عیب اس میں تھا اس کے علاوہ کوئی عیب پایا جائے تو اس کو اس عیب کے باعث لوٹانے کا حق ہو گا۔ اگر سفیدی جس آنکھ تھی وہ زائل ہو گئی

[1] یعنی خریدار کو واپس کرنے کا حق نہ رہے گا ۱۲

اور دوبارہ اس آنکھ میں سفیدی پیدا نہیں ہوئی مگر دوسری آنکھ میں سفیدی آگئی تو اس صورت میں خریدار کو کسی عیب کی وجہ سے کسی وقت بھی لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اگر دوسری آنکھ کے اندر سفیدی پیدا نہیں ہوئی مگر جس آنکھ کی سفیدی زائل ہوگئی تھی اس میں خریدار کے فعل کی بنا پر از سر نو سفیدی آگئی۔ مثلاً خریدار کے اس کی آنکھ پر ضرب کی وجہ سے سفیدی آگئی۔ اس کے بعد خریدار کو اس میں کوئی ایسا عیب نظر آیا جو فروخت کنندہ کے پاس تھا۔ اس صورت میں اسکو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ البتہ اگر فروخت کنندہ کہے کہ میں اسے اسی طرح لیتا ہوں۔ اور پوری قیمت تجھے عطا کرتا ہوں۔ تو خریدار کو حق ہے کہ اسے لوٹا دے۔ اس کے برعکس اگر خریدار کے پاس رہتے ہوئے کسی اور شخص کی ضرب کے باعث باندی کی آنکھ میں سفیدی آجائے تو اس شکل میں خریدار کو اسکے عیب کے باعث لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ خواہ فروخت کنندہ اس کو واپس لینے پر رضامند ہی کیوں نہ ہو۔

یہ ساری تفصیل جو ہم نے بیان کی اس صورت میں ہے جبکہ خریدار آگاہ ہوتے ہوئے اسے خریدے اور اگر اسکی ایک آنکھ سفیدی کے علم کے بغیر ناواقفیت میں خرید کر اس پر قابض ہو جائے، اسکے بعد اسے پتہ چلے تو اسکو لوٹانے کا حق ہوگا۔ لہٰذا اگر وہ واپس نہ کرے حتیٰ کہ سفیدی زائل و ختم ہو جائے تو پھر اسکو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اگرچہ عیب سے ناواقفیت کی صورت میں اسے بے عیب لینے کا حق تھا اور اگر دوبارہ سفیدی آگئی ہو تب بھی اس کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اور اگر اس کے اندر کوئی اور عیب پایا جائے تو لوٹانے کا حق ہوگا (محیط)

کوئی شخص ایک ایسی باندی خریدے جسکی ایک آنکھ کے اندر سفیدی ہو درآنحالیکہ خریدار اس بات سے آگاہ نہ ہو اور وہ اسکے اوپر قابض بھی نہ ہوا ہو حتیٰ کہ اس کی آنکھ کی سفیدی زائل ہو جائے۔ اس کے بعد دوبارہ اسکی آنکھ میں سفیدی آجائے پھر خریدار اس عیب سے واقف ہو تو اسکو لوٹانے کا حق ہوگا۔ اور اگر اسکے اوپر قابض ہو جائے اور اس کی ایک آنکھ کے اندر سفیدی ہو اور خریدار اس سے ناواقف ہو حتیٰ کہ سفیدی زائل ہو جائے اور پھر دوبارہ سفیدی آجائے تو اسے لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

فتاویٰ فضلاء کے اندر ہے کہ کوئی شخص ایک باندی خریدے درآنحالیکہ باندی کی ایک آنکھ میں سفیدی ہو۔ پھر سفیدی زائل ہو جائے۔ اس کے بعد دوبارہ آنکھ میں سفیدی آجائے اور خریدار اسکے اوپر قبضہ کرلے۔ درآنحالیکہ وہ اس بات سے آگاہ نہ ہو اس کے بعد اسکو پتہ چلے تو اسے لوٹانے کا حق حاصل ہوگا (محیط) اسی طریقہ سے اگر کوئی شخص ایک باندی خریدے درآنحالیکہ اس کے اگلے دونوں دانت سیاہ یا ٹوٹے ہوئے ہوں۔ درآنحالیکہ خریدار کا علم میں یہ بات نہ تھی اور وہ اسکے اوپر قابض ہونے کے بعد اس سے آگاہ ہوا۔ اس کے دانتوں کی سیاہی زائل ہو گئی یا دانت جم گئے تو اسکو لوٹانے کا حق نہ ہوگا اسی طریقہ سے دانت جم جانے کے بعد دوبارہ گر جائیں یا سیاہی زائل ہو جانے کے بعد از سر نو سیاہی

آجائے تب بھی اسکو واپس کرنے کا حق نہ ہوگا۔ البتہ اگر اس کے علاوہ کوئی اور عیب اس میں دیکھے تو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا (محیط)، ذبح شدہ پرندے کے اگر خریدار نے پر اکھاڑ دئے تو عیب پیدا ہوجانے کے باعث اسکو واپس کرنے کا حق نہ رہے گا۔ (قنیہ)

وفتاویٰ ابواللیث کے اندر ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار غلام خریدے، اسکے بعد اس کا مرض خریدار کے پاس رہتے ہوئے بڑھ جائے تو فروخت کنندہ بقدر نقصان عیب وصول کرسکتا ہے مگر اسکو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ (ظہیریہ) کوئی شخص ایسا غلام خریدے جو فروخت کرنے والے کے پاس بخار میں مبتلا ہوا اور اسکو دوسرے یا تیسرے روز بخار آیا کرتا ہو مگر خریدار اس بات سے واقف نہ ہو۔ اس کے بعد وہ خریدار کے پاس آئے تو مسلسل بخار میں مبتلا رہنے لگے۔ اس کے متعلق منتقیٰ کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ خریدار کو اس کے لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ اگر خریدار کے پاس رہتے ہوئے یہ غلام اسی بخار کی بیماری کے باعث صاحب فراش ہی ہوجائے تو اسے بخار کے علاوہ دوسرا عیب قرار دیں گے اور اس کی وجہ سے خریدار کو فروخت کنندہ سے بقدر نقصان عیب (تاوان) لینے کا حق ہوگا۔ البتہ واپس کرنے کا حق نہ ہوگا۔

اسی طریقہ سے اگر غلام کے کوئی زخم ہو اور وہ پھوٹ کر بہہ نکلے یا چیچک ہو اور وہ پھوٹ جائے تو لوٹانے کا حق ہوگا۔ اگر غلام کے کوئی زخم موجود ہو اور زخم کے باعث خریدار کے پاس رہتے ہوئے اس کا ایک ہاتھ ضائع ہوجائے۔ یا اس کے سر یا چہرہ پر زخم ہو۔ اس کے بعد خریدار کے پاس رہتے ہوئے اس کا زخم دماغ تک (کھوپڑی ہڈی تک) پہونچ گیا ہو تو خریدار کو واپس کرنے کا حق نہ ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں) اگر غلام فروخت کرنے والے کے پاس باری کے بخار میں مبتلا ہو اور پھر وہ زائل ہوجائے اس کے بعد خریدار کے پاس آکر پھر آنے لگے۔ لہذا اگر یہ دوسری مرتبہ بھی باری کے بخار میں مبتلا ہوا ہو تو اتحاد سبب کے باعث خریدار کو اس کے لوٹانے کا حق ہوگا۔ اور اگر دوسری مرتبہ چوتھے روز آنے والا بخار آیا ہو تو سبب مختلف ہونے کی وجہ سے اس کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر کوئی شخص غلام خریدے اور خریدار کے پاس رہتے ہوئے یہ کسی مرض میں مبتلا ہو تو اس کا حکم مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق ہوگا اور اسی سے اسطرح کے مسائل مستنبط ہوسکتے ہیں اور ان کا حکم معلوم ہوسکتا ہے (مختار الفتاویٰ)

کوئی شخص غلام خرید کر اس کے اوپر قابض ہوجائے۔ اور خریدار کے پاس وہ بخار میں مبتلا ہو اور فروخت کنندہ کے پاس بھی وہ بخار میں مبتلا رہتا تھا تو شیخ ابن الفضل رح فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ کے بارے میں ہمارے اصحاب احناف کا حکم اس طریقہ سے منقول و محفوظ ہے کہ اگر غلام اسی عرصہ میں بخار میں مبتلا ہوا جبکہ خریدار فروخت کنندہ کے پاس آرہا تھا تو اس صورت میں خریدار کو واپس کرنے کا حق ہوگا۔ اور اگر اس کے علاوہ دوسرے وقت میں آیا ہو اور بخار میں مبتلا ہوا ہو تو خریدار کو لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ (نہر الفائق)

اگر مبیع (غلام وغیرہ) زخم کا نشان موجود ہو اور وہ پھر زخم ظاہر ہوجائے درآنحالیکہ اس کے زخم بن جانے سے آگاہ نہ ہو اور جراح (ڈاکٹر) بتلائیں کہ پرانے سبب (وجہ) کے اس کا زخم ہرا ہوا ہے تو

تو اس صورت میں خریدار کو بقدر نقصان وصول کرنے کا حق ہوگا مگر واپس کرنے کا حق حاصل نہ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (قنیہ) کوئی شخص باندی خرید کر اس کے اوپر قابض ہو جائے اور اس کے عیب کے سلسلہ میں فروخت کنندہ سے نزاع کرے اس کے بعد کچھ دن نزاع ترک کئے رکھے اور پھر کچھ روز بعد فروخت کرنے والے سے نزاع کرنے لگے اور فروخت کرنے والا کہے کہ تونے یہ عیب سے آگاہ ہونیکے بعد اتنے عرصہ تک کیوں اسکو اپنے پاس روکے رکھا۔ خریدار کہے کہ میرا اسے روکنا اس توقع پر تھا کہ شاید اس کا عیب زائل ہو جائے تو امام محمدؒ ابن الفضل فرماتے ہیں کہ اس وجہ سے عیب کے سلسلہ میں نزاع ترک کر دینا رضامندی میں شمار نہ ہوگا اور خریدار کو اسکے لوٹانے کا حق باقی رہے گا۔

اسی طریقہ سے اگر لوٹانے کا ارادہ کرے اور اسے فروخت کرنے والے کا پتہ نہ مل سکے اور وہ اسے کھلائے اور کچھ دن روکے رکھے اور اس درمیان میں اس کے ساتھ کوئی اس طرح کا تصرف نہ کرے جو اس خریدار کی عقد بیع پر راضی ہو جانے کی نشان دہی کرے۔ اسکے بعد اسے فروخت کنندہ کا پتہ مل جائے تو اسے واپس کرنے کا حق ہوگا۔ فقیہ ابواللیثؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دور کے فقہاء کو اسی مذہب و مسلک پر عمل پیرا پایا ہے۔ (فصول عمادیہ)

"منتقی" کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی شخص کسی سے ایک غلام خریدے، اس کے بعد خریدار کسی کو اس کے بیچ دینے کا حکم کرے پھر اس کے بعد خریدار کو اس کے اندر کوئی عیب نظر آئے تو شیخ رح فرماتے ہیں کہ اگر وکیل مؤکل کی موجودگی میں اسے بیچ دے اور مؤکل وکیل سے اس پر کچھ نہ کہے تو اسکو مؤکل کی رضامندی قرار دینے کا حکم ہوگا۔ حتیٰ کہ اگر بیع مکمل نہ ہو تو خریدار کو وہ غلام اس عیب کی بنا پر فروخت کنندہ کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر وکیل اسے بتائے کہ میں ابھی اسے بیچنے کیلئے جارہا ہوں اور خریدار اسے اس سے نہ روکے تو اسکو بھی رضامندی قرار دینے کا حکم کیا جائے گا۔ اسی طریقہ سے اگر خریدار مؤکل کو کوئی یہ اطلاع دے کہ تیرے وکیل نے اسکی قیمت طے کر دی ہے۔ اور وہ اسے فروخت کرنا چاہ رہا ہے اور مؤکل وکیل کو اس بات سے نہ روکے تب بھی اسے مؤکل کی رضامندی شمار کریں گے۔ (محیط)

اور کوئی شخص لومڑی یا سنجاب کی کھالیں خرید کر انھیں دباغت (رنگنے) کیلئے بھگوئے اور اسو قت ان میں کسی عیب کا پتہ چلے تو فروخت کنندہ سے بقدر نقصان تاوان لیلے۔ مثلاً ابریشم خرید کر اسے بھگوئے اور نقصان دہ عیب نظر آئے تو اس کو بقدر نقصان تاوان لینے کا حکم کیا جائے گا۔ (قنیہ) کوئی شخص ایسی زمین خریدے کہ اس پر خراج نہ ہو اور اس کے اندر کوئی عیب نظر آئے اس کے بعد اس زمین پر خراج مقرر کر دیا جائے تو خریدار کو اسکے لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص غلام خرید کر اس پر قابض ہو جائے اس کے بعد خیار عیب، خیار شرط یا خیار رویت کے باعث فروخت کرنے والا اسکو لوٹا دے۔ اس کے بعد اس کی ایک آنکھ خریدار کے پاس رہتے ہوئے ضائع ہو جائے تو خریدار پر اس کے نصف ثمن کا ضمان لازم آئے گا۔ اور اگر اس کی دونوں آنکھیں تلف ہو جائیں

تو خریدار پر نقصان کا ضمان لازم ہوگا - اور فروخت کنندہ کو خیار رد حاصل نہ ہوگا - اگر کوئی شخص دار (بہت سے کمروں والا بڑا مکان) خریدے اس کے بعد اس میں سے کچھ بیچ دے - اسکے بعد اسکے اندر اسے عیب نظر آئے تو امام ابو حنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح فرماتے ہیں کہ.... نہ کچھ لینے کا حق ہوگا اور نہ واپس کرنے کا - (فتاویٰ قاضی)

کوئی شخص انگور کے باغ کو خرید کر اس کے پھل کھائے اس کے بعد اس کے عیب سے آگاہ ہو تو خریدار کو یہ حق نہ ہوگا کہ وہ باغ فروخت کرنے کو لوٹا دے - خواہ فروخت کرنے والا لینے پر رضامند بھی کیوں نہ ہو (محیط) اگر پہلے انگور (یا اور کوئی پھل) خرید کر انھیں دھوپ میں رکھ دے اور پھر اسکے اندر عیب نظر آئے تو اس کو واپس کرنے کا حق ہوگا - (قنیہ) کوئی شخص ایک بسولہ خرید کر اسے آگ میں تپائے پھر اس کے عیب پر آگاہ ہو تو اسکو واپس کرنے کا حق نہ ہوگا - اور اگر سونا خرید کر اسے آگ کے اندر ڈالے ، اس کے بعد اس کے عیب سے آگاہ ہو تو اسکو لوٹانے کا حق ہوگا (ذخیرہ وخلاصہ) کوئی شخص بڑھیوں کے ہتھیار بنانے کی خاطر خریدے اور تجربہ کی خاطر اسے لوہار کی بھٹی میں ڈالے اور اسے اسکے اندر کچھ عیب نظر آئے اور وہ لوہا اس قابل نہ ہو کہ اس کے ذریعہ ہتھیار بن سکیں تو بقدر نقصان عیب تاوان وصول کرنے کا حق ہوگا - مگر خریدار کو لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا - (قنیہ)

کوئی شخص آرہ خرید کر اسے تیز کرائے ، اس کے بعد اس کے عیب سے آگاہ ہو تو فروخت کنندہ کی رضا کے بغیر اسے لوٹانے کا حق نہ ہوگا - (صغریٰ) کوئی شخص ایک چھری خرید کر اسے تیز کر دے پھر اس کے اندر عیب نظر آئے - لہٰذا اگر اسے سوہان[1] کے ذریعہ تیز کیا ہو تو کیونکہ اس کے اندر کمی آگئی اس لئے واپس کرنے کا حق حاصل نہ ہوگا - اور اگر پتھر پر رگڑ کر تیز کی ہو تو واپس کرنے کا حق واختیار حاصل ہوگا - (فصول عمادیہ)

کوئی شخص پتھر کی نئی ہانڈی خریدے اور فروخت کرنے والا کہے کہ اسمیں کچھ پکا کر دیکھ لو اگر اس وقت اس میں کوئی عیب نظر آیا ہو تو میں لوٹا لوں گا اور تیری قیمت تجھے واپس کر دوں گا - پھر خریدار اس میں کچھ پکائے اور اسے اس کے اندر کوئی عیب دکھائی دے تو اس صورت میں تاوقتیکہ فروخت کنندہ واپسی پر رضامند نہ ہو خریدار کو واپس کرنے کا حق نہ ہوگا - البتہ خریدار کو بقدر نقصان و عیب تاوان وصول کرنے کا حق ہوگا - اور اگر عیب سے آگاہ ہو مگر اس عیب کے پرانے ہونے کا پتہ نہ چلے اور وہ اس کے اندر مالکانہ تصرف کرے - اس کے بعد عیب کے قدیمی ہونے کا علم ہو تو واپس کرنے کا حق حاصل نہ ہوگا - (قنیہ)

کوئی شخص غلام خریدے اور اس کے خون قصاصاً یا مرتد ہو جانے یا راہزنی کے باعث کسی کو قتل کر دینے کی وجہ سے مباح وحلال ہونے کا علم ہو اور اسی بنا پر وہ خریدار کے پاس رہتے ہوئے

---

[1] دھار رکھنے اور تیز کرنے کا آلہ ۱۲

موت کے گھاٹ اتار دیا جائے تو امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ خریدار فروخت کنندہ سے اپنی پوری قیمت واپس لے گا۔ امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اسے پوری قیمت واپس لینے کا حق نہ ہوگا۔ البتہ بقدر نقصان عیب لینے کا حقدار ہوگا۔ لہذا اس کی قیمت کا اندازہ لگایا جائے کہ اس جرم کے ساتھ اس کی کیا قیمت ہوگی۔ اور اس جرم کے بغیر کیا ہونی چاہیئے۔ پھر جتنا فرق ان دونوں قیمتوں کے درمیان ہو اس کے بغیر فروخت کنندہ سے واپس لیلے۔ کوئی شخص ایسا غلام خریدے جو چوری کا ارتکاب کرچکا ہو درانحالیکہ خریدار کو اس کا علم نہ ہو اور پھر خریدار کے پاس رہتے ہوئے چوری کی پاداش میں اسکا ہاتھ کاٹ دیا جائے تو امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ خریدار کو یہ حق ہے کہ اسے لوٹا کر اپنی پوری قیمت واپس لیلے۔ امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اسے واپس کرنیکا حق نہ ہوگا۔ البتہ بقدر نقصان عیب (تاوان) وصول کرسکتا ہے۔ لہذا اس غلام کی قیمت قصوروار اور مجرم ہونے کی اور غیر مجرم ہونے کی قیمت کا اندازہ کیا جائے گا۔ اور دونوں کی قیمتوں کے اندر جس قدر فرق ہوگا وہ فروخت کنندہ واپس لے لیگا۔ اور اگر فروخت کرنے والے کے پاس رہتے ہوئے غلام سے چوری سرزد ہوئی ہو۔ پھر خریدار کے پاس آکر اس نے چوری کا ارتکاب کیا اور دونوں چوریوں کے باعث اسے شرعی سزا ملی تو امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں جیسا مذکور ہوا خریدار کو بقدر نقصان عیب واپس لینے کا حق ہوگا۔

امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ فروخت کنندہ کی رضامندی کے بغیر واپس کرنے کا حق حاصل نہ ہوگا اسلئے کہ اس کے اندر ایک نیا عیب رونما ہوا۔ اور چوتھائی قیمت کے واپس لینے کا حق ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ آدمی کا ہاتھ اس کے نصف کے مساوی ہے اور وہ ہاتھ دو جرم سرزد ہونے کے باعث ضائع ہوا۔ تو ایک کیلئے چوتھائی کا وجوب ہوگا۔ اگر فروخت کنندہ اسے موت کے گھاٹ اتار دے تو خریدار فروخت کنندہ سے تین چوتھائی قیمت واپس لے لیگا۔ اگر غلام چند مرتبہ بیچا جائے اور ایک کے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ میں پہونچتا رہے پھر اس شکل میں آخری خریدار کے پاس پہونچ کر اس کے ہاتھ کو قطع کیا جائے یا اس کو قتل کردیا جائے۔

تو امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ استحقاق کے مسئلہ کی مانند سارے فروخت کرنے والے باہم ایک دوسرے سے قیمت واپس لیں گے۔ امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں اس کا حکم عیب کا سا ہوگا لہذا آخر کے خریدار کو اپنے فروخت کرنے والے سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ یہ حکم اس شکل میں ہے جبکہ خریدار کو اس کی اطلاع نہ ہو اور اگر وہ آگاہ ہو تو امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ کچھ لینے کا حق نہ ہوگا۔ اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک صحیح ترین روایت کی رو سے رجوع کرنے کا حق ہوگا کیونکہ امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اس اور حکم استحقاق کا سا ہوگا۔ اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک استحقاق سے واقفیت رجوع کے سلسلہ میں رکاوٹ نہیں بنے گی۔ (کافی، جامع صغیر)

لہذا اگر خریدار غلام کو مال کے بدلہ آزاد کردے اس کے بعد اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے یا اس کے ہاتھ کو قطع کردیا جائے تو امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ بقدر نقصان عیب لینے

کا حق ہوگا۔ امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ لینے کا حق نہ ہوگا۔ اور اگر مال کے بغیر حلقۂ غلامی سے آزاد کر دے تو ہمارے (احناف رح) کے نزدیک اسے رجوع کا حق حاصل ہوگا۔ (جامع صغیر) کوئی شخص ایک غلام خرید کر اس کے اوپر قابض ہو جائے، اس کے بعد اسے فروخت کرنے والے کو بیچ دے اور فروخت کنندہ کو اس کے اندر کوئی قدیمی نظر آئے تو امام ابوحنیفہ رح و امام ابو یوسف رح فرماتے ہیں کہ اسے پہلے خریدار کو لوٹا دینے کا حق حاصل ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی)

"منتقیٰ" کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی شخص دوسرے سے ایک دینار درہموں کے بدلہ خریدے اور دونوں قابض ہو جائیں۔ اس کے بعد دینار خریدنے والا یہ دینار کسی دوسرے کو بیچ دے پھر دوسرے خریدار کو اس کے اندر کوئی عیب نظر آئے اور قاضی کے حکم کے بغیر پہلے خریدار کو لوٹائے تو پہلے خریدار کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اسی عیب کے باعث اپنے فروخت کنندہ کو لوٹا دے اسی طریقہ سے اگر کوئی قرض خواہ اپنے قرض دار سے دراہم وصول کر کے ان پر قابض ہو جائے اور یہ دراہم اس شخص کو دیدے جس کا یہ خود مقروض ہو پھر یہ قرض خواہ انھیں کھوٹا پائے اور قاضی کے حکم کے بغیر اسے لوٹا دے تو اسے بھی یہ حق حاصل ہوگا کہ پہلے یعنی اپنے قرض خواہ کو لوٹا دے۔ (ظہیریہ)

منتقیٰ کے اندر ہے کہ کوئی شخص ایک غلام خریدے اور وہ غلام نابینا ہو اور خریدار فروخت کنندہ سے کہے میرا قصد یہ ہے کہ میں اسے بطور اپنے کفارہ قسم کے حلقۂ غلامی سے آزاد کر دوں لہٰذا اگر بطور کفارہ اس کا حلقۂ غلامی سے آزاد کرنا درست ہوگا تو لوں گا ورنہ لوٹا دوں گا۔ تو اس صورت میں اسے اس کو لوٹا دینے کا حق ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص ہرات کے تیار شدہ کپڑوں کی ایک گٹھڑی خریدے اور خریدار کو کپڑوں کے اندر عیب نظر آئے اور وہ محض گٹھڑی کو ضائع کر دے تو منتقیٰ کے اندر لکھا ہے کہ اس صورت میں ساری قیمت کے بدلہ کپڑوں کو لوٹانا درست ہوگا۔ شیخ رح فرماتے ہیں کہ غلام اور باندی میں اگر ان کے کپڑوں کے ضائع کرنے کے بعد عیب نظر آئے تو ان کا حکم بھی اسی طرح کا ہے کہ پوری قیمت کے بدلہ اسے لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ (فصول عمادیہ)

"منتقیٰ" کے اندر امام محمد رح سے منقول ہے کہ خریدار اگر خیارِ عیب کے اندر فروخت کنندہ سے کہے کہ اگر میں نے تجھے آج نہ لوٹایا تو اسے میرے عیب پر رضامندی شمار کرنا۔ تو اس کے اس کہنے کو باطل و کالعدم قرار دیں گے۔ اور عیب کے باعث لوٹانے کا برقرار رہے گا۔ (ذخیرہ) کوئی شخص دوسرے سے ایک دار خریدے اور اس دار میں کوئی دوسرا شخص اپنا کنبہ کا مدعی ہو اور وہ اپنے دعوے کو بذریعہ گواہان ثابت کر دے تو اسے عیب کے درجہ میں شمار کریں گے۔ لہٰذا اگر خریدار چاہے تو اس دار کو پوری قیمت کے بدلہ میں لے لے اور واپس کرنا چاہے تو لوٹا دے لہٰذا اگر خریدار اس کے اندر کوئی عمارت بنالے تو اسکو یہ حق ہوگا کہ اس عمارت کو منہدم کر دے مگر اس عمارت کی قیمت وصول کرنے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ (ظہیریہ)

اگر وہ غلام جسے آقا نے اجازت[1] تجارت دے رکھی ہو کوئی شے خرید ے اور وہ عیب دار نظر آئے درآنحالیکہ فروخت کنندہ نے اسکو قیمت معاف کر دی ہو یا اسے ہبہ کر دے اور غلام اسے قبول کرلے تو عیب کی بنا پر اسکو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اسی مسئلہ کے اندر اگر غلام کی جگہ آزاد فرض کریں اور اسے قابض ہونے کے بعد خرید کردہ شے میں کوئی عیب نظر آئے تو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اگر قابض ہونے سے قبل عیب نظر آئے تو البتہ اسے واپس کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ (ذخیرہ)

کوئی خریدار عیب سے واقف ہونے کے بعد یا اس سے قبل اس طرح اقرار کرے کہ یہ خرید کردہ شے فروخت کنندہ کے علاوہ فلاں آدمی کی ہے اور وہ شخص اس کے بیان کی تغلیط کرتے ہوئے اسے جھوٹا ثابت کرے تو اس خریدار کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ فروخت کرنے والے کو لوٹا دے۔ اور اگر خریدار عیب پر مطلع ہوتے ہوئے بھی کسی کے ہاتھ بیچ دے اور وہ دوسرا خریدار پھر اسے یہ خرید کردہ شے لوٹا دے تو یہ لوٹانا خواہ فسخ کے طور پر کیوں نہ ہو پہلے خریدار کو یہ حق حاصل نہ ہوگا کہ اپنے فروخت کنندہ کو لوٹا دے۔ (وجیز کردری)

اگر خریدار خرید کردہ شے کو بیچے پھر وہ چیز اسی کو ایسے سبب سے لوٹائی جائے جو ہر اعتبار سے فسخ ہو۔ اس کے بعد خریدار کو اس کے ایسے عیب کا علم ہو جو کہ فروخت کنندہ کے پاس رہتے ہوئے اس میں موجود تھا تو خریدار کو اس صورت میں اس کے لوٹانے کا حق ہوگا (ذخیرہ)

کوئی شخص ایک کر غیر معین گندم کے بدلہ جس کا وصف ذکر کر دیا گیا ہو خریدے اور دونوں قابض ہوجائیں۔ اس کے بعد غلام فروخت کرنے والے کو کر کے اندر کوئی عیب نظر آئے اور اس کے پاس رہتے ہوئے اس میں کوئی اور عیب پیدا ہوگیا ہو تو اسے کچھ لوٹانے کا حق نہ ہوگا اگر بوقت خریداری کر معین ہو تو کر کے اندر جتنا نقصان ہو اس کے بقدر غلام میں سے لینے کا حق ہوگا[2]۔ اور اگر کر فروخت کرنے والا اور غلام کا خریدار کر واپس لینے اور غلام کی واپسی پر رضامند ہو تو اسے یہ حق حاصل ہوگا کوئی شخص دوسرے سے ایک کر گندم بطور قرض لے اور اس کے اوپر قابض ہوجائے پھر قرض لینے والا قرض دینے والے شخص سے یہ گندم سو دراہم میں خرید لے۔ پھر اسے کر کے اندر کچھ عیب نظر آئے۔ تو امام ابو یوسف رح فرماتے ہیں کہ اسے اس عیب کی وجہ سے لوٹانے کا حق ہوگا اور امام ابو حنیفہ رح کے قول پر قیاس کرتے ہوئے اور ان کے قول کے مطابق واپس کرنے کا حق نہ ہوگا۔

اسی طریقہ سے اگر دراہم قرض ہوں اور قرض دینے والا شخص ان کے بدلہ دینار خرید کر ان کے اوپر قابض ہوجائے۔ پھر قرض لینے والا دراہم کو کھوٹا پائے تو اسے بدل لینے کا حق حاصل ہوگا۔ امام ابو یوسف رح یہی فرماتے ہیں۔ (محیط)

---

[1] فقہی اصطلاح میں اسے "عبد ماذون" کہتے ہیں" [2] یعنی اس کے بقدر غلام پر اس کا حق قائم ہو جائیگا۔

یہ بات واضح رہے کہ جس موقع میں خریدار کو لوٹانے کا حق حاصل ہے وہاں اگر فروخت کنندہ کے آگاہ ہونے کے باوجود قابض ہونے سے قبل اس طرح کہے کہ میں اس بیع کو باطل کرنا ہوں تو چاہے فروخت کنندہ قبول کرے یا نہ کرے بیع کے ٹوٹ جانے کا حکم ہوگا۔ اگر قابض ہونے کے بعد کہے اور فروخت کنندہ قبول کرلے تب بھی بیع کے ٹوٹ جانے کا حکم کیا جائے گا اور قبول نہ کرنے کی صورت میں بیع کے فسخ نہ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اور اگر فروخت کنندہ کے واقف و آگاہ ہوئے بغیر کہے تو خواہ قابض ہونے سے قبل ہی کیوں نہ کہے بیع کے ٹوٹنے کا حکم نہ ہوگا۔ (ذخیرہ)

اگر انگور کے درخت پھلوں سمیت خریدے اور پھر اسکے اندر اسے عیب نظر آئے...................

...............لہٰذا اگر وہ لوٹانے کا قصد کرے تو جس وقت وہ اسے عیب دار پائے اسی وقت لوٹا دے۔ وجہ یہ ہے کہ اگر اس نے پھل اکھٹے کیے یا چھوڑ دیے تو پھر لوٹانے کا حق نہ رہے گا۔ (سراجیہ) کوئی شخص دو کپڑے یا دو غلام وغیرہ ایک ہی بولی میں خریدے اور ایک کے اوپر قابض ہوجائے اور دوسرا جس پر قابض نہ ہوا ہو عیب دار نظر آئے تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ چاہے دونوں کو پوری قیمت میں لیلے اور خواہ دونوں کو لوٹا دے ایسی شکل میں یہ حق نہ ہوگا کہ بے عیب کو لے کر عیب دار کو اس کے حصۂ ثمن کے بدلہ فروخت کرنے والے کو لوٹا دے۔ اگر وہ جس کے اوپر قابض ہوا ہو عیب دار نظر آئے تو اس کے اندر مختلف رائیں ہیں۔

امام ابو یوسف رحؒ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ محض اس کو لوٹا دے مگر قول درست کے مطابق یہ حکم ہے کہ اگر چاہے تو دونوں کو لیلے اور نہ چاہے تو دونوں کو لوٹا دے۔ اگر خریدار یہ کہے کہ میں عیب دار کو لے رہا ہوں اور اس کے نقصان عیب کے بقدر تاوان فروخت کنندہ سے لیلوں گا تو اسے اس طرح کا حق حاصل نہ ہوگا۔ اور اگر وہ دونوں کے اوپر قابض ہو پھر اسے ایک کے اندر عیب نظر آئے تو اسے محض عیب دار کو لوٹانے کا حق ہوگا۔ (فتح القدیر) فروخت کنندہ کی رضامندی کے بغیر دونوں کو لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ (محیط)

یہ حکم اس شکل میں ہے کہ دونوں میں سے ایک کو باقی رکھنے کی صورت بھی انتفاع ممکن ہو۔ اگر وہ اس طرح کی چیزیں ہوں کہ جن میں ایک کے ساتھ عادتاً ورواجاً نفع نہیں اٹھایا جاتا مثلاً کوئی شخص ایک جوڑی جوتے یا کواڑ یا موزے خریدے اور ان دونوں میں سے ایک کے اندر نظر آئے تو اس کے اوپر سب متفق ہیں کہ اگر چاہے تو دونوں کو لیلے ورنہ دونوں لوٹا دے۔ (فتح القدیر)

کوئی شخص بیلوں کی ایک جوڑی خریدے پھر قابض ہونے کے بعد ان میں سے ایک عیب دار نظر آئے اور وہ محض عیب دار کو لوٹانے کا ارادہ کرے تو ظاہر حکم کے مطابق اسے اس طرح کا حق ہے۔ ہمارے مشائخ (فقہاء) فرماتے ہیں کہ اگر دونوں ساتھ ساتھ کام کے عادی ہو گئے ہوں اور ایک دوسرے کے بغیر کام نہ کرتا ہو تو اس صورت میں خریدار کو محض عیب دار کے لوٹا دینے کا حق حاصل نہ ہوگا اور دونوں کا حکم گویا ایک شے کا سا ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص دو باندیاں خریدے اور دونوں کے اوپر قابض نہ ہو حتیٰ کہ ان میں سے ایک کے اندر عیب نظر آئے اور اس کے اوپر قبضہ کرلے تو دونوں کے اس کے ذمہ لازم ہو جانے کا حکم ہو گا۔ اور اگر بے عیب باندی پر قابض ہوا ہو۔۔۔۔۔ تو اس دونوں کو واپس کر دینے کا حق ہو گا۔ اگر بے عیب باندی کو دونوں کے اوپر قابض ہونے کے بعد بیچ دے اور قابض ہونے سے قبل یا قابض ہونے کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دونوں کو حلقۂ غلامی سے آزاد کر دے۔ تو اس کے لئے عیب دار کے لازم ہو جانے کا حکم ہو گا (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص ایک ہرات کے تیار شدہ کپڑوں کی گٹھڑی خریدے اور اس میں سے ایک کپڑے کو نکال کر اسے کٹوا کر سلوالے یا اسے بیچ دے، اس کے بعد گٹھڑی کے کسی کپڑے کے اندر عیب نظر آئے تو خریدار کو یہ حق ہے کہ گٹھڑی کے اور کپڑے رکھ کر محض عیب دار کو لوٹا دے اور فروخت کنندہ کو یہ کہنے کا حق نہ ہو گا کہ بس سارے کپڑے لوٹا ناپسند کرتا ہوں محض اسے واپس نہیں لوں گا۔ البتہ اگر خریدار چاہے تو ایسا کر لینا درست ہے۔ اور اگر خریدار نے کپڑا کٹوا کر سلوایا نہیں تھا اور فروخت کنندہ اس پر رضامند ہو گیا کہ گٹھڑی کاٹے ہوئے کپڑے سمیت لوٹا دے تو اسے یہ حق حاصل ہو گا۔ (محیط)

کوئی شخص ایک کھجور کا باغ خریدے اور اس کے پاس رہتے ہوئے اس باغ میں پھل آئیں اس کے بعد پھل کسی آسمانی آفت کے باعث ضائع ہو گئے تو کسی عیب کے پائے جانے کی صورت میں خریدار کو واپس کرنے کا حق ہو گا۔ اور اگر فروخت کنندہ انھیں کھالے تو واپس کرنے کا حق نہ ہو گا۔ (کافی)

کوئی شخص ایک کھجور کا درخت مع اس زمین کے جس پر وہ قائم ہے اور مع اس کے پھلوں کے خریدے اور خریدار ابھی اس کے اوپر قابض نہ ہوا ہو کہ فروخت کنندہ اسکے پھل توڑ لے۔ لہٰذا اگر اسکے پھل توڑنے کے باعث درخت یا پھلوں کو کچھ ضرر پہونچے جیسے پھل توڑنے کے قابل نہ ہوئے ہوں اور اس نے قبل از وقت توڑ لئے تو خریدار کو اس صورت میں یہ اختیار حاصل ہونے حکم ہو گا۔ اور اگر کوئی نقصان نہ ہوا ہو تو خریدار کو یہ اختیار حاصل نہ ہونے کا حکم ہو گا۔ لہٰذا اگر خریدار دونوں کے اوپر قابض ہو جائے۔ پھر اسے ایک کے اندر عیب نظر آئے تو محض اسکو واپس کرنے کا حق ہو گا۔ اگر پھلوں کے توڑنے سے خریدار دونوں کے اوپر قابض ہو جائے۔ اس کے بعد خریدار پھل توڑے اور اس کے پھلوں کے توڑنے کے باعث کوئی نقصان واقع نہ ہو۔ اور نہ درخت کو کوئی ضرر پہونچے، پھر ایک میں عیب نظر آئے تو اس صورت میں اسکو محض ایک کے واپس کرنے کا حق حاصل نہ ہو گا البتہ ایک کے عیب کے باعث دونوں واپس کرنا درست ہو گا۔

اگر خریدار کے پھل توڑنے کے باعث کسی ایک کے اندر نقصان واقع ہو پھر اسے عیب نظر آئے تو اس صورت میں خریدار کو دونوں میں سے کسی ایک کے بھی لوٹانے کا حق حاصل نہ ہو گا البتہ بقدر

سلہ اور اس کا خیار عیب جاتا رہے۔ ۱۲

نقصان عیب (تاوان) لینے کا حق ہوگا۔ البتہ اگر فروخت کنندہ اس عیب کے ساتھ جو خریدار کی وجہ سے پیدا ہوا لوٹا لینا قبول کرے تو واپسی درست ہوگی۔ اسی طریقہ سے اگر کوئی شخص ایک ایسی بکری خریدے جس کی پشت کے اوپر بال ہوں اور فروخت کنندہ نے وہ بال کاٹ لئے ہوں اور خریدار ابھی اس کے اوپر قابض نہ ہوا ہو یا خود خریدار اس کے اوپر قابض ہونے کے بعد اس کے بال کاٹ لے تو اسکا حکم بھی پھلوں کا سا ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص ایک گابھن بکری خریدے۔ اور فروخت کنندہ کے پاس بچہ کو جنم دے اور بچہ جننے سے اس میں کوئی نقصان واقع نہ ہو تو اس صورت میں خریدار کو اختیار حاصل نہ ہوگا۔ اگر خریدار دونوں کے اوپر قابض ہو جائے اور ایک کے اندر عیب نظر آئے تو اسے اس کے حصۂ ثمن کے بدلہ لوٹا دے۔ اگر خریدار کے قابض ہونے کے بعد بکری بچہ کو جنم دے۔ تو واپس کرنے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ (محیط سرخسی رح) کوئی شخص ایک بکری خریدے درآنحالیکہ اس بکری کے تھنوں میں دودھ ہو اسکے بعد فروخت کرنے والا یا خریدار اس کے دودھ کو دوہ لے تو اس دودھ کو بمنزلہ بچہ کے قرار دیں گے۔ کیونکہ متصل ہونے (تھنوں میں ہونے) کے وقت بچہ کی طرح اس کی کوئی قیمت نہیں تھی (محیط)

کوئی شخص شلجم یا مولی زمین کے اندر چھپا دے اور خریدار تمام کو اکھاڑ لے پھر سارے اکھاڑ لینے کے بعد اس کے اندر عیب نظر آئے تو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ مگر بقدر نقصانِ عیب (تاوان) لینے کا حق ہوگا۔ (تاتارخانیہ) کوئی شخص درختوں کا باغ خریدے اور پھر اس کے بعض درختوں میں عیب نظر آئے تو امام ابوبکر رح فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو تمام لیلے یا سارے لوٹا دے محض عیب دار کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اگر کھیت میں متفرق طور پر ادھر ادھر درخت لگے ہوئے ہوں، اس صورت میں امام ابوبکر رح فرماتے ہیں کہ اگر قابض ہونے سے قبل ہو تب تو یہی حکم برقرار رہے گا۔ اور اگر قابض ہونے کے بعد ہو اور باغ زمین سمیت خریدے تب بھی یہی حکم باقی رہے گا اور اگر محض درخت خریدے ہوں تو اس صورت میں محض عیب دار کو لوٹانے کا حق ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص ایک غلام معین قیمت کے بدلہ خریدے پھر کوئی اور شخص آئے اور خرید کردہ شے کے ساتھ ایک کپڑے کا خریدار کے لئے اضافہ کردے اور خریدار اس پر قابض ہو جائے تو اس شخص کو متطوع اور احسان کرنے والا قرار دیں گے اور اصل قیمت میں سے اس کپڑے کیلئے کچھ حصہ مقرر ہوگا۔ اگر اس کپڑا کا مالک کپڑے کا حصۂ ثمن فروخت کرنے والے کو ملجانے پر رضامند ہو جائے۔ پس اگر خریدار کو غلام کے اندر کوئی عیب نظر آئے تو اس کے حصۂ ثمن کے بدلہ لوٹا دے گا۔ اور کپڑے کا حصہ فروخت کنندہ کو ملنے کا حکم کیا جائے گا۔ پھر اگر خریدار کو کپڑے میں کوئی عیب نظر آئے تو وہ اس کے مالک کو لوٹا دے اور فروخت کنندہ سے اس کا حصہ لیلے۔ اگر غلام کے اندر کوئی عیب نہ پایا محض کپڑا عیب دار نظر آیا ہو تو وہ اس کے مالک کو لوٹا دے اور اس کپڑا کا حصہ ثمن میں سے نہ ہوگا (اور کپڑے کے مالک کو کچھ نہ ملے گا) اس کے بعد اگر غلام کے اندر کوئی عیب نظر آئے تو پوری قیمت

فروخت کنندہ کو لوٹا دے۔ (محیط) کوئی شخص ایک دروازہ کے دونوں کواڑوں کو خریدے اور فروخت کنندہ کی اجازت سے ایک کے اوپر قابض ہو جائے اور دوسرا فروخت کرنے والے کے پاس ضائع ہو جائے تو فروخت کرنے والے کا مال تلف شدہ شمار ہوگا۔ اور خریدار کو حق ہوگا کہ خواہ دوسرا لوٹا دے اور ایک پر قابض ہونے کو دونوں پر قابض ہونا قرار نہ دیں گے۔ اگر خریدار ایک کے اوپر قابض ہو کر اسے عیب دار کر دے اور دوسرا فروخت کرنے والے کے پاس ضائع ہو جائے تو ضائع شدہ مال خریدار کا ضائع شدہ قرار دیں گے۔

کوئی شخص نگینہ دار انگوٹھی خریدے۔ اس کے بعد انگوٹھی یا نگینہ دونوں میں سے کسی ایک کے اندر قابض ہونے کے بعد عیب نظر آئے تو اس عیب دار کو لوٹانے کا حق ہوگا۔ اس تلوار کا بھی یہی حکم ہوگا جس کے قبضہ (دستہ) کے اوپر چاندی چڑھی ہوئی ہو[1] اس طرح کی پیٹی کا بھی مذکورہ بالا حکم ہوگا۔ (نہر الفائق)

اگر خرید کردہ شے ایک .... ہو اور قابض ہونے سے قبل یا قابض ہونے کے بعد اس کے کسی ٹکڑے کے اندر عیب پائے تو اسے محض عیب دار کے لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا اگر وہ ناپ یا تول کر دیجانے والی اشیاء میں سے ایک ہی قسم کی چیز ہو اور اس کے بعض حصّہ کے اندر عیب نظر آئے تو محض عیب دار کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ چاہے قابض ہونے سے قبل یا قابض ہونے کے بعد۔ امام احمد زاہد طواویسی سے منقول ہے کہ امام محمد رح کے قول پر قیاس کرتے ہوئے لازم ہے کہ عیب کے باعث ناپ یا تول کر دیجانے والی چیز کے بعض (عیب دار) ٹکڑے کو لوٹا دیا جائے۔ خواہ وہ چیز اکٹھی کیوں نہ ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ علیحدہ کرنے سے عیب دار شے کے عیب میں اضافہ نہ ہو۔ اسی طریقہ سے اگر اس شے کا بعض حصّہ چھوٹا دیکھے اور قصد کرے کہ چھلنی سے چھاننے کے بعد نیچے گرے ہوئے چھوٹے دانے لوٹا کر باقی رکھ لے اور لیلے تو اس کو اس طرح کا حق حاصل نہ ہوگا۔

اسی طریقہ سے انڈے یا اخروٹ خریدنے کی صورت میں اگر بعض چھوٹے دیکھے اور محض ان چھوٹوں کو واپس کرنے کا ارادہ کرے تو اسے یہ حق حاصل نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ فقیہ ابو جعفر ہندوانی رح سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ ناپ یا تول کر دیجانے والی اشیاء کا مذکورہ حکم ایسی شکل پر محمول ہے جبکہ تمام ایک برتن میں ہوں اور اگر علیحدہ علیحدہ برتنوں میں ہوں اور ان برتنوں میں سے ایک کے اندر عیب دار نظر آئے تو محض اس برتن کی چیز کو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ اور وہ اسے دو قسموں مثلاً جو اور گندم یا دو کپڑوں کی طرح قرار دیا ہے وہ اسی قول کے اوپر فتویٰ دیتے تھے اور انھیں اس بات کا یقین تھا کہ احناف رح سے اس طرح کی روایت ہے۔ اسی کو شیخ الاسلام خواہر زادہ رح اختیار فرماتے ہیں فقہاء میں سے بعض کہتے ہیں کہ اس کے اندر کوئی فرق نہیں ہے کہ تمام ایک برتن میں ہو یا کئی برتنوں میں

[1] بشرطیکہ چاندی الگ کرنے تلوار پر کوئی اثر نہ پڑے ۱۲

اور خریدار کو محض بعض کے واپس کرنے کا حق حاصل نہ ہوگا، امام محمد رح کے "کتاب الاصل" کے اندر اس کی تفصیل نہ کرنے کو بھی اسی پر محمول کیا ہے اور عدم تفصیل اسی کی نشان دہی کرتی ہے۔ شمس الائمہ سرخسی رح اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا کرتے تھے (محیط)

کوئی شخص ریشم کے کچھ لفافے خریدے اور ہر لفافہ میں کچھ نہ کچھ عیب نظر آئے اس کے بعد یہ ارادہ کرے کہ سارے عیب دار چھانٹ کر لوٹا دے تو فقیہ ابو جعفر رح فرماتے ہیں کہ اسکو اسطرح کا حق حاصل نہ ہوگا۔ البتہ ایک لفافہ پورا عیب دار ہو تو اسے لوٹا کر محض بے عیب کو اپنے پاس رکھنے کا حق ہوگا۔ (محیط) اسی طریقہ سے کوئی شخص سوت کی کچھ پینڈیاں (چرخیاں) خریدے، اسکے بعد ہر پینڈی میں تھوڑا تھوڑا عیب نظر آئے تو اسے محض عیب دار کو چھانٹ کر لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ اور اگر بعض پینڈیاں عیب دار نکلیں تو اس صورت میں اسکو لوٹانے کا اور بے عیب کو اپنے پاس رکھنے کا حق ہوگا (ذخیرہ)

اگر ناپ یا تول کر دیجانے والی اشیاء میں سے تھوڑی چیز کا کوئی حقدار پیدا ہو جائے تو باقی کے لوٹانے کا حق نہ رہے گا۔ یہ حکم استحقاق قابض ہونے کے بعد ظاہر ہونے کی شکل میں ہے اور اگر قابض ہونے سے قبل ہو تو باقی کو لوٹانا درست ہوگا (ہدایہ) اگر خرید کردہ شے کوئی کپڑا ہو اور اسکے اوپر خریدار قابض ہو جائے اس کے بعد کچھ کپڑے کا کوئی حقدار پیدا ہو گیا ہو تو اس شکل میں خریدار کو باقی کے لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ (نہایہ)

اگر خریدار کے پاس رہتے ہوئے اس شے کے اندر آسمانی یا کسی اور آفت کے باعث عیب پیدا ہو جائے، اس کے بعد خریدار کو ایک دوسرے عیب کی خبر ہو جو کہ فروخت کنندہ کے پاس رہتے ہوئے پیدا ہوا تھا۔ تو خریدار کو مبیع کے واپس کرنے کا حق نہ ہوگا۔ البتہ بقدر نقصانِ عیب (تاوان) لینے کا حق ہوگا۔

البتہ اگر خرید کردہ شے کو اس عیب کے باوجود جو کہ خریدار کے یہاں اس میں پیدا ہوا ہو فروخت کنندہ لینا پسند کرے تو اسے حق واختیار ہے۔ البتہ اگر کسی شرعی طور پر ثابت شدہ حق کے باعث اسکا لینا ممنوع قرار پائے تو اسے یہ حق لینے کا حاصل نہ ہوگا (فتح القدیر) نقصانِ (تاوان)، عیب لینے کی صورت یہ ہے کہ ایک مرتبہ خرید کردہ شے کا بلا عیب اندازہ کریں اسکے بعد نقصان عیب کے ساتھ اندازہ کریں۔ پس اگر دونوں کی قیمتوں کے درمیان نصف کا فرق ہو تو فروخت کنندہ سے خریدار نصفِ ثمن واپس لیلے گا۔ اور اگر خریدار خرید کردہ شے کو عیب سے آگاہ ہونے کے بعد بیچ دے تو اس کے اندر ایک کلی ضابطہ یہ ہے کہ جن شکلوں میں خرید کردہ شے خریدار کی ملکیت میں ہو اور وہ فروخت کنندہ کو اس کی رضا سے یا اسکی رضامندی کے بغیر لوٹائی جا سکتی ہو۔ ایسی شکل اگر اسے مبیع کے یا مثل مبیع کے طور پر نکال دے تو اسے نقصانِ عیب (تاوان) لینے کا حق نہ ہوگا اور جن شکلوں میں مبیع کے اوپر ملکیت قائم ہونے کے باوجود واپسی نہ ہو سکتی ہو تو اسکے اسکو اپنی

ملکیت سے بیچ دینے یا اس کے مانند کسی اور طریقہ سے نکال دینے پر اسے (محض) نقصانِ عیب لینے کا حق ہوگا (محیط) کوئی شخص ایک غلام خرید کر اس کے اوپر قابض ہوجائے درآنحالیکہ اس کے کسی عیب سے آگاہ نہ ہو حتیٰ کہ اسے خریدار وغیرہ مار ڈالے اسکے بعد اسکے کسی عیب سے آگاہ ہو تو اس صورت میں فروخت کنندہ سے کچھ لینے کا حق نہ ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) اگر اسے کوئی اور شخص موت کے گھاٹ اتار دے تو چاہے بالارادہ مارے یا غلطی سے قتل کرے نقصانِ عیب لینے کا حق نہ ہوگا۔ (محیط)

اگر اسے خود ہی قتل کردے تب بھی روایت کے ظاہر کے مطابق مذکورہ بالا حکم برقرار رہے گا۔ امام ابو یوسف رح سے منقول ہے کہ اسے نقصانِ عیب لینا درست ہے (شرح تکملہ) کوئی شخص غلام خرید کر بلا معاوضہ مال حلقۂ غلامی سے آزاد کردے یا وہ اس کے پاس موت کی آغوش میں سوجائے اس کے بعد اس کے عیب کی اسے اطلاع ہو تو اس صورت میں نقصانِ عیب وصول کرسکتا ہے۔

مدبر[1] کرنے یا امّ ولد بنانے کا حکم آزاد کرنے کا سا ہے اگر اس سے کچھ مال لیکر حلقۂ غلامی سے آزاد کردے یا اس سے کچھ مال لکھوانے کے بعد مکاتب[2] بنادے۔ پھر اسے اس کے کسی عیب کی خبر ہو تو اسے کچھ لینے کا حق نہ ہوگا۔ (کافی، محیط سرخسی)

کوئی شخص جبہ خرید کر اسے پہنے اور وہ پہننے کے باعث ناقص ہوجائے پھر اس میں ایک مردہ چوہا ملے تو فروخت کرنے والے سے خریدار کو نقصان عیب لینا درست ہوگا۔ البتہ اگر فروخت کنندہ بحالت نقصان ہی اسکو لوٹا لینا پسند کرے تو اسے یہ حق حاصل ہے (فتاویٰ قاضی خاں) کوئی شخص ایک مچھلی خریدے اور وہ عیب دار نظر آئے اور فروخت کنندہ کہیں غائب ہوگیا ہو۔ اب اگر خریدار اسکے آجانے کا انتظار کرے، تو مچھلی سڑ جائے گی۔ لہٰذا وہ مچھلی کو بھون کر بیچ دے تو نہ اسکو نقصانِ عیب فروخت کرنے والے سے لینے کا حق ہے اور نہ اس نقصان کی تلافی کی اور کوئی صورت ہے (قنیہ)

کوئی شخص ایسی دیوار خریدے جو جھکی ہوئی ہو درآنحالیکہ وہ اس بات سے آگاہ نہ ہو حتیٰ کہ وہ منہدم ہوجائے تو اسے نقصانِ عیب لینے کا حق ہوگا۔ (نہر الفائق) "قدوری" کے اندر لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کپڑا یا اناج خرید کر کپڑا پھاڑ دے یا اناج ضائع کردے۔ اس کے بعد وہ خرید کردہ شے کے کسی عیب سے آگاہ ہو تو اس کے اندر کوئی اختلاف کسی کا نہیں کہ وہ نقصانِ عیب لینے کا حقدار نہ ہوگا۔ اگر وہ کپڑا پہنے حتیٰ کہ پہننے کے باعث کپڑا پھٹ جائے یا اناج کھالے اس کے بعد اس کے عیب سے آگاہ ہو تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اسکو نقصانِ عیب لینے کا حق نہ ہوگا اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے کوئی شخص ایک غلام خریدے اور پھر اس کے کچھ حصہ کو بیچ دے اور کچھ ملکیت میں باقی رہنے تو باقی ماندہ کو واپس کرنے کا حق نہ ہوگا۔ اور فروخت شدہ حصہ کا

---

[1] مدبّر۔ وہ غلام یا باندی جسے آقا یہ کہہ دے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے ۱۲

[2] مکاتب غلام جس سے آقا یہ کہہ دے کہ اتنی رقم دینے پر تو حلقۂ غلامی سے آزاد ہے ۱۲

نقصان عیب بھی لینے کا حق نہ ہوگا۔

اور باقی ماندہ حصہ کا نقصانِ عیب لینے کے بارے میں روایت کے ظاہر کے مطابق ہمارے اصحاب (احناف رح) سے اس طرح منقول ہے کہ لینے کا حق نہ ہوگا اسی قول کو صحیح قرار دیا گیا ہے (ذخیرہ، محیط)

کوئی شخص کچھ آٹا خریدے اور اس کے اندر سے کچھ مقدار پکالے اور وہ تلخ ہو۔ لہٰذا امام ابوجعفر رح فرماتے ہیں کہ خریدار باقی حصہ ثمن کے بدلہ لوٹانے کا حق ہوگا۔ اور جتنی مقدار پکائی ہو اسکا نقصان (تاوان) لینے کا حق ہوگا۔ خاص طور پر امام محمد رح کا یہی قول ہے۔ فقیہہ ابواللیث رح فرماتے ہیں کہ ہم نے اسی کو اختیار کیا ہے (ینابیع) اگر کوئی شخص کچھ کھانا خریدے اور اسے اس کے اندر عیب نظر آئے درانحالیکہ اس کھانے میں سے کچھ کھا بھی لے تو کھائی ہوئی مقدار کے بقدر نقصان (تاوان) لینے کا حق ہوگا۔ اور باقی کو اسکے حصہ ثمن کے بدلہ لوٹانا درست ہوگا۔ فقیہہ ابوجعفر رح کا فتویٰ اسی قول پر ہے۔ فقیہہ ابواللیث رح کا اختیار کردہ قول یہی ہے اگر اس میں سے نصف بیچ دے تو امام محمد رح فرماتے ہیں کہ باقی کو واپس کرنا درست ہوگا۔ اسی قول کے اوپر فتویٰ ہے اور جتنی مقدار فروخت کی ہو اس کے بقدر نقصان (تاوان) وصول کرسکتا ہے (مضمرات)

یہ حکم کھانے کے ایک ہی برتن کے اندر ہونے کی شکل میں ہے۔ اگر کھانا دو برتنوں میں ہو جیسے دو زنبیلوں یا دو تھیلوں وغیرہ میں ہو۔ اس کے بعد ایک کے اندر جتنی مقدار ہو وہ بیچ دے یا کھالے پھر وہ کسی ایسے عیب سے آگاہ ہو جو فروخت کنندہ کے پاس رہتے ہوئے موجود تھا تو سب ائمہ یہ فرماتے ہیں کہ اس باقی کو اس کے حصہ ثمن کے بدلہ لوٹانا درست ہے (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص پگھلا ہوا گھی خرید کر کھالے، اس کے بعد فروخت کنندہ اس گھی میں چوہے کے گر کر مرجانے کا اقرار کرے تو امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ خریدار کو نقصانِ عیب لینے کا حق ہوگا۔ اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا گیا ہے (مضمرات) کوئی شخص روٹیاں خریدے اور وہ مقررہ وزن سے کم ہوں تو باقی کو لیکر وزن پورا کرسکتا ہے۔ یہی حکم ہر اس شئے کا ہوگا جس کا نرخ مقرر ہو (سراجیہ) کوئی شخص میوے یا اخروٹ یا کدو یا ککڑی کھیرے خریدے اور عیب سے آگاہ ہوئے بغیر انہیں توڑ ڈالے اور پھر وہ خراب نکلیں لہٰذا اگر ایسا ہو کہ ان سے انتفاع ممکن نہ ہو مثلاً گندا انڈا یا کڑوا کدو تو اس کے مال نہ ہونے کی بنا پر خریدار پوری قیمت واپس لیلے گا۔ اور اس کی بیع کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اس کے برعکس اگر عیب سے آگاہ ہوتے ہوئے توڑ دے تو اس کو واپس کرنے کا حق نہ ہوگا۔ اخروٹ کے اندر اس کے چھلکے کے اچھے ہونے کو قابل اعتبار قرار نہ دیں گے۔ اگر یہ اشیاء ایسی ہوں کہ خراب ہونے کے باوجود ان سے کچھ انتفاع ممکن ہو۔ مثلاً اسے ضرورت مند کھا سکتے ہوں، یا چارہ کے کام میں آسکتی ہوں۔ تو خریدار کو نقصانِ عیب (تاوان) لینے کا حق ہوگا مگر واپس کرنے کا حق نہ ہوگا (فتح القدیر)

البتہ اگر فروخت کنندہ اسے اچھی طرح لوٹانے پر[1] رضامند ہو تو اس کو یہ حق حاصل ہوگا۔ یہ حکم اس میں سے کچھ نہ کھانے کی صورت میں ہوگا اور اگر چکھ لینے کے بعد اس کے اندر سے کچھ کھا بھی لیا.... ہو تو اس صورت میں قطعاً واپس کرنے کا حق نہ ہوگا۔ اگر بعض خراب نکلیں اور خراب شدہ کی مقدار کم ہو تو اس صورت میں استحساناً بیع کو درست و جائز قرار دیں گے۔ تھوڑی مقدار سے مراد یہ ہے کہ اخروٹوں کے اندر عادتاً و عموماً جتنے خراب ہو جایا کرتے ہوں اسی قدر خراب ہوئے ہوں مثلاً سو[2] اخروٹوں میں ایک یا دو۔ اور اگر خراب شدہ زیادہ ہوں تو بیع کے درست نہ ہوتے اور پوری قیمت کے واپس لینے کا حکم کیا جائے گا۔ (ہدایہ)

کوئی شخص شتر مرغ کے انڈے خریدے اور انھیں توڑ کر دیکھے تو وہ گندے نکلیں اس صورت میں بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ خریدار بقدر نقصانِ عیب وصول کرے گا اور پوری قیمت واپس لینے کا حق نہ ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ اس کے چھلکے سے انتفاع کیا جاتا ہے لہذا اس کے گندے ہونے کو عیب قرار دیں گے اور ایسی شکل میں سب ائمہ متفق ہیں۔ اگر شتر مرغ کے انڈے توڑا اور اسکے اندر سے مردہ بچہ نکلا تو متاخرین (بعد کے فقہاء) کی رائیں باہم مختلف ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ بیع ناجائز ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس نے دو اشیاء خریدیں اور ان میں سے ایک چیز مردہ ہے۔ بعض کہتے ہیں کیونکہ میت اپنی اصل جگہ پر ہے (معدن ہی میں موجود ہے) اس لئے یہ بیع درست و جائز ہوگی۔ (محیط)

امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ جتنی مقدار اس میں سے درست و صحیح ہو اس کی بیع درست ہوگی (نہایہ) اس قول کو زیادہ صحیح قرار دیا گیا ہے (نہر الفائق) کوئی شخص ایک اونٹ خریدے اور جب خرید کر اسے اپنے احاطہ میں لائے تو وہ گر جائے۔ پھر کوئی شخص خریدار کی اجازت سے اسے ذبح کر دے، اس کے بعد اس کے اندر کوئی پرانا عیب نظر آئے تو خریدار کو یہ حق ہے کہ وہ فروخت کنندہ سے بقدر نقصانِ عیب (تاوان) وصول کرے۔ امام ابو یوسف رح و امام محمد رح بھی فرماتے ہیں۔ فقہاء کا اختیار کردہ قول یہی ہے۔ یہ حکم بعد ذبح عیب سے آگاہ ہونے کی صورت میں ہے۔ اور عیب سے آگاہ ہونے کے بعد خود وہ یا کوئی اور شخص اس کی اجازت پا کر یا بلا اجازت اسے ذبح کر دے تو اس صورت میں خریدار کو فروخت کنندہ سے کوئی نقصانِ عیب (تاوان) لینے کا حق نہ ہوگا۔ (فتاوی قاضی خاں)

کوئی شخص ایک حیوان خرید کر اسے خود بخود ذبح کرے اور اسکی انتڑیوں میں سے پرانی خرابی نکلے تو اس صورت میں امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اسکو نقصانِ عیب فروخت کنندہ سے وصول کرنے کا حق ہے۔ اسی قول کے اوپر فتوی دیا گیا ہے اور اگر کوئی آنت کھانے کے بعد اس کے عیب سے آگاہ ہو تو جو کھا چکا ہو اس کا نقصانِ عیب فروخت کرنے والے سے لیلے گا

[1] اسکے بدلہ شے دینے پر رضامند ہو ۱۲ [2] اور مردار کی بیع درست نہیں [3] گائے، بھینس، بکرا وغیرہ ۱۲

اور باقی کو لوٹا دے گا۔ (سراجیہ) کوئی شخص اونٹ خریدے اور اس میں کوئی عیب نظر آئے۔ پھر گر کر اس کی گردن ٹوٹ جائے اور خریدار اسے ذبح کر دے تو اس شکل میں اسے فروخت کنندہ سے کچھ لینے کا حق نہ ہوگا (ذخیرہ)

کوئی شخص ایک اونٹ خرید کر اس کے اوپر قابض ہو جائے۔ پھر اس کے اندر عیب نظر آئے اور وہ اسے فروخت کنندہ کی جانب واپس کرنے کی خاطر لے چلے پھر وہ اونٹ راستہ ہی میں مر جائے تو یہ اونٹ خریدار کے مال ہی سے ہلاک ہوگا۔ پھر اگر خریدار بذریعہ گواہاں اس کے اندر کوئی عیب ثابت کر دے تو وہ بقدر نقصانِ عیب فروخت کنندہ وصول کرے گا (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص ایک باندی خرید کر اس پر قابض ہو جائے۔ اس کے بعد وہ فرار ہو جائے پھر خریدار اسکے کسی عیب سے آگاہ ہو تو تاوقتیکہ باندی زندہ رہے خریدار کو فروخت کنندہ سے کچھ لینے کا حق نہ ہوگا۔ البتہ اگر باندی موت کی آغوش میں سو جائے تو بقدر نقصانِ عیب فروخت کنندہ سے واپس لیلے گا۔ (محیط سرخسی) کوئی شخص باندی کے بدلہ ایک غلام خریدے اور دونوں قابض ہو جائیں۔ پھر خریدار باندی کے ساتھ ہمبستری کرے اس کے بعد غلام کا مالک غلام کو دیکھے اور اس کو رکھنے پر رضامند نہ ہو یا اس کے اندر کوئی عیب دیکھے اور عیب کے باعث اسکو لوٹا دے تو غلام کے خریدنے والے کو یہ حق حاصل ہے کہ خواہ باندی کے خریدار سے وہ قیمت لے لے جو اس کے خریدار کے قابض ہونے کے روز تھی اور یا باندی کو واپس لینا چاہئے تو اسے واپس لیلے۔ پھر اگر باندی باکرہ (کنواری) ہو تو اسے نقصانِ عیب لینے کا حق نہ ہوگا۔ اور اگر ثیبہ (غیر کنواری) ہو تو اسے تاوان لینے کا حق نہ ہوگا۔ (ذخیرہ)

کوئی شخص کسی کے ہاتھ باندی کے بدلہ ایک غلام بیچے اور دونوں قابض ہو جائیں اس کے بعد باندی کا خریدار باندی کی ایک انگلی زیادہ دیکھے[1] اور بحکم قاضی اسے لوٹا کر اپنا غلام لیلے پھر باندی کے مالک کو پتہ چلے کہ باندی کا خریدار لوٹانے سے قبل اس کے ساتھ ہمبستری کر چکا ہے درانحالیکہ صحبت کی وجہ سے باندی میں کوئی نقص نہ آیا ہو اور مالک کو یہ خبر ہوئی جبکہ باندی مالک کے پاس موت کی آغوش میں سو گئی تھی یا وہ اسے بیچ چکا تھا۔ تو اس صورت میں کوئی نقصانِ عیب ملنے کا حکم نہ ہوگا۔ (محیط)

یوسف ابن محمد رح، عمر ابن الحافظ رح اور حمیر الوبری سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کوئی ایک گائے کے بدلہ ایک بیل خریدے درانحالیکہ گائے گابھن ہو اور وہ خریدار کے پاس آنے کے بعد بچہ جنے اور بیل کے خریدار کو بیل کے اندر کوئی عیب نظر آئے اور وہ اس بنا پر بیل مالک کو لوٹا دے تو وہ اس سے گائے کی قیمت وصول کرے گا۔ یا بیل کی ان تینوں عالموں نے جواباً فرمایا کہ وہ گائے کی قیمت وصول کرے گا۔ (تاتارخانیہ منقول عن الیتیمہ)

---

[1] مثلاً اس کی ایک ہاتھ کی انگلیاں بجائے پانچ کے چھ ہوں ۱۲

کوئی شخص ایک زمین خرید ے اور اسے مسجد بنادے، اس کے بعد اس کے اندر کوئی عیب نظر آئے تو تمام کے نزدیک اس زمین کے نہ لوٹانے کا حکم ہوگا۔ نقصانِ عیب لینے کے بارے میں فقہا کی رائیں مختلف ہیں۔ فتوے کیلئے راجح و پسندیدہ قول کے مطابق وہ نقصانِ عیب وصول کرے گا۔ لہٰذا اگر کوئی شخص زمین خرید کر اسے وقف کردے۔ اس کے بعد اس کے عیب سے واقف ہو تو ہلال رح بیان فرماتے ہیں کہ نقصانِ عیب وصول کرے گا (فتاوی قاضی خاں)

کوئی شخص ایک کپڑا خرید کر اس سے کسی میت کو کفن دے۔ لہٰذا اگر خریدنے والا مرنے والے کا وارث ہو اور وہ ترکہ میں سے کپڑا خریدے۔ تو نقصانِ عیب لینے کا حق ہوگا۔ اگر کوئی اور شخص اُسے کارِ نیک سمجھتے ہوئے کفن دے تو نقصانِ عیب لینے کا حق نہ ہوگا۔ (محیط) کوئی شخص ایک درخت خرید کر اسے کاٹے اور وہ بجز جلانے کے اور کسی کام کا نہ ہو تو اسے نقصانِ عیب وصول کرنے کا حق ہوگا۔ البتہ اگر فروخت کنندہ کٹے ہوئے درخت کو لوٹانے پر رضامند ہو تو خریدار وہ کٹا ہوا درخت لوٹا دے اور نقصانِ عیب وصول کرنیکا اس صورت میں حق نہ ہوگا۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ یہ حکم اس درخت کو جلانے کی خاطر نہ خریدنے کی صورت میں ہے۔ اگر جلانے کی خاطر خریدا ہو تو مذکورہ بالا صورت میں بھی نقصانِ عیب لینے کا حق نہ ہوگا۔ (ذخیرہ)

امام محمد رح "جامع" کے اندر بیان فرماتے ہیں کہ کوئی مسلمان انگور کا شیرہ خریدے اور اس پر قابض ہو جائے درآنحالیکہ وہ اس کے پاس رہتے ہوئے شراب بن گیا ہو، اس کے بعد اس کے کسی عیب پر اطلاع ہو تو اسے لوٹانے کا حق نہ ہوگا البتہ بقدر نقصانِ عیب لینے کا حق ہوگا۔ لہٰذا اگر فروخت کنندہ کہے کہ میں ہی شراب لوٹائے لیتا ہوں تو اسے یہ حق حاصل نہ ہوگا کیونکہ اس کا لوٹا دینا اور واپس دینا شرعی اعتبار سے ممنوع ہے۔ لہٰذا اگر خریدار فروخت کنندہ سے عیب کے بارے نزاع نہ کرے حتیٰ کہ یہ شراب سرکہ بن جائے تو اسے نقصانِ عیب وصول کرنے کا حق ہوگا اور عیب کے باعث لوٹانے کا حقدار نہ ہوگا، البتہ اگر فروخت کنندہ اسے منظور کرلے تو لوٹا سکتا ہے (محیط)

اگر کوئی عیسائی دوسرے عیسائی سے شراب خریدے اور وہ دونوں قابض ہو جائیں اس کے بعد دونوں اسلام قبول کرلیں۔ پھر خریدار کو شراب کے اندر کوئی عیب نظر آئے تو اسے واپس کرنے کا حق نہ ہوگا خواہ فروخت کنندہ اسے منظور بھی کیوں نہ کرے۔ البتہ اسے نقصانِ عیب وصول کرنیکا حق ہوگا۔ لہٰذا اگر وہ نقصان عیب نہ لے حتیٰ کہ وہ شراب سرکہ بن جائے تو عیب کے باعث فروخت کنندہ کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ البتہ اگر فروخت کرنے والا رضامند ہو تو فروخت کنندہ کو لوٹا لینے کا حق حاصل ہے۔ (ذخیرہ)

شیخ ابوالقاسم رح سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص سرکہ خریدے اور جب وہ خریدار کے مٹکہ میں ڈالا جائے تو پتہ چلے کہ سرکہ بدبودار اور بیکار ہے، تو شیخ ابوالقاسم رح نے فرمایا کہ وہ خریدار کے پاس بطور امانت رہے گا۔ لہٰذا اگر وہ ضائع ہو جائے یا خراب ہو جائے تو اس کے اوپر ضمان لازم نہ ہوگا اس کے بعد دریافت کیا گیا کہ اگر خریدار اسے خراب ہو جانے کے باعث بہا دے تو شیخ رح نے فرمایا

کہ اگر وہ اس حالت کو پہنچ گیا تھا کہ اس کی خراب ہونے کی بنا پر کوئی قیمت ہی نہ ہو سکتی تھی اور دو گواہوں نے اس بات کی گواہی دی ہو تو اس صورت میں خریدار کے اوپر کوئی ضمان واجب نہ ہوگا۔ (تاتار خانیہ)

اگر خریدار سے دوسرا شخص مبیع خریدلے اور دوسرے خریدار کو اس کے اندر کوئی عیب نظر آئے اور اس کے پاس رہتے ہوئے اس کے اندر کوئی اور عیب پیدا ہو جانے کے باعث واپس نہ ہو سکے اور وہ اپنے فروخت کنندہ سے نقصانِ عیب وصول کرلے تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اس کے فروخت کنندہ یعنی پہلے خریدار کو یہ حق نہ ہوگا کہ اپنے فروخت کنندہ سے نقصانِ عیب وصول کرے، امام ابو یوسف رح و امام محمد رح کی رائے اس کے اندر مختلف ہے۔ (صغریٰ)

کوئی شخص ایک غلام خرید کر اس کے اوپر قابض ہو جائے اور اسے کسی اور شخص کے ہاتھ بیچ دے اور وہ اس دوسرے خریدار کے پاس موت کی آغوش میں سو جائے، اس کے بعد اس کے کسی ایسے عیب کی اطلاع ہو جو پہلے سے فروخت کنندہ کے پاس رہتے ہوئے بھی موجود ہو تو اس صورت میں دوسرے خریدار کو نقصانِ عیب دوسرے فروخت کنندہ سے لینے کا حق ہوگا اور دوسرے فروخت کنندہ یعنی پہلے خریدار کو پہلے فروخت کنندہ سے نقصانِ عیب لینے کا حق نہ ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ نقصانِ عیب وصول کرنے کے باعث دوسری بیع کے فسخ ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ اور دوسری بیع کے باقی رہنے کے باوجود دوسرے فروخت کرنے والے کو پہلے فروخت کرنے والے سے کچھ لینے کا حق نہ ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

امام محمد رح جامع صغیر کے اندر فرماتے ہیں کہ کوئی شخص دوسرے شخص سے ہزار دراہم کے بدلہ ایک غلام خریدے اور وہ دونوں قابض ہو جائیں۔ پھر خریدار اقرار کرے کہ فروخت کنندہ نے بیع سے قبل اسے حلقۂ غلامی سے آزاد یا اُسے مدبر کر دیا تھا یا باندی ہو اور اس کے متعلق خریدار کہے کہ اس نے اسے ام ولد بنا دیا تھا اور فروخت کرنے والا اس بات کا انکار کرتے ہوئے حلف کرلے تو خریدار کا اقرار فروخت کنندہ کے سلسلہ میں قابلِ اعتبار نہ ہوگا۔ البتہ خود خریدار کے لئے حجت قرار دیا جائیگا لہٰذا آزاد کرنے کے اقرار کے ساتھ غلام کے حلقۂ غلامی سے آزاد ہو جانے کا حکم ہوگا اور اس کی ولاء[1] کو موقوف قرار دیں گے۔ اور مدبر کے اقرار کے اندر مدبر موقوف قرار دیا جائے گا اور ام ولد کے اقرار کے اندر بھی مذکورہ برقرار رہے گا۔ اگر خریدار کو خرید کردہ شے کے اندر کوئی ایسا عیب نظر آئے جس عیب کا فروخت کنندہ کے پاس واقع ہونا معلوم ہو تو اسے نقصانِ عیب وصول کرنے کا حق ہوگا۔

اسی طریقہ سے اگر خریدار یہ اعتراف کرے کہ یہ غلام اصلی آزاد اور مسئلہ کی باقی ماندہ شکل بھی ہو تب بھی نقصانِ عیب کے وصول کرنے کا حق ہوگا۔ (محیط) اگر خریدار اس کا مدعی ہو کہ فروخت کنندہ نے

---

[1] آزادی کی بنا پر ملنے والا ترکہ۔۱۲

یہ غلام بیچ دیا حالانکہ یہ دراصل فلاں شخص کا غلام ہے اور فلاں شخص اس کے قول کی تصدیق و تصویب کرکے غلام لیلے پھر خریدار کو اس کے اندر کوئی عیب نظر آئے تو اس کے نقصان عیب کے لینے کا حق نہ ہوگا۔ اگر فلاں شخص خریدار کو جھوٹا قرار دے تو اس صورت میں اسکو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ (محیط سرخسی)

اگر اول عیب سے آگاہ ہو جائے اس کے بعد فلاں شخص کا غلام ہونے کا اعتراف کرے اور وہ شخص اسے جھوٹا قرار دے تو اس شکل میں اسکو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا (کافی) اگر خریدار غلام کے اندر کوئی پرانا عیب پائے اور پھر اس کے پاس رہتے ہوئے اس کے اندر کوئی عیب پیدا ہو جائے جتنی کہ لوٹایا نہ جاسکے اور یہ عیب اس اقرار و اعتراف سے قبل ہو کہ یہ فلاں آدمی کا غلام ہے اور خریدار نقصان عیب وصول کرلے اس کے بعد خریدار اقرار کرے کہ اس غلام کا مالک فلاں شخص ہے اور فلاں شخص اس کے قول کی تصدیق کردے تو فروخت کنندہ خریدار کے اس سے وصول کردہ نقصان عیب کو لوٹانے کا حقدار نہ ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص کسی سے ایک غلام خرید کر اس پر قابض ہو جائے اس کے بعد کہے کہ میں نے یہ غلام خریدنے کے بعد فلاں شخص کے ہاتھ فروخت کردیا اور وہ شخص اسے حلقۂ غلامی سے آزاد کرچکا ہے مگر وہ شخص اسے جھوٹا قرار دے تو غلام کے خریدار کی جانب سے اس کے اقرار کی بنیاد پر آزاد ہو جانے کا حکم ہوگا۔ اور اگر خریدار کو پھر اس کے اندر کوئی عیب نظر آئے تو فروخت کنندہ سے کچھ لینے کا حق نہ ہوگا اگر خریدار یہ اقرار کرے کہ میں اسے فلاں کے ہاتھ بیچ چکا ہوں اور یہ نہ کہے کہ اسے حلقۂ غلامی سے آزاد کردیا اور وہ شخص اس بات سے انکار کرتے ہوئے حلف کرے۔ اس کے بعد خریدار کو اس میں کوئی عیب نظر آئے تو اس صورت میں فروخت کنندہ کو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص ہزار دراہم میں ایک غلام خریدے اور دونوں یعنی بائع اور خریدار غلام اور ثمن پر قابض ہو جائیں۔ پھر خریدار اقرار کرے کہ اس غلام کا مالک فلاں شخص ہے جو کہ میری خریداری سے قبل اسے حلقۂ غلامی سے آزاد کرچکا تھا۔ اور فروخت کنندہ اس کا انکار کرتا ہو تو یہ تین شکلوں سے خالی نہ ہوگا۔ (۱) یا تو وہ آدمی خریدار کے اعتراف کی حلقۂ غلامی سے آزاد کرنے اور مالک ہونے دونوں ہی کی تصویب و تصدیق کردے گا۔ (۲) یا صرف مالک ہونے کی تصدیق کرے گا اور آزاد کرنے کی[عہ]۔ لہٰذا پہلی شکل میں یہ غلام فلاں کا آزاد کردہ شمار ہوگا۔ اگر خریدار کو اس غلام کے اندر کوئی پرانا عیب نظر آئے تو فروخت کنندہ سے کچھ لینے کا حق نہ ہوگا۔ اور دوسری شکل میں غلام اس فلاں آدمی کے حوالہ کردیا جائے گا اور بائع کا غلام ہونے کی صورت میں اسکے آزاد نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اس کے بعد اگر خریدار کو اس کے اندر کوئی عیب نظر آئے تو فروخت کنندہ کو کچھ لینے کا حق نہ ہوگا۔ تیسری شکل میں غلام خریدار کی جانب سے آزاد ہونیکا حکم ہوگا

عہ یا نہ مالک ہونیکی تصدیق کریگا اور نہ آزاد کرنیکی ۱۲

اور ولاء کے موقوف رہنے کا حکم کیا جائے گا، اگر خریدار کو غلام کے اندر کوئی پرانا عیب نظر آئے تو فروخت کرنے والے سے نقصان عیب لینے کا حق ہوگا۔ (محیط) اس شکل میں اگر فلاں آدمی دوسری مرتبہ اس کے سچے ہونے کا اعتراف کرلے تو فروخت کنندہ خریدار سے اس نقصان کو جو اس نے عیب کے باعث لیا ہے لوٹا دے گا۔ اگر خریدار یہ اعتراف کرے کہ اس غلام کا مالک فلاں آدمی تھا اور میرے خریدنے کے بعد اس نے اسے حلقۂ غلامی سے آزاد کردیا تو اس صورت میں نقصان عیب لینے کا حق نہ ہوگا۔ چاہے فلاں آدمی اس کے قول کی تصدیق کرے یا اس کے قول کا انکار کرے (محیط سرخسی)

فصل چہارم: عیب کے دعوے، اسکے بارے میں نالش اور گواہ پیش کرنے کا ذکر

یہ بات واضح رہے کہ عیب دو قسموں پر مشتمل ہے: (۱) ظاہر عیب وہ (۱) عیب کا نام ہے جسکا قاضی خود مشاہدہ کرکے شناخت کرسکے مثلاً مجروح اور نابینا ہونا، انگلی کا زیادہ ہونا وغیرہ۔ (۲) باطن یعنی چھپی ہوئی وہ اس عیب کا نام جس کا قاضی مشاہدہ کرکے شناخت کرسکے ظاہر عیب چند قسموں پر مشتمل ہے (۱) ایسا ظاہر عیب جو پرانا ہو مثلاً انگلی کا زیادہ ہونا (۲) وہ عیب نیا پیدا ہوگیا ہو مگر وقتِ بیع سے لیکر نزاع کے وقت تک اس کا پیدا ہونا محتمل نہ ہو بلکہ وہ پرانا ہو۔ مثلاً چیچک کے داغ (۳) اس قسم کا نیا عیب کہ بیع کے وقت سے نزاع کے وقت تک اسکے پیدا ہونے کا احتمال ہو مثلاً زخم (۴) وہ عیب کہ اس کے بیع سے پہلے پیدا ہونے کا احتمال نہ ہو باطنی عیب دو قسموں پر مشتمل ہے (۱) موجود نشانات سے اس کی شناخت ہوسکتی ہو مثلاً حاملہ یا شبیہ ہونا یا اس طرح کی بیماری جس سے مرد آگاہ نہیں ہوتے۔ (۲) موجود علامات سے اس کی شناخت ممکن نہ ہو۔ مثلاً۔ زنا ہونا، چوری کا ارتکاب کرنا۔ اور پاگل پن وغیرہ لہذا اگر کسی ایسے ظاہر کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہے جس کا قاضی خود مشاہدہ کرسکے تو اسے دیکھا جائے۔ لہذا اگر وہ عیب معلوم ہوجائے تو نالش کی قاضی سماعت کرے گا۔ ورنہ نہیں کرے گا۔ پس اگر قاضی نے اس میں عیب دیکھا درآنحالیکہ وہ عیب پرانا ہو یا ایسا نیا عیب ہو جس کے پیدا ہونے کا بیع کے وقت سے نزاع کے وقت تک پیدا ہونے کا

احتمال نہ ہو تو اس صورت میں خریدار کو اس کے واپس کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ کیونکہ اس وقت عیب کا مشاہدہ کرکے اس کا یقین ہوگیا کہ یہ عیب فروخت کنندہ کے پاس رہتے ہوئے

اس کے اندر پیدا ہوا تھا۔ وجہ یہ ہے کہ اس نوع کا عیب نیا نہیں ہوتا یا اتنے عرصہ کے اندر اس کا پیدا ہونا ممکن نہیں۔ البتہ خریدار کو اس صورت میں لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ جبکہ فروخت کرنے والا اس کا مدعی ہو کہ خریدار کی رضامندی کے باعث اس کے لوٹانے کا حق ساقط و ختم ہو چکا۔ اس بارے میں بحلف خریدار کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دیں گے۔ (محیط)

پھر اگر فروخت کنندہ یہ چاہے کہ خریدار سے حلف لیلے تو تمام روایات کی رو سے خریدار سے حلف لیں گے۔ اور اگر فروخت کنندہ اس سے حلف کے لیے نہ کہے تو اس صورت میں حلف لینے کے اندر فقہاء کی رائیں مختلف ہیں۔ اکابر فقہاء فرماتے ہیں کہ روایت کے ظاہر کی رو سے اس سے حلف نہ لینے کا حکم ہوگا۔ پھر خریدار کے حلف دلانے کی صورت میں بیشتر قاضی کہتے ہیں کہ اس سے یہ کہیں گے تو اس طریقہ سے حلف کر کہ "واللہ میرا عیب کے باعث لوٹانے کا حق جس لحاظ سے میرا دعویٰ ہے صراحتاً یا دلالۃً ختم و سوخت نہیں ہوا اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے (محیط و ذخیرہ)

اگر اس طرح کا عیب ہو جو اس مدت کے اندر پیدا ہو سکتا ہو بلکہ اس مدت سے قبل بھی پیدا ہو جانے کا احتمال ہو یا اس کے معلوم کرنے کے اندر دشواری کا سامنا ہو تو اس صورت میں قاضی فروخت کنندہ سے یہ پوچھے گا کہ کیا یہ عیب فروخت کردہ شے میں تیرے پاس رہتے ہوئے بھی تھا۔ اگر وہ اعتراف کرلے تو خریدار کو مبیع کے لوٹانے کا حق حاصل ہوگا مگر فروخت کرنے والے کو یہ حق ہے کہ وہ خریدار کی واپسی کے حق کے ساقط و ختم ہو جانے کا دعویٰ کرے لہٰذا اگر وہ اس بات کا مدعی ہو تو فروخت کنندہ کا دعویٰ اس طور سے ثابت ہو جائے گا کہ خریدار حلف نہ کرے یا فروخت کنندہ اپنے دعوے کے گواہ پیش کردے۔ اگر فروخت کنندہ اس سے انکار کرے کہ یہ عیب اس کے پاس رہتے ہوئے اس میں پیدا ہوا ہے تو بحلف اس کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دینے کا حکم ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ خریدار کے پاس اسکے گواہ موجود نہ ہوں کہ یہ عیب فروخت کنندہ کے پاس رہتے ہوئے اس میں پیدا ہوا تھا (محیط) فروخت کنندہ سے حلف لینے کے طریقہ میں فقہاء کی رائیں مختلف ہیں۔

فقہاء احناف رح فرماتے ہیں کہ درست یہ ہے کہ اس طرح کا حلف لیا جائے کہ خریدار کو مجھے مبیع کے لوٹانے کا حق اس عیب کے باعث جس کا وہ مدعی ہے حاصل نہیں ہے۔ (محیط سرخسی) اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا گیا ہے۔ (تاتارخانیہ) اگر اس طرح کا عیب ہو کہ اس کے بیع کی مدت سے پہلے ہونے کا احتمال نہ ہو تو قاضی اسے فروخت کنندہ کو نہیں لوٹائے گا۔ اگر عیب باطنی اور پوشیدہ ہو لہٰذا اگر وہ اندرونی مشاہدہ کے بغیر علامات موجود ہونے کی بنا پر شناخت کیا جا سکتا ہو اور ایسے مقام پر ہو کہ جس سے مرد آگاہ ہو سکتے ہوں پس اگر قاضی بیماری پہچان سکتا ہو تو خود قاضی دیکھے اور اگر وہ نہ پہچان سکتا ہو تو شناخت کنندہ سے اس کے متعلق پوچھے اور دو عادل اور شرعاً قابلِ اعتماد لوگوں پر اعتماد کرے زیادہ احتیاطی پہلو یہی ہے۔ ورنہ ایک عادل شخص بھی کافی ہے لہٰذا اگر ایک عادل شخص قاضی کو اس بات سے باخبر کرے تو اس کے قول کے باعث تنازع ختم کرنے کی خاطر عیب کے ثابت ہونے کا

حکم ہوگا۔ پھر قاضی فروخت کنندہ سے حلف لے گا۔ اور محض ایک کے کہدینے سے نہیں لوٹائے گا۔ "شرح جامع" میں بعض فقہاء نے اس طرح بیان کیا ہے۔ "شرح آداب القاضی" مصنفہ امام خصاف رح کے اندر ہے۔ یہ بات پیش نظر رہنی چاہیئے کہ اگر یہ عیب اس نوع سے ہے جو اتنے عرصہ میں پیدا ہوسکتا ہو اور ایک یا دو کے کہنے کے باعث اس کی شناخت ہوجائے یا دونوں کو اس کی شناخت میں دشواری کا سامنا ہو اور ان کے درمیان باہم اختلاف ہوجائے تو فروخت کنندہ کو نہ لوٹانیکا حکم ہوگا۔ بلکہ قاضی فروخت کنندہ سے حلف لیگا۔ اگر یہ عیب اسطرح کا نہ ہو جو اتنے عرصہ میں پیدا ہوسکتا ہو۔ اس صورت میں اگر صرف ایک شخص کے کہنے سے اس عیب کا علم ہوا تو قاضی واپس کرانے کا حکم نہ کرے گا اور فروخت کنندہ سے حلف لے گا۔ اور اگر دو کے کہنے کے باعث عیب کا علم ہوا ہو تو قدوری اور اور "کتاب الاقضیۃ" کے اندر ہے کہ قاضی ان دونوں کے کہنے کے باعث لوٹا دیگا۔ "شرح جامع" کے اندر بعض فقہاء یہی تحریر فرماتے ہیں (ذخیرہ)

اگر یہ عیب اس طرح کا ہو کہ عورتوں کے علاوہ اس کے اوپر کوئی مطلع نہ ہوتا ہو مثلاً حمل اس کے مانند۔ اس صورت میں قاضی اس کا عورتوں کے ذریعہ معائنہ کرائے گا اور اس شکل میں ایک عادلہ عورت کا کہنا معتبر ہوگا۔ زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ عادلہ عورتیں دو ہوں۔ لہذا اگر ایک عادلہ عورت اس باندی کو حاملہ قرار دیتی ہو یا دو عادلہ عورتیں حاملہ قرار دیں تو نزاع قائم کرنے کی خاطر عیب تسلیم کیا جائے گا۔ پھر اگر ایک عادلہ عورت یا دونوں یہ کہیں کہ باندی بیع کی مدت کے اندر حاملہ ہوئی ہے تو قاضی یہ باندی فروخت کنندہ کو لوٹا دینے کا حکم نہ کریگا۔ البتہ فروخت کرنے والے سے حلف لے گا۔ البتہ اگر وہ حلف سے انکار کرے تو قاضی باندی اسکو لوٹا دینے کا حکم کرے گا۔

اگر ایک یا دو عورتیں کہیں کہ اس کے اندر عیب فروخت کنندہ کے پاس رہتے ہوئے پیدا ہوا ہے۔ لہذا اگر قابض ہوجانے کے بعد واقع ہو تو قاضی لوٹانے کا حکم نہ کرے گا۔ مگر فروخت کنندہ سے حلف لے گا۔ اور قابض ہونے سے قبل واقع ہو تب بھی یہی حکم ایک کے کہنے سے واپس نہ کرنے کا برقرار رہے گا۔ اگر دو عورتیں یہ کہتی ہوں تو اس صورت میں بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رح کے قول کے اوپر قیاس کرتے ہوئے قاضی نہ لوٹانیکا حکم کریگا اور امام ابو یوسف رح و امام محمد رح کے قول کی رو سے لوٹانے کا حکم کریگا۔ "آداب القاضی" کے اندر خصاف رح بیان فرماتے ہیں کہ روایت کے ظاہر کی رُو سے ہمارے اصحاب (احناف رح) فرماتے ہیں کہ قاضی نہ لوٹانے حکم کرے گا۔

"قدوری" کے اندر موجود ہے کہ امام ابو یوسف رح و امام محمد رح کے مشہور قول کی رو سے قاضی اسے واپس نہ کرے گا۔ بلکہ فروخت کرنے والے سے حلف لے گا۔ اگر وہ حلف نہ کرے تو ان دونوں عورتوں کی شہادت سے اس کے انکار کے باعث قوی ہوجائے گی۔ لہذا واپس کرنے کے حق کے ثابت ہوجانیکا حکم ہوگا "صدر الشہید رح" "جامع صغیر کی کتاب البیوع" میں فرماتے ہیں کہ اگر ایک عادلہ عورت اس باندی کو حاملہ قرار دے اور دو یا تین عورتیں اس کے حاملہ نہ ہونے کے بارے میں

کہتی ہوں تو اس عورت کے کہنے کے باعث فروخت کنندہ کے سلسلہ میں نزاع قائم ہوگا اور دو یا تین عورتوں کا اسکو حاملہ قرار نہ دینا اس عورت کے قول کا معارض ومقابل نہ ہوگا۔ اگر فروخت کنندہ قاضی سے کہے کہ باندی کے حاملہ ہونے کو بتانے والی عورت دائی کے کام سے ناواقف ہے تو قاضی کو چاہیئے کہ اس بات کی معلومات کیلئے کہ باندی حاملہ ہے یا نہیں ایک جاننے والی اور دائی کے کام سے واقف عورت مقرر کرے (محیط)

کوئی شخص ایک بالغہ باندی خریدے، اس کے بعد مدعی ہو کہ یہ خنثیٰ ہے یعنی اس کے مرد اور عورت دونوں کی علامتیں ہیں۔ امام محمد رحـ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں فروخت کنندہ سے اس پر حلف لیں گے کہ یہ اسطرح کی عورت نہیں ہے کیونکہ نہ اسے مرد دیکھ سکتا ہے نہ عورت دیکھ سکتی ہے (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص دعویٰ کرے کہ باندی استحاضہ[1] کے عیب میں مبتلا ہے تو اس کے اندر دعوے کے سماعت کے قابل ہونے کیلئے عورتوں کی جانب رجوع کرنے اور ان کی شہادت کے اوپر قابض ہونے سے قبل یا قابض ہونے کے بعد وہی حکم ہوگا جو کہ حمل کے دعوے کے اندر تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاچکا ہے۔ مگر فرق صرف اس قدر ہے کہ اگر استحاضہ کے سلسلہ میں مرد شہادت دیں تو ان کی گواہی کو بھی قابلِ قبول قرار دیں گے۔ وجہ یہ ہے کہ خون کے ادرار اور جاری ہونے کو مرد بھی دیکھ سکتا ہے۔ لہذا مرد کی شہادت سے بھی اس کے ثابت ہونے کا حکم کیا جاسکتا ہے۔ (محیط)

کوئی شخص باندی خرید کر اس کے اوپر قابض ہوجائے پھر خریدار کہے کہ اسے ماہواری نہیں آتی تو امام ابو بکر محمد ابن الفضل رحـ فرماتے ہیں کہ خریدار کے دعوے کے قابلِ سماعت نہ ہونیکا حکم ہوگا۔ البتہ اگر وہ یہ دعویٰ کرے کہ حمل یا کسی بیماری کے باعثِ ماہواری بند ہوگئی تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ وہ حمل کے سبب ماہواری بند ہونے کا مدعی ہو تو اسکا دعویٰ قابلِ سماعت ہوگا۔ اور قاضی عورتوں کے ذریعہ باندی کا معائنہ کرائے گا۔ اگر عورتیں اسے حاملہ قرار دیں تو فروخت کنندہ سے اس بات پر حلف لیا جائے گا کہ باندی اس کے پاس رہتے ہوئے حاملہ نہیں ہوئی تھی اور اگر وہ اسے غیر حاملہ قرار دیں تو فروخت کنندہ سے حلف نہ لینے کا حکم کیا جائے گا (فتاویٰ قاضی خاں)

اگر یہ دعویٰ کرے کہ بیماری کے باعث ماہواری بند ہوگئی تو اطباء کے قول کی جانب رجوع کرنیکا حکم ہوگا۔ (ذخیرہ) اگر خریدار باندی کو حمل کے باعث ماہواری نہ آنے کا مدعی ہو تو اس کے اندر امام محمد رحـ سے دو قسم کی روایات ہیں ایک تو یہ کہ اگر باندی کی خریداری کے وقت سے چار ماہ دس یوم گذر رہے ہوں تو اس صورت میں اس کا دعویٰ قابلِ سماعت ہوگا۔ اور اس سے کم ہونے کی صورت میں قابلِ سماعت نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ دوسری روایت کے اندر صرف دو ماہ پانچ روز ہیں۔ لوگوں کا عمل اسی دوسری

---

[1] بیماری کا خون، ماہواری کی متعینہ مدت یا دس روز سے زیادہ آنے والا خون ۱۲

روایت کے اوپر ہے۔ فتوے کیلئے اسی کو راجح و پسندیدہ قرار دیا گیا ہے (مختار الفتاوی)
اگر قاضی اس کے دعوے کی سماعت کرے تو وہ فروخت کرنے سے پوچھے گا کہ کیا یہ باندی اسی طرح کی ہے جیسا کہ خریدار کہہ رہا ہے۔ اگر وہ کہے کہ ایسی ہی ہے تو قاضی فروخت کنندہ کو یہ باندی لوٹا دے گا۔ اور اگر وہ کہے کہ اب ایسی ہو گئی ورنہ میرے پاس رہتے ہوئے تو ایسی نہیں تھی۔ اس صورت میں فروخت کرنے والے کے سلسلہ میں نزاع قائم ہو جائے گا۔ کیونکہ فروخت کنندہ اور خریدار دونوں کے قول سے عیب کے اسوقت موجود ہونے کی تصدیق ہو رہی ہے۔ لہذا اگر خریدار فروخت کنندہ سے حلف لینا چاہے تو قاضی اس سے حلف کے لئے کہے گا۔ اگر وہ حلف کرلے تو بری الذمہ قرار دیا جائے گا اور انکار کی صورت میں باندی اس کو لوٹا دی جائے گی۔
اگر خریدار گواہ پیش کرے تو ماہواری منقطع ہونے کے سلسلہ میں قابل قبول قرار نہ دینے اور استحاضہ کے دعوے میں قابل قبول قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اگر فروخت کنندہ کہے یہ غلط ہے کہ بردست اس کی ماہواری بند ہو گئی تو اس کے اندر فقہاء کی رائیں مختلف ہیں کہ اس سے حلف لیا جائے گا یا نہیں امام ابو حنیفہ رح اس سے حلف نہ لینے کا حکم فرماتے ہیں۔ امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اس سے حلف لینے کا حکم ہوگا (نہر الفائق)
"کتاب الاقضیہ" کے اندر ہے کہ کوئی شخص ایک باندی خریدے اور خریدار یہ لگائے کہ اسکے سر میں ایک زخم فروخت کنندہ کے پاس رہنے کے زمانہ سے ہے اور قاضی فروخت کرنے والے سے حلف کے اور وہ حلف پر آمادہ نہ ہو اور خریدار اسے لوٹا دے۔ اس کے بعد فروخت کنندہ مدعی ہو کہ باندی کے خریدار کے پاس رہتے ہوئے حمل ٹھہر گیا اور وہ اسوقت بھی حاملہ ہے تو قاضی اس بارے میں خریدار سے پوچھیگا۔ اگر خریدار یہ کہے کہ مجھے اس کا کوئی علم نہیں تو اس صورت میں قاضی اسے عورتوں کو دکھلائے گا۔ لہذا اگر عورتیں کہتی ہوں کہ یہ حاملہ ہے تو محض عورتوں کے کہنے سے باندی خریدار کو نہیں لوٹائی جائے گی۔ البتہ خریدار کے ذمہ نزاع قائم و ثابت ہونیکا حکم ہوگا۔ پس اس سے کہا جائیگا کہ وہ اس بات کا حلف کرے کہ باندی اس سے حاملہ نہیں[1]۔ لہذا اگر وہ حلف کرے تو خریدار کے ذمہ کوئی نزاع نہ ہوگا اور واپسی بدستور برقرار رہے گی۔
اگر وہ حلف سے انکار کرے تو فروخت کنندہ کے دعوے کے ثابت ہونے کا حکم کیا جائیگا لہذا فروخت کرنے والا باندی کو اسکے زخم کے عیب سمیت خریدار کو لوٹا دے گا۔ پس فروخت کرنے والا اگر کہے کہ میں باندی کو حاملہ ہونے کے عیب کے باوجود اپنے پاس رکھتا ہوں البتہ زخم کے عیب کا نقصان و تاوان ادا نہ کروں گا تو اسے یہ حق حاصل ہوگا۔ اگر اس مسئلہ کے اندر یہ شکل ہو کہ قاضی جسوقت خریدار سے پوچھے کہ یہ حاملہ ہے۔ اور وہ کہے کہ یہ حمل فروخت کنندہ کے پاس رہنے کے زمانہ کا ہی

---

[1] یعنی وہ اس سے ہمبستر نہیں ہوا کہ حمل اسکا قرار دیا جائے۔

درآنحالیکہ مجھے اسکی خبر نہ تھی تو اس صورت میں قاضی اس کے دعوے کو سنے گا اور فروخت کنندہ سے حلف لے گا۔ لہذا اگر وہ حلف کرے تو فروخت کنندہ کے پاس رہتے ہوئے اس کا حاملہ ہونا ثابت نہ ہوگا۔ اگر خریدار اس کا اعتراف کرے کہ باندی اس کے پاس حاملہ ہوئی ہے تو فروخت کنندہ کو یہ حق ہوگا کہ باندی خریدار کو لوٹا دے اور اس کے ساتھ ساتھ زخم کے نقصان و تاوان کی ادائیگی کرے۔ اگر فروخت کنندہ حلف سے انکار کردے تو یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ عیب بائع کے پاس پیدا ہوا (یعنی مثلاً وہ وہیں حاملہ ہوئی) اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ خریدار کا فروخت کنندہ کو لوٹا دینا درست و صحیح تھا "کتاب الاقضیہ" کے اندر اسی طرح ذکر کیا گیا ہے کہ اگر اس طرح ہو کہ جب قاضی باندی کو زخم کا عیب پائے جانے کے باعث فروخت کنندہ کو لوٹا دینے کا حکم کرے اور اس سے پہلے کہ خریدار فروخت کرنے والے کو باندی واپس کرے فروخت کنندہ خریدار پر یہ دعویٰ کرے کہ یہ باندی حمل سے ہے اور خریدار کے پاس رہتے ہوئے یہ حاملہ ہوئی۔ اور خریدار کہے کہ یہ نہیں بلکہ فروخت کنندہ کے پاس رہتے ہوئے حاملہ ہوئی تو اس صورت میں قاضی باندی کی واپسی میں عجلت سے کام نہ لیگا اور خریدار اس کے دعوے پر کہ یہ فروخت کرنے والے کا حمل ہے فروخت کنندہ سے حلف لے گا اور اس شکل میں خریدار پر حلف لازم نہیں ہوتا۔ (محیط)

اگر عیب باطنی و پوشیدہ ہو اور ظاہری علاماتِ بدن سے اس کا پتہ نہ چل سکتا ہو۔ (مثلاً پاگل پن یا چوری کرنا یا بستر کے اوپر پیشاب کر دینا وغیرہ) تو اس طرح کے عیب کے اندر ضرورت ہے کہ وہ فوری طور پر ثابت ہو اور اس کی فوری طور پر موجود ہونے کی شناخت کا طریقہ "جامع" کے اندر امام محمد رح نے یہ بیان فرمایا ہے کہ قاضی فروخت کنندہ سے یہ پوچھے کہ کیا یہ عیب سردست اسکے اندر موجود ہے جو فقہاء فرماتے ہیں کہ فروخت کنندہ سے اسوقت ایسی بات پوچھے اور اس نوع کا سوال کرے گا جبکہ خریدار کا دعویٰ درست و صحیح ہو۔ اور خریدار کا دعویٰ اس صورت میں درست ہوگا کہ جب وہ اس کا مدعی ہو کہ یہ عیوب مبیع میں فروخت کنندہ کے پاس رہتے ہوئے پیدا ہو چکے تھے اور خریدار کے پاس رہنے کے عرصہ میں بھی وہ عیوب بدستور موجود ہوں۔ پاگل پن میں اتنا کافی ہے کہ فروخت کنندہ کے پاس رہتے ہوئے موجود ہو اور یہ دعویٰ ہو کہ خریدار کے پاس رہتے ہوئے بھی موجود[1] ہے۔ لیکن چوری اور فرار اور پیشاب کرنے کے عیوب کے اندر تھوڑا سا اضافہ اور ہونا چاہئے وہ یہ کہ خریدار اس طرح دعویٰ کرے کہ یہ عیب فروخت کرنے والے کے پاس رہتے ہوئے بھی موجود تھا اور خریدار کے پاس بھی اور حالت دونوں جگہ برابر ہے۔ حالت کی برابری کا مطلب یہ ہے کہ فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے پاس یہ عیوب حد بلوغ تک پہونچنے سے قبل اس کے اندر پائے جائیں یا دونوں کے پاس حد بلوغ کو پہنچ جانے کے بعد یہ عیوب اس کے اندر

[1] خواہ درمیانی وقفہ میں افاقہ رہا ہو یا نہ رہا ہو ۱۲

پائے جائیں۔ لہذا اگر فروخت کنندہ کے پاس بالغ ہونے سے قبل اور خریدار کے پاس حد بلوغ کو پہونچنے کے بعد پائے جائیں۔ اس طریقہ سے پائے جانے کی صورت میں دعوے کے درست ہونے اور فروخت کنندہ سے پوچھے جانے کیلئے کافی قرار نہ دیں گے۔ اور پاگل پن کے عیب میں چاہے یہ عیب فروخت کنندہ یا خریدار کے پاس حد بلوغ تک پہونچنے سے قبل ہو یا دونوں کے پاس حد بلوغ تک پہونچنے کے بعد پائے جائیں۔ یا فروخت کنندہ کے حد بلوغ کو پہونچنے سے قبل اور خریدار کے پاس حدِ بلوغ کو پہونچنے کے بعد پایا جائے تب بھی دعوے کے درست ہونے اور فروخت کنندہ سے پوچھے جانے کیلئے کافی ہے (ذخیرہ)

فرار ہونے یا اس کی طرح ایسے عیوب جن کے اندر لوٹانا اس پر منحصر ہے کہ وہ عیب فروخت کنندہ اور خریدار دونوں کے پاس پائے جائیں مثلاً بستر کے اوپر پیشاب کرنا اور پاگل پن اور چوری کا دعویٰ کرنا تو ان میں سے کسی عیب کے اندر جب فروخت کرنے والا سر دست موجود ہونیکا انکار کرتا ہو تو اس صورت میں قاضی فروخت کنندہ سے اسوقت تک حلف نہیں لے گا جبتک کہ خریدار اس بات کے گواہ نہ پیش کر دے کہ یہ غلام خریدار کے پاس سے مفرور ہوا ہے۔ البتہ اگر فروخت کنندہ سے اس کے سر دست اور اسوقت موجود ہونے کا اعتراف کرلے۔ لہذا اگر وہ اپنے پاس موجود ہونے کا اعتراف کرے تو قاضی خریدار کی درخواست پر اسے لوٹا دے گا۔ اور فروخت کنندہ انکار کرے تو خریدار سے اس کے دعوے کے گواہ طلب کئے جائیں گے کہ یہ غلام فروخت کنندہ کے پاس سے مفرور ہوا تھا۔ لہذا اگر وہ گواہ پیش کر دے تو قاضی غلام فروخت کنندہ کو لوٹا دے گا۔ اور اگر وہ گواہ نہ پیش کر سکے تو قاضی فروخت کنندہ سے اس طرح حلف لے گا کہ "واللہ میں نے اسے بیچا اور حوالہ کر دیا حالانکہ یہ میرے پاس سے سپرد کرنے کے وقت تک کبھی فرار نہیں ہوا تھا۔"

اگر خریدار اس عیب کے سر دست موجود ہونے کے گواہ پیش کرے تو فروخت کنندہ سے اسطرح حلف لینے کا حکم ہوگا کہ "واللہ میرے پاس سے ہرگز فرار نہیں ہوا" اور اگر نہ خریدار گواہ پیش کر سکے اور نہ فروخت کنندہ اقرار کرے تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ فروخت کرنے والے سے حلف نہ لینے کا حکم ہوگا۔ امام ابو یوسف رح و امام محمد رح کی رائے اس سے مختلف ہے۔ (نہر الفائق)

فروخت کنندہ کے دعوے کے بغیر خریدار سے اس پر حلف نہیں لیا جائے گا کہ میں عیب کے اوپر رضامند ہو گیا۔

امام ابو حنیفہ رح و امام محمد رح یہی فرماتے ہیں اس کے بعد اگر فروخت کرنے والا مدعی ہو کہ خریدار عیب کے اوپر (یعنی اسی طرح لینے پر) رضامند ہو چکا ہے تو اس صورت میں بیشتر قاضیوں کے نزدیک خریدار سے حلف لینے کی شکل یہ ہے کہ قاضی اس سے اس طرح حلف کرنے کیلئے کہے کہ "واللہ میرا لوٹانے کا حق ساقط و ختم نہیں، جیسا کہ فروخت کنندہ نے ختم و سوخت ہو جانے کا دعویٰ کیا ہے نہ صراحتاً ختم ہوا ہے نہ دلالۃً (محیط) اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے (بحر الرائق)

کوئی شخص ایک غلام خریدے اور اس کے اندر اسے عیب نظر آئے۔ اور فروخت کنندہ اپنے پاس رہتے ہوئے اس عیب کے اس میں پائے جانے کا انکار کرے اور خریدار دو گواہ پیش کرے کہ جن میں سے ایک گواہ اس کی کہ فروخت کرنے والے نے اس عیب کے اس میں موجود ہوتے ہوئے بیچا ہے اور دوسرا یہ شہادت دے کہ فروخت کنندہ اس عیب کے اس میں موجود ہونیکا اقرار کر چکا ہے۔ تو ایسی گواہی کو قبول نہ کرنیکا حکم ہوگا۔ (فتاوی قاضی خاں)

کوئی شخص ایک غلام دو صفقہ میں خریدے اس طریقہ سے کہ اس کا نصف پچاس دینار کے بدلہ خریدے۔ اس کے بعد فروخت کنندہ سے دوسرا نصف سو دینار کے عوض خریدے۔ پھر اس کے اندر کوئی عیب نظر آئے اور یہ دعویٰ کرے کہ دونوں نصف کی خریداری سے قبل عیب پیدا ہو چکا تھا اور فروخت کرنے والا کہے کہ دونوں کی خریداری کے بعد تیرے پاس رہتے ہوئے پیدا ہوا ہے تو اس صورت میں فروخت کنندہ کا قول قابلِ قبول ہوگا[1]۔ اگر خریدار کہے کہ میں بائع سے دوسری نصف کیلئے حلف کو کہتا ہوں۔ اور پہلے نصف کے اندر مجھے تامل ہے کیونکہ اس کا یقین ہے کہ بیع ثانی کے وقت عیب موجود تھا البتہ پہلی کے وقت عیب موجود تھا یا نہیں مجھے اس کے اندر شک ہے تو خریدار کو یہ حق حاصل ہونیکا حکم کیا جائیگا۔ لہذا اگر فروخت کنندہ حلف کرلے تو بیع کے خریدار کے لئے لازم ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ ورنہ بیع رد ہو جائیگی۔ دوسرے نصف کے اندر حلف دلوانے کے بعد خریدار کو حق ہے کہ پہلے نصف کیلئے بھی حلف لیلے۔ (کافی)

اگر دوسرے نصف کے اندر نزاع سے قبل خریدار پہلے نصف میں نزاع کرے اور فروخت کنندہ حلف سے انکار کرے اور اسے پہلا نصف لوٹا دیا جائے۔ اس کے بعد اسی حلف سے انکار کی بنیاد پر خریدار دوسرے نصف کو لوٹانا چاہے تو اسے یہ حق حاصل نہ ہوگا تاوقتیکہ دوسرے نصف کے سلسلہ میں دوبارہ نزاع نہ ہو (محیط)

اگر خریدار دونوں حصّوں کے بارے میں نزاع کرے تو اسے یہ حق حاصل ہے اور پہلے نصف میں فروخت کنندہ کی جانب سے اعتراف دوسرے نصف میں بھی اقرارِ عیب قرار دیا جائے گا اور اس کا عکس یعنی دوسرے کے اندر اعتراف پہلے کیلئے اعتراف و اقرار کرنا شمار نہ ہوگا اور ایک کے بارے میں فروخت کنندہ کے حلف سے انکار کو دوسرے نصف میں انکار قرار نہ دینے کا حکم ہوگا (کافی)

اگر خریدار فروخت کرنیوالے سے بیک وقت دونوں حصّوں کے بارے میں نزاع کرے اور بائع ایک ہی ہو تو اس پر ایک ہی حلف لازم ہوگا کیونکہ خریدار نے دونوں دعوے اکٹھے کردئے۔ لہذا ایک ہی حلف پر اکتفا کرنے کا حکم ہوگا۔ جس طرح کہ چند قرضے ایک دعوے کے اندر اکٹھے کردینے

[1] اور خریدار کو اپنے دعوے کے ثبوت کیلئے گواہ پیش کرنے ... ضروری ہوا) گے ۱۲

کی شکل میں ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر فروخت کنندہ حلف سے انکار کرے تو پورا غلام فروخت کنندہ کے ذمہ پڑنے کا حکم ہوگا۔ اور اگر ایک حصہ کیلئے حلف کرلے اور دوسرے حصہ میں حلف سے انکار کرے تو جس حصہ کیلئے حلف سے انکار کیا ہو وہی اس کے ذمہ پڑنے کا حکم ہوگا۔ دوسرا نہیں پڑے گا۔

اگر فروخت کنندہ دو ہوں اور وہ ایک غلام کسی شخص کے ہاتھ ایک صفقہ اور ایک ہی معاملۂ بیع کے تحت یا دو صفقہ میں بیچ دیں اور ان دونوں میں سے ایک موت کی آغوش میں سوجائے اور دوسرا مرنے والے کا وارث قرار پائے۔ پھر خریدار غلام میں کوئی عیب ظاہر کرے۔ اس صورت میں خریدار کو یہ حق ہوگا کہ اگر چاہے تو فروخت کنندہ سے ایک حصہ کے بارے میں نزاع کرے اور اگر مرضی ہو تو بقید حیات فروخت کنندہ سے دونوں حصوں کے متعلق نزاع کرے۔ لہٰذا اگر وہ ایک حصہ کے بارے میں نزاع کرے تو جو حصہ وہ خود بیچ چکا ہے اس کے متعلق البتہ اور یقین کے الفاظ کے ساتھ حلف کرے گا[1] اور جو حصہ اس کا مورث بیچ چکا ہے اس کے اوپر اسکے نہ جاننے کا حلف لے گا۔ یعنی وہ اسطرح حلف کرے گا کہ "واللہ مجھے خبر نہیں کہ میرا مورث اس ٹکڑے و حصہ کو بیچ چکا اور حوالہ کرچکا درآنحالیکہ وہ حصہ عیب دار تھا" (محیط سرخسی)

لہٰذا اگر فروخت کنندہ دونوں حصوں میں سے ایک حصہ کے بارے میں حلف کرلے تو دوسرے حصہ کے متعلق حلف کرنے سے اسکو بری الذمہ قرار نہ دیں گے۔ اور ایک حصہ کے بارے میں اسکا انکار دوسرے حصہ پر اثر انداز نہ ہوگا۔ یعنی دونوں حصے اس کے ذمہ نہ پڑنے کا حکم ہوگا۔ اگر خریدار دونوں حصوں کو اکٹھا کرکے نزاع کرے تو یہ دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ یا تو بیع ایک ہی صفقہ کے اندر ہوئی ہوگی۔ یا دونوں صفقوں میں۔ لہٰذا اگر بیع دو صفقوں کے اندر ہوئی ہو تو اس سے دونوں حصوں کے بارے میں حلف لیا جائے گا۔ اور بیک وقت دونوں حصوں کا حلف کرلیگا۔ اس طریقہ سے کہ "واللہ میں نے خریدار کے ہاتھ نصف غلام بیچا اور اس کے حوالہ کیا درآنحالیکہ وہ عیب دار نہ تھا اور میرا ساتھی اس کے ہاتھ دوسرا نصف بیچ چکا اور حوالہ کرچکا درآنحالیکہ مجھے اسکے عیب کے بارے میں علم نہ تھا متفقہ طور پر سب ائمہ کے نزدیک یہی حکم ہے اگر بیع ایک ہی صفقہ کے اندر ہوئی ہو تب بھی امام محمد رح فرماتے ہیں کہ یہی حکم برقرار رہے گا

اور امام ابو یوسف رح فرماتے ہیں کہ اسے کافی سمجھا جائے گا کہ وہ اپنے حصہ کے بارے میں "البتہ اور یقین" کے الفاظ کے ساتھ حلف کرے اور یہی حلف اس کے مورث کے حصہ کے سلسلہ میں بھی حلف کے قائم مقام شمار ہوگا۔ (محیط)۔ کوئی شخص ایک باندی خرید کر اس پر قابض ہوجائے اور کسی شخص کو اسے بیچ دے اس کے بعد دوسرا شخص اسے تیسرے کو بیچ دے اس کے بعد باندی یہ دعوی کرے کہ وہ آزاد ہے۔ لہٰذا تیسرا خریدار اس کے اس قول پر اسے اپنے فروخت کرنے والے

---

[1] مثلاً کہے گا میں اسے فروخت کرکے حوالہ کرچکا اس حال میں کہ البتہ اور یقیناً وہ عیب دار نہ تھا"

کو لوٹا دے اور وہ فروخت کنندہ اسے قبول کرلے پھر دوسرا فروخت کنندہ پہلے فروخت کرنے والے کو لوٹانا چاہے اور وہ قبول نہ کرے تو اس صورت میں فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر باندی یہ دعویٰ کرتی ہو کہ وہ آزاد ہے تو پہلے بائع کو یہ حق کہ وہ اسے قبول نہ کرے۔ اگر باندی یہ دعویٰ کرتی ہو کہ وہ اصل آزاد ہے (اور کبھی وہ باندی نہیں تھی) لہٰذا اگر بیچنے اور حوالہ کرنے کے وقت اس نے اطاعت کی ہو تو اس وقت یہ دعویٰ آزادی کے دعوے کے درجہ میں ہوگا۔ اور اگر وہ اطاعت نہ کرتے ہوئے یہ دعویٰ کرے کہ وہ اصلی آزاد ہے تو اس صورت میں پہلے فروخت کنندہ کو قبول نہ کرنے کا حق حاصل نہ ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں)

درست یہ ہے کہ اگر اس باندی کی جانب سے کوئی اس طرح کی بات نہ ہو جس سے اسکی غلامی اور مملوکہ ہونا ثابت ہوتا ہو تو دعویٰ آزادی کے اندر اسی کے قول کو قابل اعتبار قرار دیں گے۔ اور خریدار کو فروخت کنندہ سے اپنے ثمن کے...... واپس لینے کا حق ہوگا (جواہر اخلاطی)

"منتقیٰ" کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی شخص ایک باندی خریدے درآنحالیکہ باندی بوقت بیع اس جگہ موجود نہ ہو پھر اس کے اوپر خریدار قابض ہو جائے اور اس نے مملوکہ ہونے کا اعتراف نہ کیا ہو پھر یہ خریدار اسے دوسرے کے ہاتھ بیچ دے اور وہ باندی دوسرے عقد بیع کے وقت بھی موجود نہ ہو اور دوسرا خریدار اس کے اوپر قابض ہو جائے۔ پھر باندی اپنے آزاد ہونے کا دعویٰ کرے تو اس صورت میں اس کے قول کو قابل قبول قرار دے گا۔ اور ہر خریدار اپنے فروخت کنندہ سے اپنے ثمن واپس لیلے گا۔ اس کے بعد اگر پہلا خریدار کہے کہ باندی مملوکہ ہونیکا اعتراف کرچکی تھی اور دوسرا خریدار اس بات سے انکار کرے درآنحالیکہ پہلے خریدار کے پاس اس کے مملوکہ ہونے کے شاہد موجود نہ ہوں تو دوسرا خریدار اپنے فروخت کنندہ سے قیمت واپس لیلے گا اور پہلے خریدار کو اپنے فروخت کنندہ سے قیمت واپس لینے کا حق نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ یہ دعویٰ کرچکا ہے کہ باندی مملوکہ ہونیکا اعتراف کرچکی تھی (فتاویٰ قاضی خاں)

"ظہیریہ" کے اندر لکھا ہے کہ کوئی شخص دو غلاموں کو دو صفقہ یا ایک صفقہ میں خریدے اس طریقہ سے کہ ایک کی قیمت ہزار دراہم کی فوری طور پر ادائیگی کردے اور دوسرے کی قیمت ہزار دراہم ایک برس کی مدت میں ادا کرے۔ اس کے بعد ان دونوں غلاموں میں سے ایک غلام عیب کے باعث لوٹا دے پھر فروخت کنندہ اور خریدار میں نزاع ہو اور فروخت کنندہ کہے کہ تو نے وہ لوٹایا ہے جس کی قیمت ادا کرنے کی میعاد و مدت (مثلاً ایک برس) مقرر تھی اور خریدار کہے کہ وہ غلام واپس کیا ہے جسکے ثمن کی کوئی مدت مقرر نہ تھی تو اس صورت میں فروخت کرنے والے کا قول قابل اعتبار ہوگا چاہے وہ غلام جو خریدار کے پاس ہے موت کی آغوش میں سو گیا ہو یا نہ سویا ہو اور باہم حلف نہیں گے اگر دونوں کے درمیان دونوں غلاموں کے بارے میں نزاع ہو اور فروخت کرنے والا کہے کہ واپس کردہ غلام کی قیمت اتنی تھی اور خریدار اس کے برعکس کہے تو اس شکل میں خریدار کے قول کو قابل اعتبار قرار دینے کا حکم ہوگا (سراج الفائق)

زید ایک غلام عمر کے ہاتھ فروخت کر دے اور دوسرا غلام اسے ہبہ کر دے اور عمرو دونوں کے اوپر قابض ہو جائے، اس کے بعد دونوں میں سے ایک موت کی آغوش میں سو جائے پھر عمرو بقیہ حیات غلام کو واپس کرنے کیلئے کہے اور کہے کہ خرید کردہ غلام یہی تھا اور زید کہتا ہو کہ یہ غلام ہبہ کردہ ہے تو اس صورت میں زید کے قول کا اعتبار کرتے ہوئے اسے ہبہ شدہ قرار دیا جائے گا۔ اور اسے اپنے ہبہ سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اگر خریدار یہ دعوا کرتا ہو کہ ہبہ کردہ موت کی آغوش میں ہو گیا تو اس صورت میں خریدار کو فروخت کنندہ سے اپنے ثمن کا واپس لینا درست ہوگا۔

مگر فروخت کنندہ کو بقید حیات غلام کے ہبہ سے رجوع کرنے کا حق اس حلف کے بعد ہوگا کہ میں نے خریدار کے ہاتھ بقیدِ حیات رہنے والے کو نہیں بیچا، اسی طریقہ سے خریدار کو فروخت کنندہ سے قیمت لوٹانے کا حق اس حلف کے بعد ہوگا کہ "میں نے فروخت کنندہ سے اس مرنے والے غلام کو نہیں خریدا تھا اور فروخت کنندہ خریدار سے مرنے والے غلام کی قیمت وصول کرے گا۔

کوئی شخص دو غلام خریدے اور ان دونوں میں سے ایک غلام موت کی آغوش میں سو جائے اور بقید حیات کو عیب کے باعث لوٹانے کا ارادہ ہو اور کہے کہ اس غلام کا ثمن دراہم ہیں اور فروخت کرنے والا کہے کہ اس غلام کا ثمن دینار ہیں تو اس صورت میں خریدار کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دیں گے۔ اگر غلام ایک ہی ہو اور بوجہ عیب کے اس کے لوٹانے کا ارادہ ہو اور فروخت کنندہ کہے کہ یہ غلام خرید کردہ نہیں بلکہ دوسرا ہے تو فروخت کنندہ کے قول کو معتبر قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (کافی)

امام محمد رحمۃ سے، املاء کے اندر منقول ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص سے دو غلاموں کو بعوض ایک ہزار دراہم ایک ہی صفقہ میں خریدے اور دونوں کے اوپر قابض ہونے کے بعد ایک کے اندر عیب پائے اس کے بعد عقدِ بیع کے وقت جو دونوں کی قیمت ہو اس کے بارے میں اختلاف ہو۔ پس خریدار کہے کہ عیب والے کی قیمت دو ہزار اور بے عیب کی ہزار دراہم تھی۔ اور فروخت کنندہ اسکے عکس کا مدعی ہو تو اس صورت میں دونوں میں سے کسی کے قول کی جانب بھی توجہ نہیں کیجائے گی۔ اور جس روز دونوں کے درمیان نزاع ہو۔ اس روز کی دونوں غلاموں کی قیمت دیکھیں گے لہذا اگر نزاع کے دن دونوں غلاموں میں سے ہر غلام کی قیمت ہزار دراہم ہو تو عیب والے کو نصف ثمن پر لوٹا دیا جائے گا۔ لیکن یہ اسکے بعد ہو گا جبکہ دونوں میں سے ہر ایک کے دعوے پر حلف کرے۔ (ذخیرہ)

ایسی شکل میں اگر دونوں اپنے دعوے کو گواہوں کے ذریعہ ثابت کریں تو اضافہ کے بارے میں دونوں کے گواہوں کی گواہی معتبر ہوگی۔ لہذا خریدار کے گواہوں کی شہادت کے مطابق واپس کردہ غلام کا ثمن دو ہزار دراہم قرار دیا جائے گا۔ اور فروخت کنندہ کے گواہوں کی شہادت کی رو سے دوسرے غلام کا ثمن دو ہزار دراہم قرار دینے کا حکم ہوگا۔ لہذا خریدار عیب والے کو نصف قیمت میں لوٹا دے گا۔ اگر دونوں میں سے ایک موت سے ہمکنار ہو جائے اور دوسرا غلام زندہ رہے اور زندہ میں کوئی عیب نظر آئے اور

اس زندہ غلام اور مرنے والے غلام کی قیمت کے درمیان دونوں کا اختلاف ہو در آنحالیکہ دونوں کے پاس گواہ موجود نہ ہوں تو مرنے والوں کی قیمت کے بارے میں فروخت کرنے والے کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دیں گے اور بقیدِ حیات غلام کی قیمت کا اس طرح اندازہ کریں گے کہ نزاع کے دن اس طرح کے غلام کی قیمت دیکھی جائے گی۔ اگر مرنے والے غلام کی قیمت کے سلسلہ میں دونوں نے گواہ پیش کریں گے۔ تب بھی فروخت کنندہ کے گواہ قابلِ اعتبار ہوں گے۔

اور اگر مرنے والے کی قیمت سے متعلق گواہ پیش نہ کئے بلکہ بقیدِ حیات غلام کی قیمت پر شاہد پیش کردئے تو اس صورت میں خریدار کے گواہوں کی گواہی قابلِ اعتبار ہوگی۔ (محیط)، "نوازل" کے اندر لکھا ہے کہ کوئی ایک مٹکے کے اندر بھرے ہوئے سرکہ کو خریدے اور پھر وہ اسے اپنی مشک میں بھر کر لیجائے اس کے بعد اس کے اندر ایک مرا ہوا چوہا پائے، لہٰذا فروخت کنندہ کہے کہ یہ تیری مشک میں دپہلے سے) موجود تھا۔ اور خریدار کہے کہ نہیں بلکہ یہ تیرے مٹکہ کے اندر موجود تھا تو اس صورت میں فروخت کرنے والے کے قول قابلِ اعتبار قرار دیں گے۔ (ظہیریہ)

"فتاویٰ اہلِ سمرقند" میں ہے کہ کوئی شخص متعین تیل کو جو معین برتن میں ہو خریدے اور اس کے اوپر چند دن گذر جائیں اور جب سے اس برتن کے اوپر قابض ہوا تھا اسی دن سے اس برتن کا منہ بند رہا تھا، اس کے بعد اس کے منہ کو کھولے تو اس کے اندر ایک مردہ چوہا پائے اور فروخت کنندہ اس سے انکار کرے کہ اس کے یہاں ایسا نہیں ہوا تو فروخت کنندہ کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ وہ عیب سے منکر ہے اس مسئلہ کی تاویل اس طریقہ سے کی گئی ہے کہ یہ حکم اس شکل میں کہ برتن کا منہ قابض ہونے کے وقت بند ہو اور چوہے کے پائے جانے کے وقت تک یہ پتہ نہ چلے کہ درمیان میں اس کا منہ کھلا یا نہیں۔ اگر یہ پتہ چلے کہ برتن کا منہ مسلسل بند ہی رہا اور چوہے کے پائے جانے کے وقت تک بالکل کھلا ہی نہیں تو خریدار کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دیں گے۔ اور اس کو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص غلام خرید کر اس کے اوپر قابض ہو جائے اور اسے لے آئے اور کہے کہ میں نے اسے داڑھی منڈا دیکھا اور فروخت کنندہ اس کا انکار کرے تو فروخت کرنے والے کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دینے کا حکم ہوگا۔ لہٰذا اگر خریدار یہ ثابت کردے کہ آج کے دن غلام کی داڑھی منڈی ہوئی ہے اور اسی حالت میں موجود ہے۔ لہٰذا اگر بیع کے اوپر اتنا عرصہ گذرا ہو کہ اس کے اندر خریدار کے پاس داڑھی نکل آنے کا گمان ہو سکتا ہو تو خریدار کو اس کے لوٹانے کا حق ہوگا۔ اور اگر بیع کے اوپر اتنا عرصہ بیت چکا ہو تو جس وقت تک وہ یہ گواہوں کے ذریعہ ثابت نہ کردے کہ وہ فروخت کنندہ کے پاس ایسی حالت میں تھا کہ اس کی ڈاڑھی مونڈی ہوئی تھی یا فروخت کنندہ سے حلف کیلئے کہا ہو اور اس نے حلف سے انکار کر دیا ہو اس وقت تک واپس کرنے کا حق نہ ہوگا۔ (ذخیرہ)، "منتقیٰ" کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص کے ہاتھ ایک غلام بیچے اور وہ اس کے اوپر

قابض ہوجائے، پھر اس کے اندر کوئی عیب بتائے اور یہ بھی کہے کہ میں نے یہ غلام آج ہی خریدا ہے درآنحالیکہ اس طرح کا عیب ایک دن میں پیدا نہ ہوسکتا ہو اور فروخت کنندہ کہے کہ میں نے ایک ماہ ہوا بیچا ہے درآنحالیکہ ایسے عیب کا ایک ماہ کے اندر پیدا ہونا ممکن ہو تو اس صورت میں فروخت کنندہ کے قول کو معتبر قرار دیں گے۔

کوئی شخص ایک باندی خریدے اور اس کے اندر اسے کچھ عیب نظر آئے پس وہ فروخت کنندہ سے نزاع کرے اور کوتوال کے پاس لائے درآنحالیکہ بادشاہ نے اسے فیصلہ کا متولی نہ بنایا ہو۔ لہٰذا وہ فروخت کنندہ پر ڈگری کرکے باندی اسے لوٹا دے اور خریدار کے لئے پوری قیمت کا حکم کرے تو خریدار کو اپنے ثمن کے لینے کی گنجائش ہوگی۔

کوئی شخص ایک چوپایہ خریدنے کے بعد اسے عیب کے باعث لوٹانا چاہے اور فروخت کرنے والا کہے کہ تو عیب سے آگاہ ہونے کے بعد اپنی ضرورت کی خاطر اس پر سوار ہوا ہے۔ اور خریدار کہے کہ میں اس لئے سوار نہیں ہوا بلکہ تجھے واپس کردینے کی خاطر اس پر سوار ہوا ہوں تو خریدار کے قول کو قابل اعتبار قرار دیا جائے گا۔ اس مسئلہ کی تاویل بعض فقہاء کے قول کی رو سے یہ کی گئی ہے۔ یہ حکم اس شکل میں ہے جبکہ خریدار کو سوار ہوئے بغیر اس کا لوٹانا ممکن نہ ہو (محیط)

اگر فروخت کرنے والا کہے کہ تو پانی پلانے کی خاطر ضرورت کے بغیر اس کے اوپر سوار ہوا ہے تو اس صورت میں بھی خریدار کے قول کو قابل اعتبار قرار دینا چاہیے (فتح القدیر) اگر خریدار خرید کردہ شے کے اندر کسی عیب کا مدعی ہو۔ درآنحالیکہ فروخت کنندہ واقف ہو کہ یہ عیب اس کے پیچھے کے دن بھی تھا تو اس کے لئے درست ہے کہ قاضی کے واپسی کا حکم نہ دینے تک مبیع کو نہ لوٹائے میرے والد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ حکم فروخت کنندہ کے دوسرے سے خریدنے کی صورت میں ہے۔ کیونکہ اگر قاضی کے حکم کے بغیر لوٹائے گا تو اسے اپنے فروخت کنندہ کو لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ اور اگر وہ دوسرے سے نہ خریدے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ واپس لیلے اور اس کا انکار موزوں نہیں[1] (ظہیریہ)

کوئی شخص کوئی چیز خریدے اور قابض ہونے سے قبل اس کے اندر عیب نظر آئے اور کہے کہ میں نے اس بیع کو باطل کردیا۔ اگر وہ یہ بات فروخت کنندہ کے سامنے کہے گا تو بیع کے باطل و کالعدم ہوجانے کا حکم ہوگا چاہے فروخت کنندہ اسے قبول بھی نہ کرے اور اگر فروخت کنندہ کی عدم موجودگی میں اس طرح کہے تو بیع کے باطل ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ اگر قابض ہونے کے بعد عیب کی خبر ہو اور کہے کہ میں نے یہ بیع باطل قرار دی تو درست قول کے مطابق فروخت کرنے والے کے حکم یا قاضی کے حکم کے بغیر بیع کے باطل ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (فتاوی قاضی خاں)

---

[1] دیا تھا درست نہیں۔

کوئی شخص دوسرے شخص کے ہاتھ ایک باندی بیچے اور یہ اقرار کرے کہ میں نے اسے اس حالت میں بیچا ہے کہ فلاں مقام پر اس کے ایک زخم موجود تھا اور خریدار باندی کو لائے درآنحالیکہ اس کے اس مقام پر زخم موجود ہو اور وہ اسے لوٹانے کا قصد کرے اور فروخت کنندہ کہے کہ وہ زخم نہیں جس کا میں اقرار کر چکا ہوں اس سے تو صحت یاب ہو چکی ہے اور یہ نیا زخم تیرے پاس رہتے ہوئے پیدا ہوا ہے تو خریدار کا قول قابل اعتبار ہوگا (محیط)

اگر فروخت کرنے والا یہ اقرار کرے کہ میں نے باندی اس حالت میں بیچی کہ اس کی دونوں آنکھوں میں سے ایک آنکھ کے اندر سفیدی تھی اس کے بعد خریدار باندی کو لائے اور اس کی بائیں آنکھ کے اندر سفیدی ہو اور وہ اسے لوٹانا چاہے اور فروخت کنندہ کہے کہ سفیدی بائیں میں نہیں بلکہ اس کی دائیں آنکھ کے اندر تھی اور وہ اب ختم ہو گئی۔ یہ بائیں آنکھ میں سفیدی تیرے پاس رہتے ہوئے پیدا ہوئی ہے۔ تو خریدار کے قول کو قابلِ قبول قرار دیں گے۔ اس طریقہ سے اگر باندی کے سر میں زخم ہو اور فروخت کرنے والا یہ اعتراف کرے کہ میں نے یہ باندی اس حالت میں بیچی کہ اسکے سر میں زخم موجود تھا۔ باقی مسئلہ کی صورت جوں کی توں رہے تب بھی مذکورہ بالا حکم برقرار رہے گا۔ اگر سر میں زخم ہو اور فروخت کرنے والا کہے کہ اس کا زخم تو ایسا تھا کہ جس کے باعث ہڈی محض کھل گئی تھی (یعنی منفصل) یا گل گئی، تو اس بارے میں فروخت کنندہ کے قول کو قابل اعتبار قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اسی طریقہ سے آنکھ کی سفیدی کی شکل میں اگر فروخت کرنے والا کہے کہ اس کی آنکھ کے اندر محض ایک نقطہ تھا اور تیرے پاس رہتے ہوئے اس میں اضافہ ہو گیا درآنحالیکہ ساری آنکھ سفید ہو گئی ہو یا اس کا بیشتر حصہ سفید ہو رہا ہو تو اس شکل میں فروخت کرنے والے کے قول کو قابل اعتبار قرار دیں گے۔

اگر اس کی آنکھ کے اندر ایک سفید نقطہ ہو اور فروخت کرنے والا کہے کہ اس کی سفیدی رائی کے برابر یا اس کے بھی کم تھی تو اس صورت میں شیخ رح فرماتے ہیں کہ اگر فروخت کنندہ کا قول تقریباً ایسا ہی ہو تو خریدار کے قول کو قابل اعتبار قرار دیا جائے گا۔ اور فرق ہونے کی صورت میں فروخت کرنے والے کے قول کو معتبر قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اگر فروخت کنندہ اقرار کرے کہ میں نے باندی ایسی حالت میں بیچی کہ وہ بخار میں مبتلا تھی، اس کے بعد خریدار اسے بحالتِ بخار ہی لے آئے اور پھر لوٹانا چاہے اور فروخت کنندہ کہے کہ اب بخار پہلے سے بڑھ گیا تو اس صورت میں فروخت کنندہ کے قول کی تصدیق نہ کرنے کا حکم ہوگا۔ اور خریدار کو واپس کرنے کا حق ہوگا۔ اور اگر فروخت کرنے والا یہ اقرار کرے کہ میں نے باندی بیچی درآنحالیکہ وہ عیب دار تھی پھر خریدار اسے لائے۔ اور اس کے اندر عیب موجود ہو اور پھر لوٹانا چاہے اور فروخت کرنے والا کہے کہ یہ عیب دار نہیں تھی بلکہ محض اس میں اس طرح کا عیب تھا تو فروخت کرنے والے کا قول قابل اعتبار ہوگا۔

اگر فروخت کنندہ یہ اعتراف کرے کہ میں نے اسے ایسی حالت میں فروخت کیا تھا کہ اسکے

ہوگئی اور میرے پاس اگر ایسا ہو گیا ہے کہ اس کی آدھی جو یا زیادہ ہو گئی۔

سر میں عیب موجود[1] تھا، اس کے بعد خریدار اسے لوٹانے کے قصد سے لائے اور سر کے عیب کی بنا پر لوٹانا چاہے تو خریدار کا یہ قول قابل اعتبار ہوگا کہ اس کے اندر یہی عیب موجود تھا خواہ فروخت کنندہ اسے غلط قرار دے اور خریدار کو جھوٹا شمار کرے۔

خلاصہ یہ کہ اگر فروخت کنندہ عیب کو کسی عضو کی جانب منسوب کرتے ہوئے اسے ذکر کر دے تو خریدار کے قول کو معتبر قرار دینے کا حکم کیا جائے گا اور اگر کسی عضو کی طرف منسوب نہ کرے بلکہ مطلق چھوڑ دے تو اس صورت میں فروخت کنندہ کے قول کو قابل اعتبار قرار دینے کا حکم ہوگا (ذخیرہ)

کوئی شخص باندی خرید کر اس کے اوپر قابض ہو جائے اس کے بعد خریدار اسے واپس کرنے کیلئے لائے اور کہے کہ میں نے اسے خاوند والی پایا ہے اور فروخت کنندہ اس کا انکار کرتا ہو یا یہ اعتراف کرے کہ اس کا خاوند موجود تھا مگر اس کا انتقال ہو گیا اور خریدار اس کی خاوند والی ہونے کا دعوی کرتا ہے تو خریدار کے لئے واپسی کا حق ثابت نہ ہونیکا حکم کیا جائے گا البتہ فروخت کنندہ سے حلف لینے کا حق ہوگا۔ اگر خریدار اس بات کے اوپر گواہ پیش کرے کہ فلاں شخص باندی کا خاوند ہے درآنحالیکہ وہ آدمی اسوقت موجود نہ ہو تو اسکے شاہدوں کی جانب توجہ نہ کرنے کا حکم ہوگا۔ البتہ اگر وہ گواہوں کے ذریعہ یہ بات ثابت کر دے کہ فروخت کنندہ اس کے نکاح کا اعتراف کر چکا ہے تو گواہوں کی گواہی قابلِ قبول ہوگی۔ اگر فروخت کنندہ یہ اعتراف کرے کہ اس کا خاوند فلاں آدمی تھا مگر وہ بیع سے قبل اسے بائن طلاق دے چکا تھا اور خریدار یہ دعوی کرتا ہو کہ اس کا خاوند موجود ہے تو فروخت کرنے والے کا قول قابل اعتبار ہوگا البتہ اگر اس کا خاوند حاضر ہو کر مدعی نکاح ہو اور طلاق دینے کا منکر تو اسکے قول کو معتبر قرار دیں گے اور خریدار کو اس کے لوٹا دینے کا حق ہوگا۔

اگر فروخت کنندہ کہے کہ میں اسکو تیرے ہاتھ بیچ چکا درآنحالیکہ اس کا خاوند موجود تھا مگر تیرے حوالہ کرنے سے قبل اس کا خاوند اسے طلاق دے چکا تھا۔ یا اس کا خاوند موت کی آغوش میں سو چکا ہے اور میں اسے بے خاوند کی تیرے حوالہ کر رہا ہوں تو اس شکل میں خریدار کا قول قابلِ اعتبار ہوگا اور اس کو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ (سراج الوہاج)

اگر خریدار کو باندی کے اس کے پاس رہتے ہوئے اس کے خاوند کا پتہ چلے اور فروخت کرنے والا کہے کہ اسکا خاوند میرے پاس رہتے ہوئے اس کے علاوہ کوئی اور شخص تھا وہ اس کو بیع سے قبل بائن طلاق دے چکا تھا یا موت سے ہمکنار ہو گیا تھا تو اس صورت میں فروخت کنندہ کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دینے کا حکم کیا جائے گا۔ (فتاوی قاضی خاں)

کوئی شخص خادم خرید کر اس پر قابض ہو جائے اور پھر اس کے اندر اسے کوئی عیب نظر آئے اور وہ خادم کو لوٹانے کی خاطر لائے اور فروخت کرنے والا کہے کہ یہ خادم تو میرا نہیں اور خریدار کہے کہ

---

[1] یعنی مثلاً زخم تھا ۱۲

یہ بالکل وہی خادم ہے جو میں تجھ سے خرید چکا ہوں تو اس صورت میں بحلف فروخت کرنے والے کا قول قابلِ اعتبار ہوگا (ذخیرہ) کسی شخص کے پاس ایک غلام ہو اور دو آدمیوں میں سے ہر ایک اس کا مدعی ہو کہ میں اسے قبضہ کرنے والے کے ہاتھ اتنے داموں میں بیچ چکا ہوں مگر اس نے قیمت کی ادائیگی نہیں کی اور دونوں شخص اپنے اپنے دعوے کے گواہ بھی پیش کر دیں تو اس صورت میں قبضہ کرنے والے کے غلام کو دونوں قیموں کے بدلہ حوالہ کر دینے کا حکم ہوگا۔ اس کے بعد ہر ایک جتنی قیمت کا مدعی ہوا ہے اتنی قیمت دلا دیجائے گی۔ اسی طریقہ سے اگر دونوں آدمیوں میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے کہ میں اس غلام کا مالک ہوں۔ یہ میری ہی ملکیت میں پیدا ہوا اور میں اسے اس شخص کے ہاتھ بیچ چکا ہوں تب بھی مذکورہ بالاحکم برقرار رہے گا۔ اس لئے کہ دعویٰ قیمت کے اندر رہے اور اس کے بارے میں تمام مساوی ہیں۔ لہٰذا اگر اسے اسکے اندر کوئی عیب نظر آئے تو دونوں میں سے محض ایک کو لوٹائے گا اور دونوں کو نہیں لوٹائے گا۔ اگر خریدار نقصانِ عیب کسی بھی ایک سے لے لے تو اسے حق ہوگا کہ دوسرے سے بھی نقصانِ عیب وصول کرے البتہ اگر دوسرا شخص عیب دار ہی کو واپس لینے پر رضامند ہو تو خریدار کو نقصان دوسرے سے لینے کا حق نہ ہوگا۔

اگر غلام خریدار کے پاس موت کی آغوش میں سو جائے اس کے بعد وہ اسکے پرانے عیب سے آگاہ ہو تو خریدار دونوں سے نقصانِ عیب (تاوان) وصول کرے گا اسی طریقہ سے اگر غلام کا ہاتھ قطع کیا گیا ہو اور وہ اسکے بدلہ کا مال لے لے اس کے بعد اس کے اندر اسے کوئی عیب نظر آئے تو خریدار دونوں میں سے کسی کو یہ غلام واپس تو نہیں کر سکے گا اور نہ دونوں میں سے کوئی اسے لے سکے گا۔ البتہ خریدار کو دونوں سے نقصانِ عیب وصول کرنے کا حق ہوگا

اگر دونوں تاریخ بیان کریں اور ایک کی بیان کردہ تاریخ پہلی ہو تو عیب کے پاس دوسرے کو واپس کرنے کا حکم ہوگا گویا قبضہ کرنے والے اسے پہلے شخص سے خرید کر دوسرے کے ہاتھ اسے بیچ دیا اور پھر دوسرے سے اسکو خریدا۔ (کافی)

کوئی شخص دوسرے شخص سے کہے کہ اس غلام کی بھاگنے کی عادت ہے تو مجھ سے یہ غلام خریدے۔ وہ کہے کہ کتنی قیمت میں فروخت کرتا ہے۔ وہ اس کی کچھ قیمت بتلائے پھر خریدار اسے خرید لے، پھر وہ فرار ہونے والا اور بھاگنے کا عادی نکلے تو اس صورت میں اسکو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ یہ بات ظاہر ہے۔ لہٰذا اگر خریدار اسے دوسرے کے ہاتھ بیچ دے اور دوسرا خریدار اسے بھاگنے کا عادی پاکر لوٹانا چاہے اور پہلا خریدار اس سے انکار کرتا ہو کہ وہ فرار ہونے کا عادی ہے اور دوسرا خریدار پہلے فروخت کنندہ کے اقرار و اعتراف کے گواہ پیش کرے تو پھر گواہ پیش کر دینے سے اسے کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔ اگر پہلا فروخت کنندہ پہلے خریدار سے کہے کہ میں تجھے یہ غلام اس شرط کے ساتھ بیچتا ہوں کہ یہ بھاگنے کا عادی ہے یا اس شرط کے ساتھ کہ میں اسکی فرار ہونے کی عادت سے بری الذمہ ہوں اور مسئلہ کی باقی صورت جوں کی توں ہے یہی کی گئی ہے تو اس صورت میں دوسرے خریدار کو یہ حق ہوگا کہ وہ پہلے خریدار کو یہ غلام لوٹا دے

اگر پہلا فروخت کنندہ یہ کہے کہ میں نے اسے اس شرط کے ساتھ بیچا کہ میں فرار ہونے سے بری الذمہ ہوں اور یہ نہ کہے کہ میں اس کے فرار کے عادی ہونے سے بری الذمہ ہوں تو اس صورت میں دوسرے خریدار کا اسے پہلے خریدار کو لوٹانا درست نہ ہوگا۔ جب تک کہ اس بات کے گواہ نہ پیش کردے کہ اس نے اسے فرار کا عادی ہونیکی حالت میں بیچا تھا (ظہیریہ)

"منتقی" کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی شخص غلام کے مقروض ہونے کا اقرار کرے اس کے بعد اسے کسی اور کے ہاتھ بیچ دے اور قرض کے متعلق کوئی ذکر نہ کرے، پھر یہ خریدار اسے کسی اور شخص کے ہاتھ بیچ دے اور قرض کے بارے میں کوئی ذکر نہ کرے تو دوسرے خریدار کو حق ہے کہ غلام اپنے فروخت کنندہ کو پہلے فروخت کنندہ کے غلام کے مقروض ہونے کے اعتراف و اقرار کے باعث لوٹا دے وجہ یہ ہے کہ قرض لازم و واجب ہونے والی شے ہے اور قرض خواہ کو یہ حق ہے کہ قرض میں فروخت کردہ شے کو واپس کرادے غلام کے فرار ہونے کی عادت کے اقرار کی طرح قرض کا اعتراف و اقرار عقدِ بیع سے قبل یا عقدِ بیع کے بعد دوسرے خریدار اور اسکے فروخت کنندہ کے درمیان جس نے اس کے فرار ہونے کی عادت کا اعتراف نہیں کیا تھا بیع کو فسخ و ختم نہیں کرتا[1] اور باندی کے خاوند والی ہونے کے اقرار کا حکم قرض دار ہونے کے اعتراف کی طرح ہے کہ اس کے اندر دوسرا خریدار اپنے فروخت کنندہ کو پہلے فروخت کنندہ کے اقرار کے باعث مبیع لوٹا سکتا ہے (محیط)

کوئی شخص ایک غلام خرید کر اس پر قابض ہو جائے پھر اس شخص سے غلام کا کوئی اور معاملہ کرے اور خریدار کہے کہ یہ غلام عیب دار نہیں ہے پھر ان دونوں میں عقدِ بیع نہ ہو سکے۔ اسکے بعد خریدار کو غلام کے اندر کوئی ایسا عیب نظر آئے کہ جس کا پیدا ہونا ممکن ہے۔ اور اپنے اس دعوے کے گواہ پیش کردے کہ یہ عیب فروخت کنندہ کے پاس رہتے ہوئے اس میں پیدا ہوا تو اس صورت میں خریدار کو لوٹانیکا حق حاصل ہوگا۔ وہ شخص جس نے خریدار سے معاملہ کیا تھا اس سے خریدار کے .... یہ کہنے کے باعث کہ یہ غلام عیب دار نہیں اس کے لوٹانے کا حق کو باطل وکالعدم قرار نہ دیں گے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

اگر خریدار نے اس شخص سے جو کہ عقدِ بیع کر رہا تھا یہ کہا ہو کہ تو اسے خرید لے اور اس غلام کے اندر فلاں عیب موجود نہیں اس کے بعد ان دونوں میں معاملۂ بیع نہ ہو سکا، اس کے بعد خریدار وہی عیب غلام میں بتلا کر اسی عیب کے باعث فروخت کنندہ کو لوٹانے کا قصد کرے تو اسے یہ حق حاصل نہ ہونیکا حکم ہوگا۔ اگر غلام کی جگہ کپڑا فرض کریں۔ اور مسئلہ کی باقی شکل جوں کی توں ہی رہے تو دونوں شکلوں میں خریدار کے دعوے کو قابل سماعت قرار نہ دیں گے اور کپڑا فروخت کنندہ کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا اگر عیب اس طرح کا ہو کہ جسکا پیدا ہونا ممکن نہ ہو یا اتنے عرصہ میں[2] اسکا پیدا ہونا ممکن نہ ہو تو قاضی

[1] بلکہ محض لوٹانے کا حق حاصل ہوتا ہے ۱۲ [2] یعنی خریدار کے پاس رہنے کے عرصہ میں ۱۲

اسکے فروخت کنندہ کو غلام لوٹا دے گا (محیط)، کوئی شخص یہ اقرار کرے کہ اسکی باندی بھاگنے کی عادی ہے پھر وکیل اسے بیچ دے اور وکیل و خریدار ثمن و مبیع پر قابض ہو جائیں اس کے بعد خریدار کو مؤکل کے اس اعتراف و اقرار کا پتہ چلے اور وہ اپنے فروخت کنندہ کو یہ باندی لوٹانا چاہے اور فروخت کنندہ اسے جھٹلاتے ہوئے کہے کہ وہ حوالہ کرنے کے وقت تک کبھی بھی فرار نہیں ہوئی تو اس صورت میں خریدار کو یہ حق نہ ہوگا کہ وہ باندی وکیل کو لوٹا دے۔

اگر وکیل بنانے والا وکیل سے کہے کہ میرا غلام بھاگنے کا عادی ہے تو اسے بیچ دے اسکے فرار ہونے کی عادت سے بری الذمہ ہو کر۔ لہذا وکیل اسے بیچ دے مگر اسکے فرار ہونے کی عادت سے براءت ظاہر نہ کرے، اسکے بعد قابض ہونے سے قبل خریدار کو مؤکل کے کہنے کا علم ہو تو اسے مؤکل کے قول کے باعث لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ (ظہیریہ) "فصول" سے نقل کیا گیا ہے کہ کوئی آدمی ایک اس طرح کی باندی لائے جس کی انگشت زیادہ ہو (یعنی ایک ہاتھ میں چھ ہوں یا ایک پیر میں چھ ہوں) تاکہ وہ ایک آدمی کو لوٹا دے اور وہ شخص باندی کو اس کے ہاتھ بیچنے پر آمادہ نہ ہو اور خریدار اس کے خریدنے کے ثبوت میں گواہ پیش کر دے۔ پھر فروخت کرنے والا کہے کہ تو نے یہ باندی خریدی ضرور تھی لیکن میں نے اس کے ہر عیب سے براءت ظاہر کی تھی اور وہ اس بات پر گواہ پیش کرے تو اس کے گواہوں کی گواہی قابلِ قبول نہ ہوگی۔ (عمادیہ)

کوئی شخص ایک غلام خریدے اور پھر عیب کے باعث اسے لوٹانا چاہے اور فروخت کرنے والا اسکے گواہ پیش کر دے کہ خریدار یہ اقرار کر چکا ہے کہ میں یہ غلام بیچ چکا ہوں تو اس کے گواہوں کی گواہی قابلِ قبول ہوگی اور خریدار کو اس کے عیب کے باعث لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ اگر فروخت کنندہ اس بات کے گواہ پیش کر دے۔ پھر فروخت کرنے والا کہے کہ تو نے یہ باندی خریدی ضرور تھی لیکن میں نے اس کے ہر عیب سے براءت ظاہر کی تھی اور وہ اس بات پر گواہ پیش کرے تو اس کے گواہوں کی گواہی قابلِ قبول نہ ہوگی۔ (عمادیہ)

کوئی شخص ایک غلام خریدے اور پھر عیب کے باعث اسے لوٹانا چاہے اور فروخت کرنے والا اس کے گواہ پیش کر دے کہ خریدار یہ اقرار کر چکا ہے کہ میں یہ غلام بیچ چکا ہوں تو اسکے گواہوں کی گواہی قابلِ قبول ہوگی۔ اور خریدار کو اس عیب کے باعث لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ اگر فروخت کنندہ اس بات کے گواہ پیش کر دے کہ خریدار اسے فلاں کے ہاتھ بیچ چکا ہے اور فلاں آدمی اس وقت موجود ہو اور وہ اس دعوے کا منکر ہو اور پہلا خریدار بھی منکر ہو تو ان دونوں کے انکار کو بمنزلہ اقالہ کے قرار دیں گے۔ اور غلام لوٹایا نہیں جائے گا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص اپنی باندی سے کہے "اے فرار ہونے والی یا اے زانیہ یا اے چوری کرنے والی یا اے پاگل یا اس طرح کہے کہ اس چوری کرنے والی نے ایسا کیا تو اس کہنے کو اس بات کا اعتراف و اقرار قرار نہ دیں گے کہ ان عیوب میں سے کوئی عیب اس کے اندر پایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر اسے بیچ دے اور خریدار

ایسا ہی پائے تو فروخت کنندہ کے محض اس قول کی بنا پر اسکو لوٹانے کا حق نہ ہوگا (مختار الفتاویٰ)

کوئی شخص ایک غلام بیچے اور فروخت کنندہ اور خریدار دونوں اُس کے فرار کے عادی ہونیکا اعتراف و اقرار کریں اور اس اقرار کا وقوع دونوں سے بیع کے درمیان ہو۔ پھر خریدار کسی اور شخص کے ہاتھ اسے بیچ دے اور اسکی فرار کی عادت کا اظہار نہ کرے، اسکے بعد دوسرا خریدار اسے تیسرے شخص کو فروخت کر ڈالے اس شرط کے ساتھ کہ فرار ہونے کا عادی نہیں۔ اس کے بعد تیسرے خریدار کو پہلے فروخت کنندہ اور پہلے خریدار کے درمیان بوقت بیع اس کے فرار ہونے کا جو اقرار ہوا تھا اس سے وہ آگاہ ہو تو اس صورت میں اسے لوٹانے کا حق نہ ہوگا اور پہلے خریدار کے اس اقرار کو کہ غلام بھاگنے کا عادی ہے ان فروخت کرنے والوں کے حق میں جنھوں نے یہ غلام اس شخص سے نہیں خریدا نافذ و جاری قرار نہ دیں گے۔

اگر پہلا خریدار یہ غلام اس حال میں خریدے کہ پہلے فروخت کنندہ اور اسکے درمیان بوقت بیع اسکے فرار کے عادی ہونیکا اقرار نہ ہوا ہو اس کے بعد پہلا خریدار غلام کی عادتِ فرار پر گواہ پیش کرے اور قاضی پہلے فروخت کنندہ کو لوٹا دے پھر پہلا فروخت کرنے والا اسی خریدار یا دوسرے شخص کے ہاتھ اسے بیچ دے اور خریدار اسے کسی اور کے ہاتھ بیچ ڈالے اور دوسرا خریدار اسے تیسرے خریدار کو بیچ دے، پھر تیسرے خریدار کو اس کی عادتِ فرار اور اس واقعۂ اقرار کا علم ہو جو پہلے خریدار اور اس کے فروخت کنندہ میں واقع ہو چکا تھا اور قاضی نے غلام کو عادتِ فرار کے گواہ پیش کئے جانے پر فروخت کنندہ کو لوٹا دیا تھا تو اس شکل میں اسے یہ حق حاصل ہے کہ یہ غلام اپنے فروخت کنندہ کو لوٹا دے (محیط)

کوئی شخص دوسرے سے کوئی باندی خریدے اس کے بعد مدعی ہو کہ وہ فرار کی عادی ہے اور اس دعوے کے گواہ پیش کر دے اور اس بنا پر قاضی اسے لوٹا دے پھر کوئی شخص اس کا ثبوت فراہم کرے کہ اس باندی کا مالک ہوں اور یہ میری ہی ملکیت میں پیدا ہوئی ہے اور قاضی باندی اسے دلوا دے پھر وہ اسی شخص کے ہاتھ جس کے اوپر اس نے اپنا حق قائم کیا اور باندی اس سے حاصل کی تھی اسی کو بیچ دے اور خریدار اس کی عادتِ فرار کے بارے میں نزاع کرے اور دلیل میں فیصلۂ حاکم پیش کرے تو اس صورت میں اسکو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا (ظہیریہ) خلیفہ یا اسکا مقرر کردہ امین غنیمتِ محرزہ[1] بیچے اور خریدار اسکے اندر پائے تو خریدار ان دونوں میں سے کسی کو لوٹانے کا حق نہیں رکھتا (کافی)

البتہ خلیفہ کسی شخص کو اسکے ساتھ نزاع کرنے کی خاطر تعین کریگا اور اس شخص کے عیب کے اقرار کو قابل قبول قرار نہ دیں گے۔ اور انکار کی صورت میں اس پر حلف کرنا لازم نہ ہوگا۔ اس شخص کو محض اس لئے مقرر کیا جائے گا اسی وقت اسے مقرر کردہ کام سے معزول شمار کیا جائیگا پھر اگر کسی عیب کی وجہ سے وہ مالِ غنیمت لوٹا دیا جائے۔ پس اگر بانٹنے سے قبل ہو تو اسے دوسرے مالِ غنیمت میں شامل کر لینے کا حکم ہوگا۔ اور اگر مالِ غنیمت کی تقسیم کے بعد ہو تو اسے ثمن کے بدلہ

[1] کفار کی ملکیت سے نکل کر دار الاسلام میں آجانے والا مال ۱۲

بیچ دیں گے خواہ ثمن زیادہ ہو گیا ہو یا کم بشرطیکہ وہ بیت المال میں سے ہو۔ (بحر الرائق)

کوئی شخص ایک غلام خرید کر بحالت تندرستی اسے اپنے لڑکے کے ہاتھ بیچ دے پھر موت کی آغوش میں سوجائے درآنحالیکہ بیٹے کے علاوہ کوئی اس کا وارث نہ ہو، پھر یہ وارث اس غلام کے اندر کوئی پرانا عیب دیکھے تو اسے اسکو لوٹانے کا حق ہو گا۔ لیکن وہ قاضی سے استدعا کرے گا تاکہ قاضی میت کی جانب سے کوئی خصم و نالش کنندہ متعین کرے۔ لہذا لڑکا اس نالش کنندہ کو لوٹائیگا اور وہ اسکے والد کے فروخت کرنے والے کو لوٹائے گا۔

اور اگر مرنے والے کا کوئی اور وارث بھی موجود ہو تو لڑکا اس وارث کو لوٹائے گا اور یہ وارث اس کو لوٹائے گا جس نے مرنے والے کو یہ غلام فروخت کیا ہو۔ امام محمد رح نے اس کی کوئی تفصیل ذکر نہیں کہ اس شکل میں کیا حکم ہو گا جبکہ مرنے والا لڑکے سے پوری قیمت لیلے اور پوری قیمت نہ لینے کی صورت میں کیا حکم کیا جائے گا۔ امام محمد رح کا مطلقاً اور بلا کسی قید کے چھوڑ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک دونوں شکلوں میں حکم برابر ہو گا (فتاویٰ قاضی خاں)

اگر وارث اپنے مورث ہی کے ہاتھ بیچے، پھر خریدار موت سے ہمکنار ہو جائے اور فروخت کنندہ اس کا وارث بنے اور اس کے اندر یہ کوئی عیب پائے۔ لہذا اگر اسکے علاوہ کوئی اور وارث بھی موجود ہو تو اسے لوٹا دے گا۔ اور اگر بجز اس کے مرنے والے کا اور کوئی وارث ہی موجود نہ ہو تو واپس کرنے کا حق نہ ہو گا اور نقصان عیب بھی وصول نہیں کر سکتا۔ اسی طریقہ سے اگر کوئی شخص اپنے لئے اپنے نابالغ لڑکے سے کوئی شے خریدے اور اس کے اوپر قابض ہو جائے اور اسکے گواہ بھی بنالے پھر اس کے اندر کوئی عیب نظر آئے تو قاضی کے سامنے معاملہ پیش کیا جائے گا۔ تاکہ قاضی اس کے لڑکے کی جانب سے کوئی خصم متعین کر دے تو والد اسے لوٹا دے پھر والد اپنے لڑکے کیلئے اس کے فروخت کنندہ کو لوٹا دے۔ یہی حکم اس شکل میں ہو گا۔ جبکہ والد اپنے لڑکے کے ہاتھ کوئی چیز بیچے (وجیز کردری)

کوئی مکاتب اپنے والد یا لڑکے کو خریدے تو عیب کے باعث نہ لوٹانے کا حق ہو گا اور نہ نقصان عیب (تاوان) وصول کرنے کا حق حاصل ہو گا۔ لہذا اگر مکاتب عیب سے آگاہ ہونے کے بعد بدل کتابت کی ادائیگی سے مجبور ہو جائے تو اس کا آقا اس کی خرید کردہ شے کو لوٹا دے گا۔ اور مکاتب کو اس کا متولی قرار دیں گے۔ اگر آقا مکاتب غلام کو بیچ دے یا موت کی آغوش میں سوجائے تو آقا خود اسے لوٹا دے گا۔ لہذا اگر مکاتب اس سے پہلے کہ وہ بدل کتابت ادا کرنے سے مجبور و عاجز ہو فروخت کنندہ کا غلام کے ہر قسم کے عیب سے بری کر دے تو اس صورت میں آقا کو اس کے لوٹانے کا حق نہ ہو گا۔

اگر آقا فروخت کنندہ کو اس سے قبل کہ مکاتب بدل کتابت سے عاجز و مجبور ہو بری الذمہ کر دے تو اسے درست و جائز قرار دیں گے۔ (محیط سرخسی) اسی طریقہ سے اگر وہ اپنی والدہ کو خریدے تب بھی یہی حکم برقرار رہے گا۔ البتہ اگر کوئی مکاتب اپنے چچا یا بہن یا بھائی کو خریدے تو امام ابو یوسف رح و

امام محمد رح کے قول کی رو سے ان لوگوں کے بھی اس کے ساتھ ساتھ مکاتب ہو جانے کا حکم ہو گا لہذا والد یا لڑکے کے خریدنے یا نہیں خریدنے کا حکم مساوی ہو گا۔ امام ابو حنیفہ رح کے قول کی رو سے ان لوگوں کو مکاتب کے ساتھ مکاتب قرار نہ دیں گے۔ لہذا عیب کے باعث ان کے لوٹا دینے کا حق حاصل ہو گا، جیسے کہ ان کے بیچنے کا حق حاصل ہے۔ لہذا اگر آقا فروخت کرنے والے کو مکاتب کے عاجز و مجبور ہونے سے قبل ہر عیب سے بری کر دے تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ درست نہ ہونیکا حکم ہو گا۔ اگر مکاتب اپنی ام ولد کو خریدے اور پھر اس کے اندر وہ عیب پائے۔ لہذا اگر ام ولد کے ساتھ اس کا بچہ ہو تو جس طرح اسے ام ولد کو فروخت کرنے کا حق نہیں اسی طرح اسکے لوٹانے کا بھی حق حاصل نہ ہو گا، البتہ نقصان عیب وصول کرنے کا حق و اختیار ہو گا۔ اور نقصان عیب کی وصولیابی کا مکاتب ہی متولی ہو گا۔ لہذا اگر مکاتب اپنے عاجز ہونے سے قبل فروخت کنندہ کو ہر عیب سے بری الذمہ کر دے تو درست قرار دیں گے۔ اگر مکاتب کا آقا ایسا کرے تو درست قرار نہ دیں گے۔ اگر ام ولد کے ساتھ بچہ نہ ہو تب بھی امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ یہی حکم برقرار رہے گا۔ اور امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اسے لوٹانے کا حق حاصل ہو گا (محیط)

کوئی شخص اپنے مکاتب سے کسی غلام کو خریدے تو وہ آدمی عیب کے باعث غلام کو نہیں لوٹا سکتا اور نہ اسکو اسکے فروخت کنندہ سے نزاع کا حق ہو گا (محیط سرخسی)

کوئی مکاتب غلام یا کوئی آزاد شخص ایک غلام خرید کر اسے مکاتب بنا دے اسکے بعد اسے اسکے اندر عیب نظر آئے تو عیب کی وجہ سے لوٹانے کا حق نہ ہو گا۔ اور نہ نقصان عیب (تاوان) وصول کرنے کا حق ہو گا۔ اگر کوئی مکاتب یا آزاد شخص فروخت کرنے والے کو عیب سے بری الذمہ قرار دے تو درست ہے حتیٰ کہ مکاتب کے بدل کتابت سے عاجز و مجبور ہونے کے بعد پہلا مالک فروخت کنندہ کو بری الذمہ قرار دے تو درست نہ ہو گا یہی حکم آزاد شخص کے وارث کا ہو گا یعنی اسے بری الذمہ کر دینا بھی درست شمار نہ ہو گا۔ خواہ آزاد شخص مرض الموت کے اندر ایسا کیا جائے اگر پہلے مکاتب کے مجبور و بدل کتابت سے عاجز ہونے کے بعد اس کا آقا فروخت کرنے والے کو بری الذمہ قرار دیدے چاہے اسوقت دوسرا مکاتب بدل کتابت کی ادائیگی سے عاجز و مجبور ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ بری کرنے کو درست قرار دینے کا حکم ہو گا۔ اسی طریقہ سے اگر آزاد شخص کا وارث مورث کے موت کی آغوش میں سونے کے بعد فروخت کرنے والے کو بری الذمہ کر دے تو اسے بھی درست و صحیح قرار دیں گے۔

کوئی شخص ایک غلام خرید کر اسے دوسرے فروخت کنندہ کے ہاتھ بیچ دے اور پہلا خریدار موت کی آغوش میں سو جائے۔ اس کے بعد غلام کے اندر کوئی ایسا عیب نظر آئے جو پہلے فروخت کنندہ کے پاس موجود تھا۔ اس کے بعد پہلے خریدار کا وارث فروخت کرنے والے کو عیب سے بری الذمہ قرار دے تو اسے درست قرار دیں گے، حتیٰ کہ اگر اسے غلام لوٹا دیا جائے تو اسکو پہلے فروخت

کرنے والے کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا خواہ سر دست لوٹانے سے روک دیا گیا ہو اگر مکاتب مالک کسی غلام کو کسی آدمی سے اوّل اپنے آپ خریدے اس کے بعد اپنے مکاتب کے ہاتھ اسے بیچ دے، پھر مکاتب بدل کتابت سے عاجز ہوجائے اور اسکے بعد مالک کو غلام کے اندر کوئی عیب نظر آئے اور وہ اپنے فروخت کنندہ کو لوٹانا چاہے تو اس شکل کا حکم کتاب کے اندر ذکر نہیں کیا گیا۔

ہمارے مشائخ رح (فقہاء) فرماتے ہیں کہ موزوں یہ ہے کہ اسکو لوٹانے کا حق حاصل نہ ہو (محیط)

اگر کوئی قرضدار غلام جسے اجازت تجارت عطا کی گئی ہو اپنے غلام کو اپنے آقا کے ہاتھ اسکی (حقیقی اور اصلی) قیمت کے بدلہ بیچے پھر آقا اس کے اوپر قابض ہوجائے اس کے بعد غلام کے اندر کوئی عیب نظر آئے۔ لہذا اگر قیمت نقد ہو یا اس طرح قرض ہو کہ قرض کی رقم دینار یا دراہم ہوں یا ناپ کر یا وزن کر کے دیجانے والی غیر معین شے ہو یا کوئی اسباب ہو مگر وہ غلام کے پاس ضائع ہوکر اس کے ذمہ دین کا وجوب ہوجائے تو ان شکلوں میں آقا کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا

اگر قیمت نقد نہ ہو یا نقد ہو لیکن اسطرح کے اسباب ہوں کہ جو غلام کے پاس موجود ہو تو اسکو لوٹانے کا حق ہوگا۔ اور قابض ہونے سے قبل ساری شکلوں میں لوٹا سکتا ہے (کافی)، کوئی مقروض غلام جسے اسکے آقا نے اجازتِ تجارت دے رکھی ہو ایک غلام خریدے اور اسے اپنے آقا کے ہاتھ بیچ دے اور آقا قابض ہوجائے۔ اس کے بعد مقروض غلام کو اس کے قرض خواہ معاف کردیں اور قرض سے بری الذمہ قرار دیں، پھر آقا کو غلام کے اندر کوئی عیب نظر آئے تو اس صورت میں اسے نہ لوٹانے کا حق ہوگا اور نہ نقصانِ عیب وصول کرنے کا اختیار ہوگا اور قابض نہ ہونے کی صورت میں لوٹانے کا حق ہوگا۔

اگر فروخت کنندہ کسی اور شخص کے ہاتھ کوئی شے بیچے اور وہ قیمت کے اوپر قابض نہ ہو، اسکے بعد اسے قیمت ہبہ کردے تو خریدار کو عیب کے باعث لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اور اگر ثمن کے اوپر قابض ہونے کے بعد ہبہ کرے تو عیب کی بنا پر لوٹانے کا حق حاصل ہوگا (محیط سرخسی) کوئی شخص ایک غلام بیچے اور اسکا ثمن خریدار کو ہبہ کردے یا اسے ثمن سے بری الذمہ قرار دے، پھر اسے اس کے اندر کوئی عیب نظر آئے تو قابض ہونے سے قبل لوٹانے کا حق ہوگا اور قابض ہونے کے بعد لوٹانے کا حق واختیار نہ رہے گا۔ (کافی)

فصل پنجم:۔ عیوب سے برارت اور اُن کی ضمانت لینے کا ذکر

چوپایوں وغیرہ سے یہ درست ہے کہ فروخت کرتے ہوئے عیوب سے اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دے۔ اس برارت کے اندر وہ سارے عیوب داخل ہوں گے۔ جن سے فروخت کنندہ لاعلم ہو یا علم ہو اور جن عیوب سے خریدار آگاہ ہو یا بے خبر ہو، ہمارے ائمہ: احناف رح۔ یہی فرماتے ہیں چاہے عیوب

کو ذکر کیا ہو یا نہ کیا ہو اور اس کی جانب اشارہ کیا ہو یا اشارہ نہ کیا ہو۔ اس برارت کی بنیاد پر ہر اس عیب سے جو خرید کردہ شے کے اندر بوقت بیع موجود ہو یا اس کے بعد حوالہ کرنے کے وقت تک پیدا ہو جائے فروخت کنندہ بری الذمہ ہو گا۔ امام ابوحنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح یہی فرماتے ہیں۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ وہ عیب جو بیع کے بعد پیدا ہوا ہو اس سے بری الذمہ نہ ہو گا (شرح طحاوی) اگر فروخت کرنے والا یہ شرط کرے کہ ہر وہ عیب جو مبیع کے اندر موجود ہو وہ اس سے بری الذمہ ہے تو تمام ائمہ (تینوں ائمہ) کے نزدیک اس عیب سے فروخت کنندہ بری الذمہ نہ ہو گا جو کہ بیع کے بعد مبیع میں پیدا ہو۔ اسی طریقہ سے اگر کسی مخصوص نوع کے عیب کی تخصیص کرے تو درست قرار دیں گے (محیط)

اگر فروخت کنندہ اس شرط کے ساتھ بیع کرے کہ فروخت کنندہ ہر اس عیب سے جو مبیع کے اندر اب موجود ہو یا بعد میں پیدا ہوا ہو بری الذمہ ہے تو بیع کو اس شرط کے ساتھ فاسد قرار دینے کا حکم کیا جائے گا۔ (شرح طحاوی)

اگر دونوں کا اس بات کے اندر اختلاف ہو کہ عقدِ بیع کے بعد ہی یہ عیب رونما ہوا ہے یا بوقت بیع یہ عیب موجود تھا تو اس کے بارے میں امام ابوحنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح سے منقول نہیں ہے۔ امام محمد رح سے منقول ہے کہ فروخت کنندہ کا قول قابل اعتبار ہو گا۔ لیکن اس کا اسطرح حلف کرنا ضروری ہو گا کہ یہ عیب نیا پیدا شدہ ہے۔ یہ حکم برارت کے مطلقاً اور بلا کسی قید کے بیان کرنے کی صورت میں ہے اور اگر محض بوقت بیع موجودہ عیوب سے برارت کی ہو اور پھر وہ اس نوع کا اختلاف کریں، تو اس صورت میں خریدار کا قول معتبر ہو گا (بحر الرائق)، اگر کسی باندی کے مقدمہ کے بارے میں گواہ یہ گواہی دیں کہ باندی ہر عیب سے بری ہے۔ اس کے بعد ایک شاہد اسے برارت کے بغیر خریدے اور اس میں اسے کوئی عیب نظر آئے، تو اسکو لوٹانے کا حق ہو گا

اسی طریقہ سے اگر دونوں گواہ اس کی عادتِ فرار سے بری ہونے پر گواہی دیں۔ اس کے بعد ایک گواہ اسے خریدے اور اسے فرار ہونے والی پائے تو اسکو اس صورت میں لوٹانیکا حق ہو گا۔ اگر دونوں شاہد اس کی شہادت دیں کہ فروخت کنندہ یہ کہتا ہے کہ میں اس کے بھاگنے والی ہونے اور فرار کی عادت سے بری الذمہ ہوں۔ اس کے بعد ایک گواہ اسے خریدے اور اسے بھاگنے والی پائے۔ تو اسے اسکے لوٹانے کا حق حاصل نہ ہو گا (مبسوط) اگر فروخت کنندہ ہر عیب سے برارت ظاہر کرے تو اسکے اندر سارے عیوب اور امراض کے شامل و داخل ہونیکا حکم ہو گا۔ اور اگر تمام امراض سے بری الذمہ ہو تو سارے امراض سے بری الذمہ شمار ہو گا۔ اور اس کے اندر زیادہ انگلی (یعنی چھٹی انگلی) اور داغ ...... اور اس زخم کا نشان جو اچھا ہو چکا ہو داخل قرار نہ دیں گے (فتاویٰ قاضی خاں)

اگر فروخت کنندہ ہر غائلہ اور بھڑکا دینے والی شے سے برارت کرے تو غائلہ فسق و فجور، فرار ہونے اور چوری ان سب کو شامل ہو گا (سراج الوہاج) اگر ہر کالے دانت سے برارت کا اظہار کرے تو اسکے اندر سبز اور سرخ دانتوں کے داخل ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (فتح القدیر)

کوئی شخص ایک غلام بیچے اور اسکے ہر موجود زخم سے برارت کرلے تو اس کے نشانات میں جو اچھے ہو چکنے کے بعد باقی رہ گئے ہوں ۔ داخل و شامل قرار نہیں دیئے جائیں گے اس لئے داغ اور زخم کے اندر فرق ہے ۔ اگر کہے کہ میں اس کے سر کے ہر اس زخم سے برارت کرتا ہوں جو کھوپڑی کی ہڈی تک پہونچ چکا ہو پھر اسکے سر میں موضحہ [له] زخم نظر آئے تو اسے موضحہ سے بری قرار نہ دیں گے ۔ (محیط سرخسی) اگر کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ تو میرے ہر اس حق سے جو تیری طرف ہے بری الذمہ ہے تو اس کے اندر عیوب کے داخل ہونے کا حکم ہوگا ۔ اسی قول کو راجح و پسندیدہ قرار دیا گیا ہے ۔ اور درک کو داخل قرار نہ دیں گے ۔ (واقعات حسامیہ)

کوئی شخص ایک کپڑا خریدے اور فروخت کنندہ اس کے اندر خریدار کو ایک شگاف دکھلائے اور خریدار کہے کہ میں تجھے اس سے بری الذمہ کرتا ہوں پھر خریدار فروخت کرنے والے سے وہ کپڑا لینے کی خاطر آئے اور کپڑے کا شگاف دیکھ کر کہے کہ یہ شگاف اب اتنا نہیں جتنے سے میں تجھے بری الذمہ کر رہا تھا ۔ وہ شگاف ایک بالشت کے بقدر تھا اور یہ شگاف ایک ہاتھ کے برابر ہے تو اس بارے میں خریدار کا قول قابل اعتبار ہوگا ۔ اسی طریقہ سے اگر غلام یا باندی کی آنکھ کی سفیدی کے بارے میں اس نوع کا اختلاف ہو تو خریدار کے قول کو قابل اعتبار قرار دیں گے ۔ اسی طریقہ سے اگر خریدار فروخت کنندہ کو مبیع کے اندر موجود ہر عیب بری قرار دے یا اسکے عیوب سے بری کردے اور خریدار کہے کہ مبیع کے اندر یہ عیب بری الذمہ کرنے کے بعد پیدا شدہ ہے تب بھی اسکا قول معتبر ہوگا ۔ ایسے ہی اگر خریدار کہے کہ میں تجھے سفید داغ کے عیب سے بری کرتا ہوں ۔ اس کے بعد کہے کہ یہ سفید داغ پہلا نہیں بلکہ بری کرنے کے بعد کا پیدا شدہ ہے ۔ تو اس صورت میں بھی اسی کے قول کو قابل اعتبار قرار دیئے جانے کا حکم ہوگا ۔ (فتاوی قاضی خاں)

اگر فروخت کنندہ کہے کہ میں اسکی آنکھ کے اندر موجود ہر عیب سے بری الذمہ ہوں ۔ اس کے بعد معلوم ہو کہ وہ کانا (ایک چشم) ہے تو اس صورت میں فروخت کنندہ اس عیب سے بری الذمہ شمار نہ ہوگا ایسے ہی اگر کہے کہ میں اسکے ہاتھ میں پائے جانے والے ہر عیب سے بری الذمہ ہوں ۔ پھر اس کا ہاتھ مقطوع و کٹا ہوا ملے تو فروخت کرنے والا بری الذمہ شمار نہ ہوگا ۔ البتہ اگر دو انگلیاں یا ایک انگلی مقطوع ہو تو بری الذمہ قرار دیئے جانے کا حکم کیا جائے گا ۔ (محیط سرخسی)

اگر فروخت کنندہ ہاتھ کے اندر کے ایک عیب سے برارت کا اظہار کرے اور غلام (یا باندی) کے ہاتھ کی دو انگلیاں کٹی ہوئی ہوں تو یہ دو عیب شمار ہوں گے ۔ اور فروخت کنندہ کو بری قرار نہ دیں گے (فتاوی قاضی خاں) اگر فروخت کرنے والا کہے کہ میں اس غلام کے ہر عیب سے بری الذمہ ہوں مگر فرار اس کا پھر خریدار اسے جاگنے والا پائے ۔ تو فروخت کرنے والا اس سے بری شمار ہوگا ۔ اور اگر فروخت کنندہ کہے کہ میں اس غلام کے اندر موجود ہر عیب سے بری الذمہ ہوں لیکن فرار سے تو اس صورت میں خریدار کو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا ۔ (محیط) کوئی شخص ایک کپڑے کو اس شرط کے ساتھ بیچے کہ میں اس کے اندر ہر اس

له ۔ یعنی اسکا ضمان لازم ہوگا ۔

چیز ہے جو شگاف کی نوع سے ہو بری الذمہ ہوں درآنحالیکہ اس کپڑے کے اندر بہت سے شگاف موجود ہوں
اور ابھی سی دیا گیا ہو یا پیوند لگادئے گئے ہوں یا رفو کر دیا گیا ہو تو اسے ان تمام سے بری قرار
دیا جائے گا۔ اسی طریقہ سے اگر آگ سے جل جانے کی وجہ سے شگاف ہوں یا گل گیا ہو تو اس صورت
میں بھی اسے ان تمام سے بری الذمہ قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص ایک غلام اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اس کے اندر ایک ہی عیب موجود ہے اسکے بعد
اس کے اندر دو عیب نظر آئیں اور مرنے وغیرہ کے باعث اس غلام کو لوٹانا ممکن نہ رہے تو امام ابو یوسف رح
فرماتے ہیں کہ اس شکل میں خریدار کو حق ہوگا۔ امام محمد رح فرماتے ہیں کہ خریدار کو یہ حق حاصل ہوگا
کہ دونوں عیبوں میں سے جس عیب کا نقصانِ عیب لینا چاہتا ہو لوٹائے۔ لہٰذا اس غلام کا دونوں
عیوب کے ساتھ اندازہ کریں گے۔ اس کے بعد غلام کا اس عیب کے ساتھ جس کا وہ نقصانِ عیب
لینا نہیں چاہتا۔ اندازہ کریں گے۔ پھر جس قدر فرق دونوں قیمتوں کے درمیان ہوگا وہ وصول کر لیگا۔
اسی طریقہ سے اگر وہ تین عیب پائے اور اس کے یہاں رہتے ہوئے ایک اور عیب پیدا ہو جانے کی وجہ سے
واپسی ممکن نہ رہے تو تین عیوب میں سے جن دو عیبوں کا نقصانِ عیب لینا چاہے لیلے۔ امام محمد رح
یہی فرماتے ہیں۔ لہٰذا ایک مرتبہ اس غلام کو اس عیب کے ساتھ جس کا نقصانِ عیب نہ لینا چاہتا ہو
اندازہ کریں گے۔ اور ایک مرتبہ اس غلام کا تینوں عیوب کے ساتھ اندازہ کریں اور جتنا فرق ان
دونوں قیمتوں کے درمیان (یعنی بے عیب اور عیب دار غلام کی قیمت میں) ہو واپس لیلے۔ (محیط)

کوئی شخص دو غلام اس شرط کے ساتھ خریدے کہ ان دونوں میں سے ایک عیب دار ہے۔ پھر
خریدار ایک کو عیب دار دیکھے تو اسکو واپس کرنیکا حق نہ ہوگا۔ اگر ایک غلام کے اندر دو عیب نظر
آئیں تو اس کو لوٹانے کا حق ہوگا۔ اس شکل میں ایک بات قابلِ غور ہوگی وہ یہ کہ اگر قابض ہونے سے
قبل ایسا پائے تو دونوں کو بیک وقت لوٹادے اور اگر قابض ہو چکا ہو تو خریدار کو یہ حق ہے کہ
دونوں میں سے جس کو چاہے لوٹادے۔ امام محمد رح یہی فرماتے ہیں

پس امام محمد رح کے نزدیک خریدار کو یہ حق حاصل ہوگا۔ لہٰذا اگر وہ ایک غلام کے اوپر قابض ہو جائے
درآنحالیکہ اسے اسکے اندر کوئی عیب نظر نہ آئے۔ اس کے بعد دوسرے غلام پر عیب دار جانتے ہوئے
قابض ہو پھر جس غلام کے اوپر اول قابض ہوا تھا اسے عیب دار پائے تو خریدار کو حق ہوگا کہ دونوں
میں سے جس ایک کو لوٹانا چاہے لوٹادے۔ لہٰذا اگر وہ اس غلام کو لوٹانا چاہے کہ جس پر اسکے عیب سے
آگاہ ہوتے ہوئے قابض ہوا تھا۔ اور فروخت کنندہ کہے کہ تجھے اس کے لوٹانے کا حق نہیں کیونکہ تو اسکے
عیب سے آگاہ ہوتے ہوئے اس پر قابض ہوا ہے پس (گویا) تو اس کے عیب سے پر رضامندی کا اظہار
کر چکا ہے تو فروخت کنندہ کی بات پر توجہ نہیں کیجائے گی۔ اگر وہ دونوں کے عیب سے آگاہ ہوتے ہوئے

سلہ اور خریدار کو دونوں میں سے کسی ایک کے لوٹانے کا حق رہے گا ۱۲

دونوں پر قابض ہو یا ایک کے اوپر قابض ہو تو ایسے قبضہ کو دونوں اختیار کرنا (وپسند کرلینا) قرار دیں گے (ذخیرہ) کوئی شخص ایک چیز کو اس شرط کے ساتھ بیچے کہ میں ہر عیب سے بری الذمہ ہوں تو اسطرح کہنے کو اس غلام میں عیب پائے جانے کو اقرار واعتراف قرار نہ دیں گے۔ اس کے برعکس اگر وہ ایک یا دو عیبوں سے برارت کی شرط لگائے تو اس برارت کو اس کے موجود ہونے کا اقرار شمار کریں گے۔ اس کی تفصیل اور صورتِ واقعہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص دو غلاموں کو اس شرط کے ساتھ بیچے کہ فروخت کنندہ اس مخصوص ومتعین غلام کے ہر عیب سے بری الذمہ ہوگا۔ اور دونوں غلام خریدار کے حوالہ کردے، اس کے بعد ایک غلام کا کوئی حقدار پیدا ہوجائے اور خریدار نے دوسرے غلام کے اندر عیب پایا تو خریدار کیلئے دوسرا غلام اپنے حصۂ ثمن کے بدلہ لازم ہوجائے گا۔ لہذا دونوں غلاموں کو تندرست وصحیح وبے عیب تسلیم کرکے قیمت ان دونوں کے اوپر تقسیم کیجائے گی لہذا جو غلام مستحق نے لیا ہو جب اسکے حصہ کا علم ہوجائے۔ تو اسی کے بقدر خریدار فروخت کرنے والے سے واپس لیلے گا۔ اگر دو غلاموں کو ایک ثمن میں اس شرط کے ساتھ بیچے کہ فروخت کرنے والا اس مخصوص ومتعین غلام کے اندر جس کے ایک عیب سے بری الذمہ ہے، اسکے بعد دونوں غلاموں میں سے ایک غلام کا کوئی مستحق نکل آئے پھر خریدار اس غلام کے اندر جس کے ایک عیب سے فروخت کرنے والا برارت کرچکا ہے ایک عیب پائے تو ثمن کو اس طرح دونوں کے اوپر تقسیم کریں گے کہ جس غلام کا کوئی حقدار نکلے اسکی صحیح وسالم کی پوری قیمت اور دوسرے غلام کی قیمت اس کے ایک عیب کے ساتھ جو ہو ان دونوں کی قیمتوں کے اوپر کل ثمن کی تقسیم ہوگی۔ لہذا حقدار کیلئے غلام کا حصۂ ثمن معلوم ہوجانے پر اسی کے بقدر خریدار فروخت کنندہ سے واپس لے لے گا (فتاوی قاضی خاں)

اگر کوئی غلام دوسرے شخص کے ہاتھ اس شرط کے ساتھ بیچے کہ یہ بے عیب ہے۔ البتہ اگر ایک عیب ہو تو اس سے بری الذمہ ہوں اور خریدار اسی شرط کے ساتھ خرید کر قابض ہوجائے پھر اس کے اندر دو عیب پائے جائیں۔ اور کسی وجہ سے اسکو لوٹانا ممکن نہ رہے تو اس غلام کی تندرست وسالم کی قیمت کے اعتبار سے جو نقصانِ عیب (تاوان) لینا چاہے لیلے۔ اس کے برعکس اگر فروخت کنندہ بات کے شروع میں یہ نہ کہے کہ یہ بے عیب کے پائے جانے کے ساتھ ساتھ اسی کے لحاظ سے اسکی قیمت متعین کرکے دونوں عیبوں میں سے جس عیب کا بھی نقصانِ عیب (تاوان) لینا چاہے لے لے،

کوئی شخص دو غلام اس شرط کے ساتھ خریدے کہ فروخت کنندہ ایک غلام کے ہر عیب سے بری الذمہ ہوگا اور دونوں غلاموں کے اوپر قابض ہوجائے اس کے بعد ایک غلام میں کچھ عیب نظر آئیں تو اس صورت میں اسے لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ لہذا اگر اسکے بعد دوسرے غلام کا کوئی مستحق نکل آئے تو اس کے حصۂ ثمن کو خریدار واپس لیلے گا۔ لہذا دونوں غلاموں کو بے عیب تسلیم کرکے ان دونوں کے اوپر پوری قیمت تقسیم کیجائے گی۔ اگر دونوں غلاموں کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ فروخت کنندہ ایک غلام کے سر میں پائے جانے والے تین زخموں سے بری الذمہ ہے (البتہ

تین سے زیادہ ہوں تو ذمہ دار ہے)، اس کے بعد خریدار ایک غلام کے سر میں تین زخم دیکھے اور دوسرے غلام کا کوئی حقدار نکل آئے لہذا وہ بے عیب غلام جس کا حقدار نکل آیا اور وہ دوسرا عیب دار غلام جس کے سر میں تین زخم ہیں ثمن کی تقسیم بے عیب اور عیب دار ہونے کے اعتبار سے ہوگی [۱] (محیط)

" نوادر ابن سماعۃ " کے اندر بحوالۂ ابن سماعہ منقول ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص سے ایک غلام خریدے اور تیسرا آدمی اس کے عیوب کا خریدار کیلئے ضامن بن جائے پھر خریدار اس میں کوئی عیب پائے اور لوٹا دے تو امام ابوحنیفہ رح کے قیاس کی رو سے ضامن کو ضمانت دار قرار نہ دیں گے۔ بلکہ فروخت کنندہ ہی ذمہ دار رہے گا۔

امام ابویوسف رح فرماتے ہیں کہ وہ شخص عیوب کا ضامن و ضمانت دار شمار ہوگا۔ اور اسکا حکم مستحق ہونے میں ضمانتِ [۲] درک کا سا ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر کوئی شخص خریدار کیلئے اس بات کا ضامن بن جائے کہ یہ غلام آزاد شدہ نہیں یا یہ مال چوری کا (مسروقہ) نہیں ہے۔ اس کے بعد خریدار غلام کو مسروقہ یا آزاد پائے تو وہ ضامن بننے والے سے ضمانت وصول کرے گا۔ ایسے ہی اگر کوئی شخص یہ ضمانت لے کہ غلام پاگل یا نابینا نہیں پھر خریدار اسے ایسا ہی پائے تو ضامن بننے والے سے اپنا ثمن وصول کرے گا۔ اگر غلام ابھی خریدار تک نہیں پہونچا تھا کہ موت کی آغوش میں سو گیا اور فروخت کنندہ پر نقصانِ عیب (تاوان) کی ادائیگی کا قاضی حکم کردے تو خریدار کو ضامن سے ضمان وصول کرنے کا حق حاصل ہوگا (ذخیرہ)

کوئی شخص ایک غلام خریدے اور خریدار کو حصۂ عیب کے بقدر ثمن کے لوٹاتے کا کوئی شخص ضامن بنجائے تو امام ابوحنیفہ رح و امام ابویوسف رح اسے درست قرار دیتے ہیں۔ لہذا اگر اس کے اندر کوئی عیب نظر آئے تو فروخت کنندہ کو لوٹا دے اور اسے حق ہوگا کہ ثمن حصۂ عیب کے بقدر ضمانت قبول کرنے والے سے لیلے جس طرح کہ اسے فروخت کنندہ سے واپس لینے کا حق ہے (فتاویٰ قاضی خاں)

فصل ششم: عیوب کے سلسلہ میں مصالحت کرنے کا ذکر

امام محمد رح " کتاب الاصل " کے اندر تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک غلام ہزار درہم کے بدلہ خریدے اور اس کے اوپر قابض ہو جائے۔ اور اسکی قیمت کی ادائیگی بھی کردے پھر اسے اسکے اندر کوئی عیب نظر آئے اور فروخت کنندہ اس عیب کے موجود ہوتے ہوئے بیچنے سے انکار کرے، پھر فروخت کنندہ اس بات کے اوپر صلح کرنا چاہے کہ فروخت کرنے والا خریدار کو

---

[۱] اور بوجہ کسی حقدار کے پیدا ہوجانے کے غلام کے چلے جانے پر اسکا حصۂ ثمن خریدار بائع سے واپس لیگا۔

[۲] ضمانت درک کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی خریدار کی طرف سے اس بات کا ضامن بنجائے کہ جو تغیر و تبدل مبیع کے اندر عقدِ بیع کے بعد واقع ہو اس کا میں ذمہ دار ہوں ۱۲

چند گنے چنے دراہم فوری طور پر یا کسی مقررہ میعاد تک لوٹا دے تو اس صلح کو درست و جائز قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اور ادائیگی سے الگ ہوگئے ہوں تو صلح کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم کیا جائیگا اگر خریدار اس غلام کو بیچ دے اور قیمت نقد لیلے، اس کے بعد اس کے کسی عیب کے اوپر باخبر ہو اور اسکا فروخت کنندہ اس عیب سے چند دراہم کے اوپر صلح کرے تو درست و جائز قرار نہ دیں گے۔ لہذا اگر غلام دوسرے خریدار کے پاس موت کی آغوش میں سو جائے اور وہ اپنے فروخت کنندہ سے نقصان عیب وصول کرے پھر دوسرا فروخت کرنے والا اپنے فروخت کرنے والے کے ساتھ کسی طریقہ سے صلح کرلے تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اس صلح کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم ہوگا۔ امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ یہ صلح درست و جائز ہوگی۔ اگر ناپ کر یا تول کر دیجانے والی اشیاء میں سے ہوں اور ان کا ثمن غیر معین ہو اور ناپ یا تول کا ذکر ہوجائے اور دونوں قابض ہوجائیں پھر خریدار کو غلام کے اندر کوئی عیب نظر آئے اور فروخت کنندہ سے وہ مصالحت کرلے۔ لہذا اگر مصالحت ثمن کی جنس سے ثمن کی کسی مقدار پر ہوئی ہو تو اسے استیفاء (پورا کرنا) قرار دیں گے۔ استبدال بدل دینا نہیں کہا جائے گا۔ لہذا صلح درست ہوگی۔ چاہے فوری طور پر ثمن کی ادائیگی طے پائی ہو یا میعاد کے اوپر ادائیگی طے ہوئی ہو۔ بہر صورت درست قرار دیں گے۔ اور چاہے ثمن اپنے خریدار کے پاس موجود ہو یا ضائع ہوچکا ہو

اگر ایسی چیز کے اوپر مصالحت ہو جو ثمن کی جنس سے نہ ہو تو اسے معاوضہ قرار دیا جائے گا لہذا جہاں معین سے غیر معین (دین) کی طرف پہونچنا ہو اسے درست و جائز قرار دیں گے۔ اور جہاں دین (قرض) سے قرض کی جانب پہونچنا ہو اسے درست قرار نہ دیں گے۔ اگر تول کر یا ناپ کر دیجانے والی اشیاء میں سے معین ہو اور دونوں قابض ہوجائیں۔ اور پھر ثمن کی جنس سے ثمن کی کسی مقدار پر مصالحت ہوجائے تو چاہے نقد (فوری) ہو یا کوئی میعاد ہو بہر صورت درست قرار دینے کا حکم ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ غلام کے بدلہ میں لیا ہوا ضائع ہوچکا ہو اور اگر ضائع نہ ہوا ہو بلکہ جوں کا توں باقی ہو تو اس جنس کے بعض میعادی ثمن کے اوپر مصالحت کو درست و جائز قرار نہ دیں گے۔

اور فوری طور پر ادائیگی کی شکل میں جائز قرار دینے کا حکم ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ یا تو وہ معین ہو یا اس کی ادائیگی دونوں کے علیحدہ ہونے سے قبل ہو۔ محیط

....

....

عیب کے ختم ہوجانے سے مصالحت باطل ہوجائیگی۔ لہذا فروخت کنندہ اسکے معاوضہ میں لیا ہو یا

فروخت کنندہ نے اس کی قیمت میں سے کمی کردی ہو وہ اسے لوٹا دے گا ۔ جبکہ اس کی ملکیت ختم ہوجائے ۔ اور اگر اس وقت ختم ہو جبکہ اس کی ملکیت باقی نہیں رہی تھی تو نہیں لوٹائے گا ۔ اگر خریدار سارے عیب سے ایک درہم کے اوپر صلح کرلے تو درست قرار دیں گے ۔ چاہے اس کے اندر وہ کوئی عیب نہ پائے ۔ اگر کہے کہ میں تیرے سے سارے عیب خرید چکا تو اسے جائز قرار نہ دینے کا حکم ہوگا ۔ (فتح القدیر)

اگر خریدار باندی کی آنکھ میں عیب بتائے ۔ اور فروخت کنندہ اس کی آنکھ کے سلسلہ میں کچھ دیکر مصالحت کرلے تو درست ہے چاہے عیب کا بوقت مصالحت بیان بھی نہ ہو عیب کی جگہ کے ذکر کا حکم عیب کے ذکر کا سا ہوگا ۔ (محیط) اگر خریدار کو غلام کے اندر کوئی عیب نظر آئے ۔ اور دونوں اس شرط کے اوپر صلح کرلیں کہ دونوں میں سے ہر ایک اپنا دسواں حصہ کم کردے گا ۔ اور کوئی دوسرا شخص قیمت گھٹانے کے بعد جو ثمن باقی ہو وہ دینے کے بعد مبیع لیلے ۔ درآنحالیکہ اس نے برضامندی ایسا کیا ہو تو اسے درست قرار دیں گے ۔ اور خریدار کا گھٹانا درست ہونے کا حکم ہوگا ۔ البتہ اگر فروخت کنندہ گھٹائے تو اسے جائز قرار نہ دیں گے ۔

اگر خریدار کپڑا دھلوائے ، اس کے بعد اسے پھٹا ہوا نظر آئے اور خریدار کہے کہ اگر خریدار کپڑا دھلوائے ، اسکے بعد اسے پھٹا ہوا نظر آئے اور خریدار کہے کہ مجھے یہ پتہ نہیں کہ یہ کپڑا فروخت کرنے والے کے پاس پھٹا ہے یا دھوبی کے پاس اس کے بعد آپس میں اسطرح معاملہ ہوجائے کہ ایک درہم اس کا تاوان فروخت کنندہ ادا کرلے اور ایک درہم دھوبی اور خریدار اسکے بعد یہ کپڑا لیلے تو درست قرار دینے کا حکم کیا جائے گا ۔ اسی طریقہ سے اگر آپس میں اس طریقہ سے صلح ہو کہ ایک درہم خریدار اور ایک درہم دھوبی ادا کرے گا اور فروخت کنندہ اسے منظور کرلے تو اسے بھی جائز قرار دینے کا حکم ہوگا بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ یہ صورت غلط ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ دھوبی اول ایک درہم خریدار کو عطا کرے اور پھر خریدار وہ درہم فروخت کرنے والے کو دیدے ۔ (فتح القدیر)

" فتاویٰ فضلی " کے اندر کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک باندی خریدے اور اسے اسکے اندر کوئی عیب دکھائی دے اور دونوں اس بات پر مصالحت کرلیں کہ خریدار دراہم کی اتنی مقدار ادا کرے گا اور خریدار باندی پر قبضہ کرلے تو صلح کو درست وجائز قرار دینے کا حکم ہوگا ۔ اگر دونوں اس طریقہ پر مصالحت کریں کہ خریدار دراہم کی اتنی مقدار ادا کرے گا ۔ اور باندی فروخت کنندہ لیلے تو اسے جائز قرار نہ دیں گے ۔ البتہ اگر خریدار باندی کو اس کے پورے ثمن کی ادائیگی کے بعد اس سے کم قیمت کے اوپر فروخت کنندہ کو بیچ دے تو درست ہے (ذخیرہ) فتاویٰ قاضی خاں) کوئی شخص ایک کپڑا خرید کر اسکی قمیص کٹوا دیا تھا لیکن ابھی سلوانے کی نوبت نہیں آئی تھی کہ اس میں کوئی عیب نظر آگیا اور فروخت کرنے والا یہ اعتراف کرے کہ یہ عیب میرے رہتے ہوئے اس کے اندر پیدا ہوا ہے ۔ پھر فروخت کرنے والا اس طرح مصالحت کرے کہ میں یہ کپڑا لے رہا ہوں اور خریدار ثمن میں سے کچھ مقدار کم لیلے تو اسے جائز قرار دیں گے اور ثمن کی جتنی مقدار فروخت کنندہ کے پاس رہ گئی ہو وہ اس نقصان کے مقابلہ میں قرار دیجائے گی !

جو کہ خریدار نے کپڑا کٹوا دینے کی بنا پر کیا ہے (محیط) "کتاب الاصل" کے اندر لکھا ہے کہ کوئی شخص ایک باندی پچاس دیناروں میں خریدے اور اس کے اوپر قابض ہو جائے۔ پھر اس کے اندر اسے کچھ عیب نظر آئے۔ اور دونوں اس شرط کے اوپر صلح کر لیں کہ فروخت کنندہ باندی کو لیلے اور خریدار کو انچاس ۴۹ دینار لوٹا دے تو اس صلح کے معاملہ کو درست قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اور ایک جو فروخت کرنے والے نے لیا اس کے اندر یہ دیکھیں گے کہ اگر فروخت کنندہ یہ اقرار کر رہا تھا کہ یہ عیب اسی کے یہاں رہتے ہوئے پیدا ہوا ہے۔ تو امام ابو حنیفہ رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ وہ دینار اس کے لئے حلال نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اس کے لئے واجب و لازم ہوگا۔ کہ خریدار کو لوٹا دے۔ امام ابو یوسف رح کے قیاس کی رو سے لوٹانا واجب و لازم نہ ہوگا۔ اگر فروخت کرنے والا اس کا انکار کرتا ہو کہ یہ عیب اسکے یہاں پیدا ہوا ہے۔ لہٰذا اگر وہ عیب اس طرح کا ہو کہ اس جیسا عیب پیدا ہونا ممکن ہو تو متفقہ طور پر یہ دینار فروخت کنندہ کیلئے حلال قرار دیا جائے گا اور اگر فروخت کنندہ نہ انکار کرتا ہو اور نہ اقرار بلکہ سکوت اختیار کرے تو سکوت اور انکار دونوں کا حکم یکساں ہوگا۔ (ذخیرہ)

اگر فروخت کنندہ خریدار سے ایک کپڑا اس شرط کے ساتھ لے کہ وہ باندی واپس لیلے گا اور خریدار کو پوری قیمت لوٹا دے گا تو اس شکل کا اور ایک دینار باقی رکھنے کا حکم یکساں ہوگا۔ اگر کپڑے کی جگہ کچھ دراہم ہوں لہٰذا اگر اسی مجلس کے اندر ان دراہم پر قابض ہو جائے تب بھی یہی حکم برقرار رہیگا اگر وہ دراہم میعاد معین پر ادا کئے جانے والے ہوں تو کیونکہ یہ بیع صرف ہے اس لئے یہ صورت کسی طرح درست نہ ہوگی۔ اور اگر دراہم کی جگہ کچھ اناج ہو ایسا اناج جس کے وصف کو ذکر کر کے اس کی ادائیگی کی مدت طے ہو چکی ہو درآنحالیکہ فروخت کنندہ اس کا منکر ہو کہ یہ عیب اس کے یہاں رہتے ہوئے مبیع کے اندر پیدا ہوا ہے اور بائع و خریدار علیحدگی سے قبل قابض ہو جائیں اور عیب اس طرح کا ہو کہ اس قسم کا عیب پیدا ہو سکتا ہو تو اس صلح کو درست قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اور اگر ثمن کی ادائیگی سے قبل دونوں علیحدہ ہو گئے تو کیونکہ یہ قرض کا معاوضہ قرض سے ہے۔ اس لئے اناج پر صلح کا معاملہ باطل ہوگا۔ اور قیمت کے دینار صحیح و سالم باندی اور عیب دار باندی قیمت کے اوپر تقسیم ہوں گے۔ اور ثمن کی جتنی مقدار باندی کی قیمت کے مقابل و مساوی ہوگی۔ فروخت کنندہ اتنی مقدار خریدار کو لوٹا دے گا۔ اور جتنی قیمت عیب و نقصان کے مقابل ہوگی وہ اپنے پاس رکھ لے گا۔ (مبسوط)

کوئی شخص ایک غلام خریدے اور اس پر قابض ہونے سے قبل اس میں کوئی عیب پائے اور فروخت کنندہ اس عیب کے سلسلہ میں ایک باندی کے اوپر صلح کرلے تو باندی مبیع کے اندر اضافہ شمار کریں گے اور وہ قیمت جس کے ذریعہ غلام خریدا ہو اسے باندی اور غلام دونوں کی قیمتوں پر تقسیم کریں گے حتیٰ کہ اگر ایک کے اندر کوئی عیب نظر آئے تو اس کے حصۂ ثمن کے بدلہ لوٹا دے گا۔ اگر یہ مصالحت خریدار کے غلام پر قابض ہونے کے بعد ہو تو باندی کو عیب کے معاوضہ میں قرار دیں گے، حتیٰ کہ اگر باندی کے اندر کوئی عیب نظر آئے تو ثمن و قیمت کا جتنا حصہ غلام کے عیب کے بدلہ میں ملا ہو۔ (حاشیہ بر صفحہ ۸۱ پر)

اتنی مقدار پر باندی کو لوٹا دے گا (فتاوی قاضی خاں)

(نوادر ابن سماعہ) کے اندر امام محمد رح سے منقول ہے کہ کوئی شخص دوسرے سے ایک غلام خریدے اور قابض ہونے سے قبل اس کے اندر کوئی عیب نظر آئے اور فروخت کنندہ سے دوسرے غلام کو لیکر عیب کے بارے میں مصالحت کرلے اور دونوں کے اوپر خریدار قابض ہوجائے اور اس کے بعد دونوں میں سے ایک غلام کا کوئی مستحق نکل آئے تو وہ غلام جو کہ مستحق نے لیا ہو اس کے حصۂ ثمن کو خریدار لوٹائے گا۔ گویا کہ وہ دو غلاموں کو بیک وقت خرید چکا ہے اور اگر خریدار غلام پر قابض ہوجائے اس کے بعد اسے اس میں کوئی عیب دکھائی دے اور فروخت کنندہ سے دوسرے غلام کو لیکر مصالحت کرلے اور ثمن کی ادائیگی کردے۔ اس کے بعد خرید کردہ غلام کا کوئی مستحق نکل آئے تو دوسرے غلام کے بارے میں صلح کے باطل و کالعدم ہوجانے کا حکم ہوگا۔ (محیط و فتاوی قاضی خاں)

اگر ایک ماہ تک اپنی ضرورت کیلئے فروخت کنندہ کے گھوڑے کے اوپر سوار ہونیکی شرط کے ساتھ عیب کے بارے میں مصالحت کرلے تو درست قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اور فقہاء فرماتے ہیں مقصود یہ ہے کہ شہر کے اندر اس کے گھوڑے کے اوپر سوار ہوجانے کی شرط کرے۔ اگر یہ شرط کرے کہ شہر سے باہر سوار ہوگا یا اس کا کوئی تذکرہ نہ کرے کہ شہر میں یا خارج شہر سوار ہوگا بلکہ مطلقاً مصالحت کرلے تو اسے درست قرار نہ دینے کا حکم ہوگا (ذخیرہ)

اگر خریدار کے پاس سے خرید کردہ شئے کوئی اسکا مستحق لیلے اور وہ اپنے فروخت کرنے والے سے ثمن لوٹانا چاہے۔ اور اسکا فروخت کرنے والا تھوڑے سے مال کے اوپر صلح کرلے تو اس فروخت کرنے والے کو حق ہوگا کہ اپنے فروخت کنندہ سے پوری قیمت واپس لیلے (فتاوی صغری فی مسائل استحقاق)

کوئی خریدار باندی کے عیب دار ہونیکا مدعی ہو اور فروخت کنندہ اس کا منکر پھر مال کی کچھ مقدار دے کر دونوں اس شرط کے اوپر مصالحت کرلیں کہ خریدار فروخت کنندہ کو باندی کے اس عیب سے بری الذمہ قرار دے۔ اس کے بعد پتہ چلے کہ باندی کے اندر سرے سے یہ عیب تھا ہی نہیں یا عیب تھا .... مگر اس کا یہ عیب جاتا رہا تو اس صورت میں فروخت کرنے والے کو یہ حق حاصل ہے کہ خریدار سے وہ مال جو اس نے مصالحت کے معاوضہ میں لیا ہے لوٹا دے۔ (فتاوی صغری)

کوئی خریدار یہ عیب بتائے کہ باندی کی آنکھ میں سفیدی ہے اور فروخت کنندہ اس عیب سے اس شرط کے اوپر صلح کرے کہ خریدار اسے ایک درہم کم دے گا تو اسے درست قرار دینے کا حکم کیا جائیگا اس کے بعد اگر سفیدی زائل ہوجائے تو درہم فروخت کنندہ کو لوٹا دے گا

اسی طریقہ سے اگر خریدار یہ کہے کہ باندی حاملہ ہے اور فروخت کرنے والے سے اس شرط کے اوپر صلح کرلے کہ وہ ایک درہم سے کم عطا کرے گا۔ اس کے بعد اس کا حاملہ نہ ہونا ظاہر ہو تو خریدار پر ضروری ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۰ کا) لہ اس کا پتہ لگانے کی شکل یہ ہے کہ تندرست و بے عیب غلام اور عیب والے غلام دونوں کی قیمتوں کو تقسیم کریں اور جتنا فرق دونوں کی قیمتوں میں ہو وہی عیب کا حصہ ہوگا اور اسی کو باندی کی قیمت قرار دیں گے۔

کہ درہم لوٹا دے۔ اسی طریقہ سے اگر کوئی شخص ایک باندی خریدے درآنحالیکہ اسے کسی کے عقدِ نکاح میں پائے اور وہ فروخت کنندہ کو لوٹانا چاہے اور فروخت کنندہ کو کچھ دراہم عطا کر کے اس سے مصالحت کرے۔ پھر باندی کا خاوند اس پر بائن طلاق واقع کر دے تو خریدار پر لازم ہو گا کہ وہ دراہم لوٹا دے (محیط)

کوئی شخص ایک کپڑا خریدے اور اس کی قمیص کٹوائے اور پھر اسے سلوائے پھر چاہے بیچے یا نہ بیچے حتیٰ کہ اسکے کسی عیب کی اسے اطلاع ہو یا اسکا عیب ظاہر ہو جانے پر اسے لوٹا دے۔ اس کے بعد اس عیب کے بدلے چند دراہم لیکر مصالحت کرے تو اس مصالحت کو جائز قرار دینے کا حکم ہو گا۔ اسی طریقہ سے اگر اسے سرخ رنگے پھر بیچے یا نہ بیچے حتیٰ کہ عیب کے بارے میں مصالحت کرلے تو اس صورت میں بھی درست قرار دینے کا حکم ہو گا۔ اگر اسے قطع کرایا مگر سلوایا نہ ہو حتیٰ کہ اسے بیچ دے اس کے بعد عیب کی بنا پر صلح کرے تو اس صلح کو درست قرار نہ دیں گے۔ امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک سیاہ رنگنے کا حکم قطع کرنے کا سا ہو گا۔

امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اس کا حکم قطع کرنے اور سلوانے کا سا ہو گا۔ (ذخیرہ)

کوئی شخص ایک گدھا خریدے اور اس کے اندر کوئی پرانا عیب پائے اور اسے لوٹانا چاہے اس کے بعد دونوں کے درمیان ایک دینار پر صلح کرا دی جائے۔ پھر اسکے اندر کوئی اور عیب پائے تو اسے حق حاصل ہے کہ گدھا دینار سمیت لوٹا دے (قنیہ)

منتقی کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی دوسرا شخص ایک گندم دس دراہم میں خریدے اور کُر کے اوپر قابض ہو جائے اور قیمت کی ادائیگی نہ کرے حتیٰ کہ کُر کے اندر اسقدر عیب دیکھے کہ دسویں حصہ کے بقدر نقصان ہو، اور وہ اسے لوٹانا چاہے اور فروخت کنندہ اس عیب کے بدلے ایک کُر معین جو کہ ادائیگی کرنے پر اس کے ساتھ مصالحت کرلے تو اسے درست قرار دیں گے اور جو کو نقصانِ عیب کے بدلے قرار دینے کا حکم ہو گا۔ اگر جو کا کُر معین نہ ہو اور اسکے وصف کو ذکر کر کے اس کی میعاد مقرر کر دی جائے تو صلح کے باطل ہونیکا حکم ہو گا کیونکہ یہ شکل اسطرح کی بیع سلم جیسی ہو گی جس کے اندر راس المال کی ادائیگی نہ کی گئی ہو۔ لہٰذا اگر ثمن کے دسویں حصہ کی ادائیگی کر کے کہے کہ یہ ایک کُر جو کا حصہ ہو تو درست ہے اور سلم میں قرار دیئے جائیں گے۔ اسی طریقہ سے اگر اسے پورے ثمن کی ادائیگی کر دے تب بھی جائز قرار دینے کا حکم ہو گا۔ اگر اسے قیمت کا دسواں حصہ دیکر یہ نہ کہے کہ یہ جو کا حصہ ہو گا تو جتنے کی ادائیگی کی ہو اسے بمنزلہ ثمن کے قرار دیں گے۔ کُر کا دسواں حصہ جو کا ثابت ہونیکا حکم کیا جائے گا اور نو دسویں حصے باطل و کالعدم قرار دیئے جائیں گے۔ (محیط)

فصل ہفتم وکیل، وصی اور بیمار کی خرید و فروخت کا ذکر

اگر وصی مرنے والے کے مال کو بیچ دے تو ضمان درک اسے حاصل ہو گا اور عیب کے باعث اسے لوٹایا جائیگا۔ کوئی شخص ایک غلام ہزار دراہم کے بدلے خریدے اور ثمن کی ادائیگی سے قبل اس کے اوپر قابض

ہو جائے۔ پھر خریدار ثمن کے علاوہ ہزار دراہم کا مقروض ہو کر موت کی آغوش میں سو جائے اور بجز اس غلام کے اس کا کوئی مال نہ ہو پھر وصی کو اس کے اندر کچھ عیب نظر آئے اور وہ غلام کو قاضی کے حکم کے بغیر فروخت کرنے والے کو لوٹا دے تو قرض خواہ کو اس تصرف کے توڑنے کا حق نہ ہوگا۔ وصی فروخت کنندہ سے نصف ثمن لیکر قرض خواہ کے حوالہ کر دے گا۔ اسی طریقہ سے اگر عیب کے بغیر وہ اقالہ کرلے تب بھی یہی حکم برقرار رہے گا۔ (محیط سرخسی)

اگر فروخت کرنے والا وصی سے یہ غلام واپس نہ لے حتیٰ کہ قاضی کے سامنے نزاع پیش ہو۔ لہذا اگر قاضی کو دوسرے قرض خواہ کے قرض کا علم ہو تو اسے نہیں لوٹائے گا بلکہ بیچ کر ثمن کے دونوں کے اوپر تقسیم کرنیکا حکم کیا جائے گا۔ اور فروخت کرنے والے پر نقصان عیب کا ضمان لازم نہ آئے گا نہ قاضی کے فروخت کرانے سے قبل اور نہ فروخت کرنے کے بعد۔ اگر قاضی آگاہ نہ ہو اور وصی فروخت کنندہ سے عیب کے بارے میں نزاع کرے تو قاضی عیب کے باعث غلام فروخت کنندہ کو لوٹائے گا، اور فروخت کا جو ثمن مرنے والے کے ذمہ تھا اس کے باطل ہونیکا حکم ہوگا۔

لہذا اگر دوسرا قرض خواہ میت کے اوپر اپنا قرض ہونے پر گواہ پیش کرے تو فروخت کنندہ جسے غلام لوٹایا گیا ہے اسے اختیار دیا جائیگا۔ کہ اگر مرضی ہو تو واپسی کو برقرار رکھے اور دوسرے قرض خواہ کو نصف ثمن کی ادائیگی کر دے لہذا نصف ثمن دونوں میں نصف نصف تقسیم ہو جائیگا۔ اور خواہ واپسی کو توڑ کر غلام وصی کو لوٹا دے تاکہ وصی اسے دونوں کے قرضہ میں بیچ دے۔ (ذخیرہ) لہذا اگر قاضی کے لوٹا دینے کے بعد غلام موت کی آغوش میں سو جائے یا اس کے اندر کوئی اور عیب فروخت کنندہ کے پاس پیدا ہو جائے یا وہ اسے حلقۂ غلامی سے آزاد کرے یا مدبر کر دے یا اگر باندی ہو اسے ام ولد بنائے تو فروخت کرنے کیلئے نصف ثمن متعین و لازم ہو جائے گا۔ لہذا اگر غلام کی قیمت لوٹانے کے دن اس کے ثمن سے اتنی بڑھی ہوئی ہو کہ لوگ عموماً اسقدر نقصان برداشت کر لیتے ہوں تو یہ اضافہ قابل معافی ہوگا۔ اور اگر اس قدر بڑھی ہوئی ہو کہ لوگ اسے برداشت نہ کرتے ہوں تو قابل معافی قرار نہ دیں گے (محیط سرخسی)

کوئی شخص ایک غلام بحالت صحت ہزار دراہم میں خرید کر غلام کے اوپر قابض ہو جائے اور ثمن کی ادائیگی نہ کرے حتیٰ کہ بیمار ... پڑ جائے اور اس کے اوپر ہزار دراہم قرض ہوں پھر وہ غلام کے اندر کوئی عیب نظر آئے۔ اور قاضی کے حکم کے ...... بغیر لوٹائے یا فروخت کنندہ سے اقالہ کر چکا ہے اور وہ اقالہ کرے لہذا اگر خریدار اپنی بیماری سے صحت یاب ہو جائے تو جو کچھ اس نے ادا کیا سو درست ہوگا۔ اور اگر بیماری سے صحت یاب نہ ہو اور موت کی آغوش میں سو جائے اور غلام کی قیمت اسکے ثمن کے مساوی یا اس سے کچھ کم ہو اور بجز اس غلام کے اسکا کوئی مال نہ ہو تو وصی کی تشکیل کا سا حکم اسکا بھی ہوگا۔ یعنی جب کہ وہ غلام قاضی کے حکم کے بغیر لوٹا دے یا وہ اقالۂ بیع کر دے اور قیمت غلام اس کے ثمن کے مساوی یا اس سے کم ہو۔ اگر فروخت کنندہ غلام کو قبول نہ کرے حتیٰ کہ خریدار بحالت مرض قاضی کے پاس نزاع کرے تو قاضی غلام کو لوٹا دے گا۔ چاہے دوسرے قرض خواہ کے قرض سے وہ آگاہ ہو یا آگاہ نہ ہو۔ لہذا اگر خریدار اپنے مرض میں غلام فروخت کنندہ کو لوٹانے کے بعد موت کی آغوش

میں ہو جائے تو اسکا حکم وصی کی اس شکل کا سا ہو گا کہ جب وہ عیب کے باعث بحکم قاضی غلام لوٹا دے اور قاضی دوسرے قرض خواہ سے آگاہ نہ ہو مگر اس قدر فرق ضرور ہو گا۔ کہ اس شکل میں اگر قیمت غلام اس کے ثمن سے بڑھی ہوئی ہو تو فروخت کنندہ کو اختیار نہ رہے بلکہ واپسی کے توڑ دینے اور غلام کے فروخت کرنے کا حکم کیا جائیگا اور اس کے ثمن کو دونوں کے اوپر نصف نصف تقسیم کریں گے اگر فروخت کنندہ کہے کہ میں غلام لیکر نصف قیمت عطا کرتا ہوں تا کہ محاباۃ[1] ختم ہو جائے تو اسکے یہ حق حاصل ہونیکا حکم نہ ہو گا۔ (محیط)

وکیل بیع اگر کوئی شے بیچے اس کے بعد اس سے عیب کے بارے میں نزاع کرے اور وہ خرید کردہ شے کو قاضی کے حکم کے بغیر منظور کرے تو خرید کردہ ....

شے کے وکیل کے ذمہ پڑنے کا حکم ہو گا مؤکل ذمہ دار نہ ہو گا اور خرید کردہ شے وکیل کی قرار دیجائے گی اور اسے مؤکل سے نزاع کا حق نہ ہو گا۔ اگر وکیل مؤکل سے اس بارے میں نزاع کرے ....

اور اس بات کے اوپر شاہد پیش کرے کہ یہ عیب مؤکل کے پاس پیدا ہوا ہے تو اس کے گواہوں کی گواہی قابل قبول نہ ہو گی۔ یہ حکم اس شکل میں ہے جبکہ عیب اس طرح کا ہو کہ اس جیسا پیدا ہونا ممکن ہو اور اگر وہ عیب پرانا ہو اور اس جیسا عیب پیدا نہ ہو سکتا ہو تو بیع، رہن، وکالت اور ماذون (اجازت یافتہ غلام کا بیع کرنا) کی عام روایات کے اندر یہ ذکر کیا گیا ہے کہ مبیع کے وکیل کے ذمہ پڑنے کا حکم ہو گا اسی کو درست قرار دیا گیا ہے۔

فقیہ ابو بکر بلخی رح نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ اگر لوٹانا بحکم قاضی ہو اور شاہد بھی اسکے موجود ہوں تو مؤکل کے لئے اس کے لازم ہونیکا حکم ہو گا چاہے عیب پرانا ہو یا نیا۔ اگر لوٹانے کا حکم وکیل کے حلف کرنے کی بنا پر ہو تب بھی ہمارے علماء احناف رح فرماتے ہیں کہ یہی حکم برقرار رہے گا۔

اگر وکیل کے اقرار کے باعث بحکم قاضی دلوٹائی گئی ہو اور وہ عیب اس طرح کا ہو کہ اس جیسا عیب پیدا نہ ہو سکتا ہو تو واپس شدہ (مبیع) مؤکل کے ذمہ پڑے گی اور اگر ایسا عیب ہو کہ اس قسم کا پیدا ہونا ممکن ہو تو وکیل کے ذمہ پڑنے کا حکم کیا جائے گا اور وکیل کو مؤکل سے نزاع کا حق حاصل ہو گا۔ لہٰذا اگر وکیل اس بات کے اوپر گواہ پیش کرے کہ یہ عیب مؤکل ہی کے پاس پیدا ہوا تھا تو قاضی وہ چیز مؤکل کو واپس کرنے کا حکم کرے گا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

اگر وکیل کے پاس گواہ موجود نہ ہوں تو اسکو مؤکل سے حلف لینے کا حق ہو گا۔ لہٰذا اگر وہ حلف نہ کرے تو قاضی اسے لوٹا دے گا۔ اور اگر وہ حلف کرلے تو اس چیز کے مؤکل کے ذمہ پڑنے کا حکم کیا جائے گا۔ یہ ساری تفصیل جو ذکر کی گئی اس وقت ہے کہ وکیل عاقل اور آزاد ہو۔ اگر مکاتب یا اسطرح کا غلام ہو جسے اجازت تجارت عطا کی گئی ہو تو عیب کے باعث لوٹانے کا نزاع انھیں دونوں سے متعلق رہے گا۔ اور مکاتب یا تجارت کی اجازت دیا گیا غلام کو اپنے آقا سے رجوع کرنے کا حق نہ ہو گا۔ البتہ ماذون التجارت غلام اس ثمن کے بدلہ بیچا جائے گا۔ اور مکاتب غلام ہو تو اس کے ذمہ

[1] بیش قیمت شے کی کم ثمن کے بدلہ واپسی ۱۲

اس قرض کے لازم و واجب ہونیکا حکم ہوگا۔ (محیط) ـــــ وکیل کو یہ حق حاصل ہے کہ عیب کے باعث مبیع کو لوٹا دے اور اسی کو لوٹایا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ بقید حیات اتنا عقلمند ہو کہ وکالت کی ذمہ داری کو پورا کرنیکی صلاحیت موجود ہو۔ اور اگر اس عہدہ کی ذمہ داری کو نبھانے کی صلاحیت نہ ہو اس طور پر کہ غلام مجبور (یعنی اسے آقا نے روک دیا ہو) یا مجبور لڑکا ہو تو اس صورت میں مؤکل کو لوٹانے کا حکم ہوگا لہٰذا اگر وکیل میں اس طرح کی صلاحیت موجود ہو اور وہ موت کی آغوش میں سو جائے اور اپنا کوئی وصی یا وارث نہ چھوڑے تو مبیع) مؤکل کو لوٹانے کا حکم کیا جائے گا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) ـــــ کوئی شخص کسی کے غلام کو حکم دے کہ تو اپنے آپ کو میرے لئے اپنے آقا سے ہزار دراہم کے بدلہ خریدے اور وہ کہے کہ "اچھا" پھر وہ اپنے آقا کے پاس آکر کہے کہ مجھے میرے ذریعہ فلاں شخص کیلئے ہزار دراہم کے بدلہ بیچ دے اور اس کا آقا اُس کے کہنے کے مطابق کرے تو اس غلام کا مالک حکم کرنے والا ہوگا۔ لہٰذا اگر وہ غلام کے اندر کوئی عیب پائے اور فروخت کنندہ سے نزاع کرنا چاہے پس اگر غلام کو اس روز جس دن اس نے اپنے آپ کو خریدا تھا اس عیب کا علم تھا تو اس کے باعث لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اور اگر غلام کو اس کی خبر نہیں تھی تو حکم دینے والے کو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ اس غلام کو اس معاملہ میں نالش و نزاع کا حقدار دیں گے اور خود غلام کو یہ حق ہے کہ حکم کرنے والے کی رائے معلوم کئے بغیر اور بغیر پوچھے ہوئے اپنے آپ کو لوٹائے تو اسے اس کا حق ہوگا۔ (ذخیرہ)

خریداری کے لئے مقرر کردہ وکیل اگر کوئی باندی مؤکل کی خاطر خریدے مگر اسکو مؤکل کے حوالہ نہ کرے حتی کہ اسکے اندر اسے کوئی عیب نظر آئے تو اسکو لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ چاہے مؤکل اسوقت حاضر و موجود ہو یا غیر حاضر و غائب ہو اور مؤکل کے حوالہ کرنے کے بعد اسے لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ البتہ اگر مؤکل وکیل کو اسکے واپس کرنے کا حکم کرے تو لوٹانا درست ہوگا۔ لہٰذا اگر پہلی شکل میں فروخت کرنے والا اسکا مدعی ہو کہ مؤکل اس عیب کے باوجود لینے پر رضامند ہوگیا ہے درآنحالیکہ مؤکل اس جگہ موجود نہ ہو اور فروخت کنندہ مؤکل یا وکیل سے حلف لینا چاہے تو ہمارے (احناف رح) کے نزدیک اسے یہ حق حاصل نہ ہونیکا حکم ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں) اگر وکیل سے حلف نہ لیا جائے اور وکیل باندی فروخت کنندہ کو لوٹا دے اس کے بعد مؤکل آئے اور اپنی رضامندی کا مدعی ہو اور باندی کو فروخت کنندہ کے پاس سے لوٹانا چاہے تو اسے یہ حق حاصل ہونیکا حکم کیا جائیگا (ذخیرہ) اگر فروخت کنندہ اپنے دعوے کے اوپر گواہ پیش کرے تو اس کے گواہوں کی گواہی قابل قبول ہوگی۔ اگر وکیل اس بات کا اقرار و اعتراف کرے کہ مؤکل نے عیب کے اوپر اظہار رضامندی کیا ہے تو اس کے اقرار کو درست قرار دیں حتی کہ اسے نزاع کا حق حاصل نہ رہے گا (فتاویٰ قاضی خاں) ـــــ اگر وکیل یہ اعتراف و اقرار کرے کہ مؤکل فروخت کرنے والے کو عیب سے بری الذمہ کر چکا ہے تو وکیل کی اسکی ذات کے اوپر تصدیق کرنے کا حکم ہوگا اور خرید کردہ عیبدار شئے اس کے ذمہ پڑ جائے گی البتہ اگر مؤکل لینے کے اوپر رضامند ہو جائے یا اس بات پر شاہد پیش کرے کہ مؤکل فروخت کرنے والے کو عیب سے بری الذمہ کر چکا ہے تو مبیع مؤکل کے ذمہ پڑنیکا حکم ہوگا۔ (محیط سرخسی) ـــــ اگر اس مسئلہ کے اندر خریداری کیلئے مقرر کردہ وکیل کے بجائے عیب کے سلسلہ میں نزاع کا وکیل ہو اور فروخت کنندہ اس بات کا مدعی ہو کہ خریدار عیب کے اوپر رضامندی کا اظہار کر چکا ہے تو اس صورت میں وکیل کو اسکے لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ جبتک کہ مؤکل حاضر ہو کر اپنی نارضامندی کا حلف نہ کرے (محیط)

اگر خریداری کیلئے مقرر کردہ وکیل کوئی شے خریدے اور اسے مؤکل کے حوالہ کردے اور مؤکل کو اسکے اندر کچھ عیب نظر آئے تو وہ وکیل کو لوٹا دے اور وکیل فروخت کنندہ کو واپس کردے۔ (فتاوی قاضی خاں)

خریداری کے لئے مقرر کردہ وکیل اگر کوئی شے خریدے اور اس کے اوپر قابض ہونے سے قبل اسے اسکے اندر کچھ عیب نظر آئے اور وہ فروخت کرنے والے کو عیب سے بری الذمہ کردے تو درست ہے اور خرید کردہ شے کے مؤکل کے لئے لازم وواجب ہونیکا حکم ہوگا۔ اگر قابض ہونے کے بعد اس طرح کرے تو خرید کردہ شے وکیل کے ذمہ پڑے گی مؤکل کے لئے لازم نہ ہوگی۔ (خلاصہ)

جو شخص وکیل سے خریدے وہ مبیع کے اندر عیب کی بنا پر وکیل ہی کو لوٹائیگا خواہ قیمت مؤکل ہی کے پاس پہونچ گئی ہو (وجیز کردری) اگر خریداری کیلئے مقرر کردہ وکیل ایسا غلام خریدے جسکی خریداری کی خاطر اسے وکیل مقرر کیا گیا ہو پھر قابض ہونے سے قبل اس کے عیب سے آگاہ ہو تو وکیل کو یہ حق حاصل ہے کہ لے یا نہ لے چاہے عیب کم ہو یا زیادہ۔ لہذا اگر وہ لوٹا دے تو لوٹ جائیگا۔ اور اگر وہ عیب پر رضامندی ظاہر کرے تو اس صورت میں اگر عیب کم ہو تو بیع مؤکل کیلئے نافذ ہونیکا حکم ہوگا اور اگر زیادہ ہو تو استحساناً بیع وکیل کے ذمہ پڑے گی البتہ اگر مؤکل رضامند ہو تو بیع اسی کے لئے نافذ وجاری ہو جائے گی (فتاوی صغری)

"منتقی" کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رح کے قول کی رو سے اگر خرید کردہ شے عیب کے باوجود ثمن کی اتنی مقدار جس کے بدلہ یہ خریدی گئی ہے مساوی ہو اور وکیل اسکے اوپر رضامند ہوجائے تو مبیع کے مؤکل کے ذمہ پڑنے کا حکم ہوگا "زیادات" کے اندر ہے کہ اگر وکیل قابض ہونے سے قبل عیب کے اوپر رضامند ہو جائے تو مبیع کے مؤکل ذمہ لازم ہونیکا حکم ہوگا۔ اور قابض ہونیکے بعد رضامند ہو تو مبیع مؤکل کے نہیں بلکہ وکیل کے لازم ہونیکا حکم کیا جائیگا۔ (اس کے اندر کم عیب اور زیادہ عیب کی تفصیل ذکر نہیں کی گئی درست وہی ہے جو "منتقی" کے اندر ذکر کیا گیا ہے۔ چاہے قابض ہونے سے قبل ہو یا قابض ہونے کے بعد۔ (فتاوی قاضی خاں)

اگر مؤکل عیب کے مشاہدہ کے بعد وکیل سے کہے کہ میں اس عیب کے اوپر رضامند ہو جاؤں تو بیع وکیل کے ذمہ ڈالدینے کا مؤکل کو حق حاصل ہوگا (فتاوی صغری) "منتقی" کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو اپنا غلام فروخت کرنے کی خاطر وکیل مقرر کرے اور وکیل اعتراف کرے کہ یہ غلام فرار ہونے کا عادی ہے درآنحالیکہ یہ پتہ نہ ہو کہ وکیل مقرر ہو جانے کے بعد کا ہے یا اس سے پہلے کا۔ پھر وہ غلام کو کسی کے ہاتھ بیچ ڈالے اور دونوں قابض ہو جائیں۔ اس کے بعد اس شخص کو وکیل کی بات وگفتگو کی اطلاع ہو تو اسے یہ حق ہے کہ وکیل کو لوٹا دے .... البتہ وکیل کو یہ حق نہیں کہ مؤکل کو لوٹا دے، اگر خریدار یہ اقرار کرے کہ یہ غلام فرار ہو جاتا ہے بیع سے قبل سن چکا ہو، اس کے بعد وہ غلام وکیل سے خریدے تو اس صورت میں اسے یہ غلام وکیل کو لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا (محیط)

اگر وہ شخص جس نے وکیل سے غلام خریدا ہو اسے اسکے اندر کوئی عیب نظر آئے اور اس نے وکیل ہی کو اپنا ثمن ادا کیا ہو تو اسی سے وصول کرے گا اور مؤکل کو ادا کرنے کی صورت میں اسی سے وصول کرے گا (وجیز کردری) کوئی شخص ایک غلام خرید کر اسے دوسرے شخص کے ہاتھ بیچ دے اسکے بعد دوسرے خریدار کو اسکے اندر کوئی عیب نظر آئے اور وہ پہلے خریدار کو لوٹا دے۔ اس صورت میں اگر اس نے قابض ہونے سے قبل بحکم قاضی یا فروخت کنندہ کی رضا سے لوٹایا ہو تو پہلے خریدار کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے فروخت

کنندہ کو لوٹا دے ۔ اور اگر دوسرا خریدار غلام کے اوپر قابض ہو چکا ہو اور پھر وہ پہلے خریدار کو لوٹائے لہذا اگر یہ لوٹانا بحکم قاضی گواہوں کی گواہی کی بنیاد پر ہو یا پہلے خریدار کے حلف سے انکار یا اقرارِ عیب کے باعث واپسی ہوئی ہو تو پہلے خریدار کو لوٹانے کا حق ہو گا ۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس کا ثبوت ہو کہ یہ عیب پہلے فروخت کنندہ کے پاس پیدا ہو چکا تھا ۔ بحکم قاضی اقرار عیب کا مطلب یہ ہے کہ پہلا خریدار اقرار کا منکر ہو اسکے بعد وہ اقرار گواہوں کے ذریعہ ثابت کیا جائے اور اگر اسے پہلے خریدار کی رضا سے لوٹایا ہو تو پہلا خریدار اپنے فروخت کنندہ کو نہیں لوٹا سکتا ، درست قول کے مطابق جو عیب اس طرح کے ہوں کہ ان کا پیدا ہونا ممکن ہو مثلاً بیماری وغیرہ اور اسطرح کے عیب جن کا پیدا ہونا ممکن نہ ہو مثلاً زیادہ انگلی تو دونوں کا مساوی حکم ہو گا ۔ (کافی) منتقی " کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی شخص دوسرے سے ایک دار خریدے اور وہ کسی شخص سے بیع سلم کرے ۔ اس کے بعد قابض ہونے سے قبل دونوں الگ ہو جائیں اس کے بعد اس دار کے اندر کوئی عیب نظر آئے تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ دار اپنے فروخت کنندہ کو لوٹا دے ۔ اور اگر دونوں ابھی الگ بھی نہ ہوئے ہوں کہ دونوں بیع سلم توڑ ڈالیں تب بھی اسے یہ حق حاصل ہے کہ فروخت کنندہ کو لوٹا دے یہ حکم امام محمد رح کے قول کے مطابق ہونا ضروری ہے کیونکہ ان کے نزدیک قابض ہونے سے قبل عقار کی بیع جائز نہیں ۔ (ذخیرہ)

امام محمد رح فرماتے ہیں کہ کوئی شخص دوسرے سے ہزار دراہم کے بدلہ ایک غلام خریدے اور اسکے اوپر قابض ہو جائے ، اسکے بعد اسے سو دینار میں دوسرے شخص کے ہاتھ میں بیچ دے اور دونوں قابض ہو جائیں اسکے بعد دوسرا خریدار اپنے فروخت کنندہ سے ملکر پچاس دینار کا ثمن کے اندر اضافہ کر دے اور یہ اضافہ صحیح ہو اور خریدار وہ اضافہ فروخت کرنے والے کو دیدے ، پھر دوسرا خریدار غلام کے اندر کوئی عیب پائے اور فروخت کنندہ بحکم قاضی اسی فروخت کنندہ کو لوٹا دے تو وہ اپنے ثمن اور اضافہ کو لوٹالے ۔ اور پہلے خریدار کو یہ حق حاصل ہو گا کہ اپنے فروخت کنندہ کو لوٹا دے (محیط) ایسی شکل میں اگر فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں نئے سرے سے ثمن سے زیادہ یا ثمن سے کم کے اوپر عقدِ بیع کریں اس کے بعد اسے عیب کے باعث لوٹائیں تو دوسرے فروخت کنندہ کو یہ حق نہ ہو گا ۔ کہ اسی عیب کے باعث اپنے فروخت کنندہ کو لوٹائے چاہے یہ عیب اس طرح کا ہو کہ اس جیسا پیدا ہونا ممکن ہو یا نہ ہو (خلاصہ)

ایسی شکل میں اگر دوسرا خریدار ثمن کے اندر معین اسباب کا اضافہ کر دے پھر وہ غلام کے اندر کوئی عیب پائے ۔ اور بحکم قاضی پہلے خریدار کو لوٹا دے تو پہلا خریدار پہلے فروخت کنندہ کو لوٹا سکتا ہے اگر دوسرے خریدار کو غلام کے اندر کوئی عیب نظر آئے مگر وہ اسباب دوسرے فروخت کنندہ کے قابض ہونے سے قبل ضائع ہو جائے ۔ نیز آنحالیکہ اسباب کی قیمت پچاس دینار ہو تو اس صورت میں ایک تہائی غلام کا معاملۂ بیع ٹوٹ جانے کا حکم ہو گا ۔ اور یہ تہائی حصہ دوسرے فروخت کنندہ کی ملکیت میں آجائیگا ۔ لہذا اگر دوسرے خریدار کو غلام کے اندر کوئی عیب دکھائی دے اور باقی دو تہائی بحکم قاضی دوسرے فروخت کرنے والے کو لوٹا دے تو دوسرے فروخت کنندہ کو یہ حق ہے کہ وہ اسی عیب کے باعث پہلے فروخت کنندہ کو لوٹا دے ۔ اگر وہ اسباب ضائع نہ ہوں مگر تہائی غلام میں خریدار اقالہ بیع کرے اس کے بعد باقی کے اندر اسے عیب نظر آئے تو دوسرے خریدار کو یہ حق نہ ہو گا کہ وہ اپنے فروخت کنندہ کو

لوٹادے۔ (محیط) کوئی شخص ایک غلام خرید کر اسکے اوپر قابض ہو جائے اور اسے دوسرے کے ہاتھ بیچ دے اور دوسرا خریدار بیع سے انکار کرے اور حلف کرلے اور پہلا خریدار نزاع و خصومت ترک کرنے کا ارادہ کرکے غلام کو اپنے ہی پاس رکھے اس کے بعد غلام کے اندر کوئی ایسا عیب نظر آئے جو پہلے فروخت کرنے والے کے پاس رہتے ہوئے اس میں موجود تھا تو اسے یہ حق ہے کہ غلام اپنے فروخت کنندہ کو لوٹادے اگر دوسرا خریدار بیع کا منکر ہو اور پہلا خریدار نزاع و خصومت کے چھوڑ دینے کا قصد کرے اور حلف کرلے اور دوسرے خریدار سے حلف نہ لے اس کے بعد غلام میں کوئی ایسا عیب نظر آئے جو پہلے فروخت کنندہ کے پاس رہتے ہوئے اس میں موجود ہو تو اس صورت میں اسے یہ حق نہیں کہ وہ پہلے فروخت کرنے والے کو لوٹائے (فتاوی قاضی خاں)

خریدار کو اگرچہ اپنے بیع کے دعوے میں سچا ہونے کا یقین ہو مگر اسے یہ معاملہ عنداللہ درست سمجھ کر لوٹانے کی گنجائش نہیں۔ البتہ اگر وہ یہ قصد کرلے کہ میں اگر کسی وقت شاہد بھی پیش کروں تب بھی دوسرے خریدار سے نزاع نہیں کروں گا تو عنداللہ بھی اس کے لئے لوٹانے کی گنجائش ہوگی۔ (ذخیرہ) ایسی شکل میں اگر دوسرا خریدار بیع کے وقوع کی تصدیق کرے اس کے بعد کہے کہ وہ تلجیہ کے طور پر بھی یا اس کے اندر خیار رویت یا خیار شرط کی قید تھی یا وہ بیع فاسد کی وجہ سے ختم ہو گئی اور ٹوٹ گئی تو اس صورت میں بھی پہلا خریدار عیب کی بنا پر اپنے فروخت کنندہ کو لوٹا سکتا ہے۔ اور اگر اقرار بیع کے بعد دونوں اس بات کی تصدیق کریں کہ اس بیع میں خیار کی شرط لگائی گئی تھی پھر یہ بیع اختیار دئے گئے شخص نے فسخ کردی تو پہلا خریدار اپنے فروخت کنندہ کو لوٹانے کا حقدار نہ ہوگا۔ اگر دونوں قاضی کے روبرو اقرار بیع کریں اور پھر دونوں اقرار کے منکر اس طرح کہ "ہم نے کسی طرح کا اقرار نہیں کیا، تو قاضی ان دونوں کے انقاد... فسخ بیع پر محمول کرے گا حتیٰ کہ اگر دوسرا خریدار یہ قصد کرے کہ غلام اپنے پاس رکھے گا یا حلقۂ غلامی سے آزاد کردے گا تو درست قرار نہ دیں گے اور دوسرے فروخت کرنے والے کو یہ حق نہ ہوگا کہ عیب کے باعث پہلے فروخت کنندہ کو لوٹادے (محیط سرخسی) کوئی شخص ایک غلام خرید کر اسکے اوپر قابض ہو جائے اور عیب دیکھکر اسے لوٹانا چاہے اور فروخت کرنے والا اس کے گواہ پیش کرے کہ خریدار یہ اقرار کرچکا ہے کہ میں یہ غلام فلاں کے ہاتھ بیچ چکا ہوں تو اسکے گواہ پیش کرے کہ خریدار یہ اقرار کرچکا ہے کہ میں یہ غلام فلاں کے ہاتھ بیچ چکا ہوں تو اسکے گواہوں کی گواہی قابل قبول ہوگی اور خریدار کو لوٹانے کا حق نہ ہو چاہے وہ شخص حاضر ہو یا غیر حاضر اگر فروخت کنندہ اس کے گواہ پیش کردے کہ خریدار یہ غلام اس کے ہاتھ فروخت کرچکا ہے درآنحالیکہ وہ شخص حاضر ہو مگر دونوں خرید و فروخت کے منکر ہوں تو پہلے خریدار کو واپس کرنے کا حق نہ ہوگا (ذخیرہ) کوئی شخص ایک غلام بارہ دینار میں لینا چاہے اور فروخت کنندہ دینے پر آمادہ نہ ہو اور کہے کہ میں تجھے غلام ہبہ کرچکا اور خریدار اس پر قابض ہوکر فروخت کنندہ کو بارہ دینار ہبہ کردے اور وہ قابض ہو جائے پھر وہ خریدار جسے ہبہ کیا غلام کے اندر کوئی عیب پائے تو اسے اس صورت میں لوٹانے کا حق نہ ہوگا (قنیہ)

تمت بالخیر